A TREATISE ON CHOLERA,

رسالہ ہیضہ

AND THE CAUSES OF IMPURE AIR AND INJURIOUS CASES AND THEIR PREVENTIVES.

[illegible]

[illegible]

مولفہ

[illegible]

[illegible]

۱۸۹۱ء

مطبع گلزار محمدی پریس لاہور

(قیمت فی نسخہ ۴ حق تصنیف محفوظ ہے) — (بلا اجازت مولف کوئی طبع نہ کرے)

حقیقی فیاضی و سیر چشمی کا نمونہ

ہمارے کارخانہ کے مربی و سرپرست ٹھاکر
نربھی سنگھ صاحب رئیس اعظم شیوپور نے
سات سو کاپی اس رسالہ ہیضہ طبع چہارم کی
خرید فرما کر بغرض رفاہ عام مفت
تقسیم فرمائی ہیں اور مؤلف کو بصلہ حسن سعی
خلعت فاخرہ عطا فرما کر حوصلہ بڑھایا ہے ملک
ایسی فیاض کا شکر گذار ہونا چاہئے ایں کار از تو آمد و مرداں چنیں کنند

نذر

بعالیخدمت جناب منڈلیک ٹوٹی کمنور
ٹھاکر زبھی سنگھ صاحب رئیس اعظم شیوپور

بلحاظ اُن عنایات قدیمانہ کے جو عرصہ سے کارخانہ رسالہ حافظ صحت وشفاخانہ
انگریزی و یونانی پر مربیانہ فرماتے ہین ور علم کی عزت افزائی اور قدردانی
مین عموماً اور فن طب کی ترقی مین خصوصاً آپکی طرف سے توجہ وقتاً فوقتاً مبذول
رہی ہے بندہ دلی احسانمندی کے ساتھ اس رسالہ کو آپکی خدمت مین پیشکش کرتا
ہے تاکہ آپکی فیاضی سیرچشمی کی نظیر دوام کے لیئے یادگار رہے ❖

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

فوٹو یعنی تصویر عکسی
شبیہ جناب منڈلیک ٹولی کنور ٹھاکر نربھی سنگھ صاحب
رئیس اعظم شیوپور مربی و معاون
شفاخانہ انگریزی یونانی زبدۃ الحکما حکیم غلام نبی و میونسپل کمشنر و ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

فہرست مطالب

مضمون	صفحہ
دیباچہ وتمہید کتاب۔	۱
وجہ تسمیہ ہیضہ وعلامات ہیضہ۔	۲
ہوا کی پاک وصاف ہونے کی ضرورت	۳
اسباب قدرتی جو ہوا کو کثیف کرتے ہین	۴
ہوا کو پاک کرنے کے قدرتی عمل	۵
ہندوستان کے شہرون ودیہاتون مین کثیف ہوا ہونے کا سبب۔	۶
ہوا کے کثیف نہ ہونے کی کیفیت۔	۸
ہوا صاف کرنے کے طریقے۔	۱۰
مصلحات ہوا۔	۱۱
اسباب پیدایش وباے ہیضہ۔	۱۲
جسم انسان مین سم ہیضہ کیونکر اور کہان اثر کرتا ہے۔	۱۹
اون اصحاب کے دلایل جو سم ہیضہ کے اندر جانے سے جسم پر اثر مانتے ہین۔	۲۱
ایک صاحب ہیضہ کا بیان۔	۲۲
ڈاکٹر مکاسن صاحب کی راے۔	۲۳
بعض خیال کرتے ہین کہ باعث ہیضہ ایک قسم کے جاندار کیڑے ہوتے ہین۔	۲۴
ہیضہ کے نون مین ایک عجیب تماشا	۳۴
سکل صاحب اور فرینک لیٹر صاحب کے تحقیقات ومشاہدہ دربارہ مفرو بون کے اور اونکی تعداد کے کمی زیادتی جو ہر ماہ مین ہوتی ہے۔	۴۳
عوارضات ہیضہ۔	۴۵
کیفیت سرایت سم ہیضہ۔	۴۵
علامات ہیضہ وبائی۔	۴۶
اسباب ہیضہ بقول ڈاکٹر کنینگ ہم صاحب سرجن جنرل ہندوستان۔	۴۷
میجر برانڈین کا قول کہ مرض ہیضہ سے کس مین وبائی تاثیر پیدا ہو کر مرطوب ہو جاتی ہے۔	۵۳
بقول ڈاکٹر سرجن میجر جی بی راس صاحب علاج اس مہلک مرض کا۔	۵۴
ڈاکٹر ڈاڈر برنٹن صاحب کے متعلق اس مرض کے	۵۵
علامات وعوارضات ہیضہ چار درجون مین منقسم ہین علامات درجۂ اول۔	۵۷
علاج مرض ہیضہ۔	۵۸
ڈاکٹر آر ڈبلیو بیجل صاحب کے معرفت مین اور ڈاکٹر جی بی تھرسٹن صاحب کے نسخہ جات مجربہ۔	۵۹

مضمون	صفحہ
ہملٹن صاحب اور یجین برجر صاحب کا کراکچر	۶۸
ڈاکٹر جان لیوین صاحب کا جدید علاج۔	۶۹
ڈاکٹر سڈنے رینجر صاحب کا تجربہ۔	۷۰
علامات درجہ دوم۔ علاج درجہ دوم۔	۷۵
ڈاکٹر بنی صاحب ساکن اٹلی کا مجربہ نسخہ۔	۷۶
درجہ سوم کے علامات و علاج۔	۷۷
ہومیوپیتھک علاج۔	۷۸
درجہ چہارم کے علامات و علاج۔	۷۹
جب ہیضہ والے کو بخار یا ہچکی وغیرہ کوئی اور مرض شروع ہو جاتا ہے تو کیونکر علاج کرنا چاہیے۔	۸۱
علاج سرسام و بخار و ہچکی۔	۸۲
علاج ہیضہ مجوزہ ڈاکٹر محمد رتزی صاحب سابق سینٹری کمشنر پنجاب۔	۸۲
پرانے شبہوں کا جواب اور ہیضہ ہونے کے باعث۔	۸۳
مفصل علاج عوارضات ہیضہ نے روکنے کے اصول۔	۹۴
دستوں کے بند کرنے کے اصول۔	۹۵
مسٹر ملک صاحب اسسٹنٹ سکرٹری منسپل کمیٹی لاہور کا مجربہ نسخہ۔	۹۶
نسخہ دافع قے و اسہال و ہیضہ و تشنگی	۹۷
پیاس اور گرمی کے اسباب جن سے	

مضمون	صفحہ
دل ڈوبتا ہے۔	۹۸
غشی و کمزوری و سردی بدن کے دفعیہ کی تدابیر۔	۹۹
تدابیر دافع تشنج۔	۱۰۰
پیشاب پیدا کرنے کے تدابیر۔	۱۰۰
تشنج و غفلت دور کرنے کے تدابیر	۱۰۱
ہچکی کے اسباب و علامات و علاج	۱۰۲
تدبیر دافع بر اطراف بقول حکیم شاہ ارزانی صاحب و میر بہاؤ الدین صاحب۔	۱۰۳
ہیضہ کے بیمار کے دستوں کا امتحان۔	۱۰۳
علامات تشریحی بعد وفات	۱۰۳
تشخیص علامات خاصہ ہیضہ۔	۱۰۴
علامات محمودہ ہیضہ۔	۱۰۴
علاج ہیضہ بلحاظ درجہ بطور رفع دورے سکتے ہیں مرتج	۱۰۵
علاج ہیضہ بطور مانع ہیضہ۔	۱۰۶
استعمال سوہاگہ ہیضہ میں۔	۱۰۷
حب پیاز انگا۔	۱۰۸
پرہیز و احتیاط جو ہیضہ کے دنوں میں ضروری ہیں۔	۱۰۹
مرض ہیضہ کے وبائی اثر روکنے کی تدابیر۔	۱۱۰

مضمون	صفحہ
مریض ہیضہ کے لئے چند مفید اور ضروری امور۔	۱۱۱
مفید اور مُضر غذاؤں کی تشریح۔	۱۱۲
نقشہ اشکال کیفیت بعض اشیا	۱۱۴
نقشہ تعداد عرصہ ہضم چند اشیائے خوردنی۔	۱۱۶
بعد صحت مریض ہیضہ کن چیزوں سے پرہیز کرے۔	۱۱۸
بعد صحت مریض ہیضہ کو کہانا کیا دینا چاہئے۔	۱۱۹
پانی کی ماہیت۔	۱۱۹
ہندوستان کے شہروں اور دیہاتوں میں پانی کس طرح سے گندے ہوتے اور اُن کی خرابی کیونکر رک سکتی ہے۔	۱۲۰
علاج مانع ہیضہ بطور علاج حفظ ماتقدم۔	۱۲۲
نسخہ شربت جو مانع ہیضہ ہے۔	۱۲۳
نسخہ تریاق مانع وبا ہیضہ۔	۱۲۳
آراے حکماے متقدمین۔	۱۲۳
رائے مؤلف رسالہ ہذا و خاتمہ کتاب	۱۲۴
دواؤں کے مقدار اوزان کا حساب	۱۲۵

فقط

دیباچہ

اَللّٰھُمَّ احْفِظْنَا مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَاءِ وَالْاَمْرَاضِ

اہل بصیرت کی خدمت مین خاکسار حکیم غلام نبی (زبدۃ الحکماء) سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی کالج ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور عرض کرتا ہے کہ یہہ کتاب پہلے تین دفعہ چھپ چکی ہے جو ہاتھون ہاتھ فروخت ہوگئی۔ پہلی دفعہ جناب ڈاکٹر لائٹنر صاحب بہادر سابق رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے ایک ہزار کاپی خرید فرما کر کل اضلاع پنجاب مین تقسیم کین۔ دوسری دفعہ حسب الحکم کرنیل بیڈن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لاہور مکرر چند مضامین زائد کرکے چھاپی گئی جس کے معقول تعداد براہ قدردانی صاحب موصوف نے خرید فرما کر تحصیلون اور تھانون مین تقسیم کین۔ تیسری دفعہ عالیجناب حضور نظام حیدر آباد دکن کے نام نامی پر نذر کیا گیا جو ۱۸۸۴ء مین تقسیم ہوا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ یہہ رسالہ عوام مین ہر دلعزیز ہو گیا ہے کہ چارون طرف سے اس کی مانگ جاری ہے۔ اسلیے اب چوتھی دفعہ اسکو چھپوایا گیا۔ یہہ کہنا کہ یہہ طبع چہارم اگلی تینون طبع پر فوقیت لیجاتی ہے۔ اپنے مونہہ میان مٹھو بننا ہے۔ ناظرین جب ملاحظہ فرمائین گے۔ تو صاف ثابت ہو جائے گا کہ چوتھی دفعہ بنانے مین کسقدر عرقریزی کی گئی۔ یہہ رسالہ نہ صرف مرض ہیضہ سے بچا سکتا ہے بلکہ عام صحت کو قائم رکھنے مین مدد دیتا ہے کہ کس طرح اچھے طور پر زندگی کو بسر کرنا چاہیے۔ جس سے وبائی امراض نزدیک نہ پہنکنے پائین ٭

چراغدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ سچ ہے ایک تندرستی ہزار نعمت ہے۔ بیمار ہونے سے کیا کیا دقتین نہیں ہین جو مریض کے سر پر آموجود نہیں ہوتین۔ کوئی چیز دنیا کی اچھی نہیں معلوم ہوتی۔ کام کاج سے بیکار۔ بال بچہ اس کے پاس تیمارداری کرنے سے۔ محنت مزدوری کرنے سے رہ جاتے ہین۔ ایک تو وہ خود ہی معذور تھا طرفہ برآن اخراج کے زیادتی۔ دوائی کی قیمت۔ ڈاکٹر کے فیس۔ روزمرہ کنبہ کا خرچ۔ دوست یا آنے جانیوالون کے آؤبھگت وغیرہ۔ مزید برآن اگر مرض نے طول کھینچا تو خورد و بزرگ بال بچے مفلسی مین گرفتار ہو گئے اگر بچ گیا تو بعض دفعہ عمر بھر کے لئے بعض عضو بیکار ہو جاتے ہین اور ممکن ہے کہ مرض مہلک ہو تو جس کی کمائی سے کل خاندان پرورش پاتا تھا۔ وہ جوانامرگ ہو جائے باوجود کہ تندرستی ہر شخص کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے اور دولت عظمی۔ پھر بھی ہمارے دیس مین اس پر بہت کم توجہ کرتے ہین۔ بیماری سے پہلے تو شاید ہزار مین ایک ہو جو قدر کرے۔ غضب تو یہ ہے جو لوگ معذور ہین پیسہ نہیں رکھتے انکا تو کچھ ذکر نہیں۔ مگر دولتمند فضول رسمون پر ہزارون روپیہ باتون مین خرچ کر دیتے ہین۔ مگر حفظ صحت کے لئے تھوڑا سا خرچ ناگوار خاطر ہوتا ہے۔ بلکہ بہتیرے اسکے (حفظ صحت) قواعد سے ناواقف ہوتے ہین تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ اکثر بیماریان

اپنی غفلت اور کم توجھی سے پیدا ہوتے ہین جنکو وہ اونے کوشش سے روک سکتا ہے کچھہ بڑی بات نہین اگر اصول حفظ صحت (جو ذیل ہین) سے آدمی واقف ہونا چاہے *

اِس مین کچھہ شک نہین کہ انسان اپنی آپ مدد کر سکتا ہے - اور مرض کسیقدر رک سکتا ہے اگر کچھہ بھی واقف ہو اور نہین تو بڑہنے نہین پاتا - اسلئے اپنی دیسی بھائیون کے لئے چند ایسی باتون کا ذکر آسان عبارت مین لکھتا ہون کہ جن پر تھوڑا لکھا پڑھا بھی عمل کر سکے اور سمجھ سکے کہ ہندوستان کے شہرون اور دیہاتون مین کیا نقص ہین جن سے امراض وبائی کا زور ہوتا ہے اور انکے دفعیہ کے لئے تدابیر کیا ہین جس سے بنسبت حالت موجودہ صحت عمدہ ہو جاوے - پہلی اس رسالہ مین ہم مرض ہیضہ کا حال لکھتے ہین چنانچہ :-

ہم عرصہ سے دیکھتے ہین کہ یہ مرض خبیث ہر سال ہمیشہ کہین نہ کہین اپنے پاؤن جمائے رکھتا ہے ملک پنجاب مین تو ہر سال اسکی شکایت سنی جاتی ہے حکام تو اس کے دفعیہ کے لئے صدہا کوششین کرتے ہین اور وہ تب ہی مفید ہو سکتا ہے کہ ہونگے کہ عوام ضروری قواعد طب سے واقف ہون اسلئے ہم اُن تدابیر کا ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہین جنپر لوگ ان کو عمل کرنے سے اس بلا سے نجات مل سکتی ہے اور اُسکی ترقی نہین ہوتی *

تعریف - ہیضہ علی العموم بے سبب ظاہری قے و دست کو خاصکر جب فساد ہوا سے ہون عربی مین ہیضہ وبائی اور انگریزی مین کالرا ہندی مین **اکھال کھیال** و مری سنسکرت مین بوچھکہ کہتے ہین علت صدور اس مرض کا فساد ہوا کہا ہے اور میلان طبیعت خاص مزاج جسم کا *

حکما متقدمین مثل نجیب الدین سمرقندی وغیرہ کا خیال ہے کہ قے و دست ماہیت وحقیقت مرض مین داخل ہین ٭

اور شیخ بوعلی سینا وغیرہ نے دست کو نہین گنتے بلکہ یہہ علامت ہے علاموں سے ٭

ماہیت - ابتک سبب یقینی اس مرض کا جسپر اعتماد کلی ہو نہین معلوم ہوا حکما کے اس مین مختلف خیال ہین اور متفق علیہ یہ ہے کہ یہ بیماری ایک خاص قسم کے زہر سے خاص ہی طور پر پیدا ہوتی ہے اور ایک کو دوسرے سے سرایت کرجاتی ہے بشرط میلان طبیعت - الغرض علت حدوث اس مرض کا فساد ہوا کا ہونا اور میلان طبیعت خاص ہوا جسم کا ہے ٭

پاک اور صاف ہوا کی ضرورت

آدمی کی زندگی کے واسطے تین چیزون کا ہونا ضروریات سے ہے - ایک ہوا - دوسرا پانی تیسرے غذا - پانی اور غذا اسکے بغیر تو آدمی کچھ دن جی سکتا ہے - لیکن ہوا بغیر چند منٹ کے اندر ہی مرجاتا ہے - پس زندگی کے کل ضروریات سے ہوا نہایت ضروری ہے پس چاہیے کہ پاک اور صاف ہو ٭

تجربہ - اگر کسی جانور مثلا چوہے کو کسی شیشی کے صندوق مین بند کردیا جائے کہ ہوا تازہ اندر نہ جاسکے تو پہلے وہ تکلیف سے دم لے گا آخر مرجائے گا - دیہاتی آدمی اور شہریون کا مقابلہ کرو دیکھو - شہری ہزارون انواع و اقسام کے نعمتین کہاتے ہین پھر رنگ زرد ہوتا ہے اور گاؤن کے سوکھے روکھے پر کہاکر تنومند جوان لٹھے توانا ترو تازے سرخ ہوتے ہین یہ کیون ؟ صرف ہوا انکو صاف اور

پاکیزہ ملتی ہے - اور ان کو غلیظ +

نظامِ عالم کے قدرتی اسباب جو ہوا کو کثیف کرتے ہین

دنیا مین ہمیشہ ایسے بڑے بڑے کام قدرتی طور پر ہوتے رہتے ہین کہ جن سے
ہوا کثیف ہو جاتی ہے - چنانچہ پہلے حرکاتِ تنفس یعنی دم لینا حیوانات کے سانس
کی حرکت سے کچھ کچھ ہوا کثیف ہو جاتی ہے مثلاً ہوا کا جزوِ اعظم اک - سی جن
ہے کہ جسپر زندگی منحصر ہے - اِس جزو کا کچھ حصہ پھیپھڑون مین جاتا ہے اور اس کی
جگہہ وہ فاسد مرکب پیدا ہو جاتا ہے - جسکو کاربانک - ایسڈ کہا کرتے ہین -
اسوقت بہت سا پانی کا بخار اور مختلف قسم کے فاسد مرکبات جو جسم مین پیدا ہوتے
ہین وہ بھی اُس ہین ملجاتے ہین - جانور کو صندوق مین بند کرنے سے جو موت ہوتی
ہے اسکا سبب کچھ تو وہ فاسد مرکبات تھی اور کچھ یہہ تھا کہ اس صندوق مین
ہوا کا جزوِ اعظم اک - سی جن - خرچ ہو گیا تھا کیونکہ زندگی کے قائم رکھنے کیواسطے
بجز اک - سی جن کے نہ تو کاربانک - ایسڈ کارآمد ہو سکتا ہے اور نہ پانی کا
بخار - کوئی شے جل نہین سکتی بجز اس کے کہ اُس مین اک - سے - جن ہو جو تبادلہ
پھیپھڑون مین ہوتا ہے جس سے جسم کے ردی مادے فاسد جلکر خون صاف ہوتا ہے
اس سے بھی کسیقدر ہوا کثیف ہوتی ہے - اشیا کے سڑ جانے سے بھی ہوا کثیف ہوکرتی
ہے حیوانی ہو یا نباتی اسکے سڑاند سے مختلف ہوائین پیدا ہوتے ہین بعض نہایت زہریلی
ہوتی ہین - یہہ جو درختون کے پتے وغیرہ سڑنے لگتے ہین ان سب سے ہوا فاسد ہوتی ہے
زندہ حیوانون کے فضلے پسینہ - بول و براز مسامون کے بخارات وغیرہ یہہ سب ہوا کو بگاڑنیوالے

ہین۔ زمین جو ایک جسم متخلخل ہے اِس کے اندر کی ہوا کی آمد و رفت کسیقدر جاری رہتی ہے جب کوئی زہریلا مادہ زمین کے نیچے ہوگا تو جو ہوا زمین کے مسامات کے راستو ہوا سے اوپر نکل آوے گی وہ ضرور باہر کی ہوا کو کثیف کرے گی جو ہر وقت ہمارے سانس کے کام آتی ہے۔ کل جاندار مادے جو انسان اور حیوان کے جسم سے نکلتی ہین مضر صحت ہین ان کے زہر کی بدی اُسوقت زیادہ ہوتی ہے جب زمین سیل جاتی ہے۔ نم سے چیز بہت جلد گلتی اور سڑتی ہے۔ زمین کے سیل سے جو بخارات ہوا مین ملتے ہین سخت مضر صحت ہین۔ یہی وجہ ہے کہ چھپڑون نالیون جھیلون کے کنارہ پر رہنے والون کی صحت عمدہ نہین ہوتی۔ ایسی ہوا ضرور نہین کہ اُسی مقام پر محدود رہے بلکہ ہوا کے جھونکون سے کثافت دور دور شہرون یہاتون مین پھیل جاتی ہے۔ گھر کے روزمرہ کے ایسے کام ہون مثل نہانا۔ دھونا۔ کھانا۔ پینا۔ پکانا وغیرہ سے جو کثافتین پیدا ہوتی ہین بہ احتیاط رفع دفع نہ کی جایئن تو اِن سے ہوا کثیف ہو جاتی ہے۔ ہمارے ہان تو اپنے ہاتھون ہوا کو حکماً بگاڑا جاتا ہے۔ برتن وغیرہ کہ صاف ہین یا بورچی خانہ مین کرکے غلاظت جمع کرتے ہین جس سے ہوا کثیف ہوتی ہے۔ بعض پیشے اور حرفے ایسے ہین جن سے ہوا خراب ہوتی رہتی ہے۔ چمار۔ قصاب۔ رنگساز۔ دباغی کارخانے۔ پژاوے پکانے والے وغیرہ ❊

ہوا پاک کرنیکے قدرتی عمل

قدرت نے جیسے ہوا کے بگاڑ کے اسباب بنائے ہین ویسے ہی درست کرنے کے لئے انتظام کیا ہے۔ ایسا نہ ہوتا تو زندگی محال ہوتی۔ جانتے ہو (۱) سخت آندھیون سے یہ بھی ایک

قائم ہے کہ باہم تبادلہ ہوا ان کا ہو جاتا ہے (۲) اور نیز ہرے درخت اُس کاربانک
ایسڈ کے ہوائی اجزا کو جدا کر دیتے ہین جو زندہ حیوانات سے اور رات کو درختون سے
بکثرت پیدا ہوتے ہین۔ اس ترکیب سے جو اکسیجن جدا ہوتا ہے اُس کو پھر
وُہی درخت ہوا مین پہونچاتے ہین (۳) ہوا ہر وقت پھیلتی ہے جس مین وہ زہریلی
ہوا شامل ہوتی ہے جس سے زور کم ہو جاتا ہے ؞

لوگ ان قدرتی طریقون کو جاری نہین رہنے دیتے ہوا مین کثافت پیدا کرنے
کے علاوہ اپنی جانون کو ایسی گھٹے ہوئے گھرون مین بند کردیتے ہین جہان کثافتون
کے صاف کرنے مین ان قدرتی ترکیبون کی کچھ پیش نہین جاتی گنجان مکان مین
بود و باش کرنی اور کثیف ہوا مین رہنے سے جو ضرر ہوتا ہے بہت بڑھ جاتا ہے ؞

ہندوستان کے شہرون اور دیہاتون مین کثیف ہوا ہونے کے سبب

جن خرابیون کا ذکر اوپر ہوا۔ ہندوستان کے ہر شہر اور گانون مین پائے جاتے ہین
کہین کم کہین زیادہ۔ ہمارے ملک مین علی العموم دو ہی قسم کے مکانات ہوتے ہین
ایک تو وہ جن مین صحن ہوتا ہے۔ اور چارون طرف دیوارون سے گھرا ہوا۔ دوسرے
جھونپڑی۔ ہر دو قسمون کا یہ حال ہے کہ نہ تو روشنی اور نہ تازہ ہوا کے آمد و رفت کا کچھ
انتظام ہوتا ہے۔ دروازہ بند کر کے اندر بیٹھئے تو کیا مجال کہ کہین سے ہوا یا روشنی آنے پائے
طرفہ بر آن باہم ملکر دوست احباب یا گھر کے کنبہ بال بچے وغیرہ ایسے تنگ کوٹھری مین
سوتے ہین کہ نہ تو سانس سے نکلی ہوئی خراب ہوا باہر جا سکتی ہے اور نہ باہر سے لطیف ہوا

آسانی سے اندر آسکتی ہے تاکہ کثیف ہوا کا تبادلہ ہو سکے بغضب تو وہ لوگ کرتے
ہین کہ باوجود تنگی مکان چارپاے بھی اُس مین باندھ کر خود معہ عیال و اطفال اُسی
کوٹھری مین سوتے ہین۔ ناچار جس ہوا مین دم لے چکے تھے اُسی کا کچھ حصہ بار بار سانس
مین خرچ کرتے ہین۔ فقط یہی خرابی نہین اس سے بدتر اور خرابیان ہین۔ ازانجملہ عام
قاعدہ ہے کہ لحاف کمل وغیرہ مین سر سے منھ کو ڈھانپ کر سوتے ہین۔ اور سنیے اُسی
تنگ مکان مین کھانا پکانے کا چولا۔ ایک آدھ چراغ روشن ہوتا ہے یہ
صرف ہوا سے آکسیجن کو کھینچتی ہین۔ بلکہ اُس مین کسیقدر مضر اجزا۔ وہوا
ملاتے ہین۔ گھر کے سامنے روڑی کوڑے کا ڈھیر۔ گھاس پھوس وغیرہ پڑا سڑا کرتا
ہے۔ کہین گوبر پڑا ہے۔ کہین قبرین ہین۔ مکان کے اندر کہین نیچے کا مٹکا ہوا پڑا
ہے۔ کہین پانی سے جگہ سیلی ہے۔ ایک طرف پاخانہ ہے جس کے نالی تمام مکان
سے بہتی ہوئی نکلی ہے۔ ایک کونہ مین ڈربہ کبوترون کا۔ ایک جگہ مرغی خانہ۔
چھتون پر ابابیل اور چڑیون کے گھونسلے جو گند گھسکر اُتارے ہین جاتے صفائی
سوا یہ حال ہفتون نہائے گذر جاتے ہین اور پھر میلے کپڑے ہی نہا کر پہن لیتے ہین۔
بستر کا یہ حال کہ مہینون میل جمع۔ لحاف کو دیکھئے تو مارے بُو کے درد سر ہو جاتا ہے
گاؤن والے سویرے اونچ کر گاؤن کے چار طرف جہان پردہ دیکھا پاخانہ پھرتے
ہین۔ پیشاب کا تو کچھ پوچھئے نہین جہان آیا چارپائی کے نیچے بیٹھ کر بے تکلف
موت دیا۔ جب ہوا تیز چلتی ہے تو یہ چیزین سوکھ کر اڑتے ہین ناک منھ اور کھانے
کے چیزون پر پڑ جاتے ہین جس سے ہزارون خراب بیماریان پیدا ہوتے ہین
جس رُخ کے ہوا بودار چلتی ہے رستہ چلتون کا دم ناک مین ہو جاتا ہے۔ نہانا دھونا

جهان جا جا کرلیا - پانی صحن کے کونون مین پڑا گلتا ہے اور بارش سے پانی اون قاذورات کو لے کر تمام زمین پر بہتا ہے جس سے وہ زمین خراب ہو کر زہریلے ہوا پیدا کرتی ہے - وہی زہریلا پانی گاؤن کے باہر دروازہ پر جمع ہوتا ہے جس سے ہر وقت زہریلے بخارات نکلتے رہتے ہین - کپڑے اور کھانے کے جوٹھے برتن دھو کر دین پھینک دیتی ہین - شہر کے کوچون مین گوجر - قصاب - رنگریز - نشاستہ بنانیوالے وغیرہ ہوا کو خراب کرتے ہین کوچون کی صفائی نہین ہوتے - دیوارون کو گوبر کی تھپیان لگاتے ہین ؞

الغرض کوئی دقیقہ اپنی طرف سے ہوا کے خراب کرنے مین فروگذاشت نہین کرتے اپنی طرف سے تو جینے کا کوئی ڈھنگ نہین رکھتے - مگر خدا کی طرف سے خواہ نخواہ زندہ رہنے پر مجبور ہوتے ہین ؞

کیا ترکیب ہے کہ ہوا کثیف نہونے پائے

بعض قدرتی امور جو باعث کثافت ہوا ہین - انکا روکنا محال کیا ناممکن ہے - روکنے کا نام گویا زندگی کو قطع کرنا ہے - مثلاً سانس کا چلنا - آگ کا جلنا کیونکہ بند ہو جہان جلے ہون گے - ہوا کے اصل اور عمدہ جز آکسیجن - جس ضرور خرچ ہوگی جب وہ خرچ ہوئے تو خواہ نخواہ وہ زہریلی ہوا کاربانک ایسڈ زیادہ رہ گئی - مگر قدرت کے قربان جایئے جس نے اسکے ساتھ ہی حکمت کاملہ اپنی سے ایسے انتظام فرمائے کہ انکے بدل ان تحلیل کے سلسلے سے اس کے خرابیان لاعلاج نہین ہوتین - ہان ہم ذرا سی اپنی طرف سے مداونہ کرین تو ضرر معلوم تک نہین ہوتا - ہمکو صرف اس انتظام قدرت کے مطابق چلنا چاہئے

گھر میں ایسا انتظام کریں کہ ہوا کے آمد و رفت رکنے نہ پاوے۔ کوٹھریوں میں بہت سے آدمی
بیٹھ کر ہوا کو غلیظ نہ بنایا کریں۔ مکان کے کمرے رہایش کے لئے فی آدمی ۸۴۰ فٹ مربعہ
کے حساب سے وسیع بنانے چاہئیں۔ چھت اونچی ہونی چاہئے۔ اور اوپر کے حصہ میں روشندان
کیونکہ اکثر موسموں میں دم کشی کی ہوا گرم ہوتی ہے اس لئے اوپر کو جاتی ہے۔ بیمار کے
لئے بہ نسبت تندرست کے زیادہ جگہ وسیع چاہئے۔ کیونکہ اُسکو زیادہ ہوا کی ضرورت
ہوتی ہے۔ اُسکے پھیپھڑے سے زیادہ زہر خارج ہوتا ہے اور جلد بھی زیادہ معمول سے کام کرتی
ہے۔ ویسی ہی زیادہ ضرورت تازہ ہوا کی بچہ کو ہوتی ہے۔ ہماری ملک میں کیسی بیہودہ
رسم ہے کہ زچہ کو بند مکان میں بند کردیتی ہیں اور کپڑے جو دن میں ایک دفعہ ضرور
تبدیل کرنے چاہئیں چالیس دن تک وہ ناپاک بستر اور کپڑے پہنائے رکھتے ہیں۔
مزید برآں ایسی بند مکان میں دوست یار۔ ہمسایہ۔ بہن۔ بھائی وغیرہ سب جمع جس کا
اکثر نتیجہ لازمی یہ ہوتا ہے کہ زچہ میں سے ۵۰ تو مختلف امراض سوزش رحم۔ بخار۔ درد
وغیرہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ اور بچہ کو اور کئی قسم کی تکالیف لاحق ہوتے ہیں کمزور بچے
تو اسی او بھگت میں مر جاتے ہیں۔ اور سنئے۔ خیر سے اگر موسم سرما ہو تو اسی بند جگہ میں
آگ سلگاتے ہیں کہ کمرہ گرم ہے۔ ان قباحات سے ایسی سڑاند پیدا ہوتی ہے۔ کہ خدا کی
طرف سے زندگی نہ ہوتی تو اسیوقت دم گھٹجاتا۔ مردار جانوروں کو اور گوبر گھاس پھوس یا
لید وغیرہ کو فوراً آبادی سے باہر پھینکوادیں اور اوپر مٹی ڈالدیں۔ جلد کو ہمیشہ صاف ستھرا
رکھنا چاہئے جسم کو ایک دفعہ دھو ڈالنا مفید ہوتا ہے۔ جوان اور طاقتور کے لئے غسل سرد
پانی ہی اچھا ہے مگر بوڑھے اور کمزور یا بیمار کو شیر گرم ہی بہتر ہے عوام جلد کو شاید کسی کام کی
چیز نہیں سمجھتے۔ مگر یاد رہے اگرچہ یہ باہر کا حصہ ہے مگر جیسا کہ اندرونی اعضا مفید

ہی ہے - اس مین جسقدر بحساب مسامات ہین وہ سب ہر وقت خدمت مفوضہ جسم کرتے ہین وہ یہ ہے کہ بدبودار فضلی اُن کے ذریعہ سے خارج ہوتے رہتے ہین اگر صاف نہ رکہا جائے تو مسامات کا موٹھہ بند ہوکر طرحطرح کے فساد اور بیماریان پیدا ہوتی ہین۔ صرف اسی کے صفائی کافی نہین بستر کپڑے بھی اُجلے ہونے چاہئین اتنی توفیق نہ ہو تو خود دہوکر ہوا لگواتے رہا کرین۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ جب کبھی ذرا مسامات بند ہوتے ہین تمام جسم جکڑ جاتا ہے۔ ہاتھہ پاؤن مین درد۔ ریگ۔ وجع مفاصل اسی کے نتیجہ ہین۔ پاخانہ کی صفائی آسان ہے بعد رفع حاجت خشک مٹی اُسپر ڈالدیا کرین۔ گہر کی کرسی ہمیشہ اونچی رکھنی چاہئے۔ تاکہ سیل نہ رہے۔ سیلے گہر مین رہنا بیماری مول لینا ہے۔ سال مین گہر کو ایک دفعہ ستہرا کرالیا جائے یا لیپ پوت لین۔ یہہ تو بہت برا ہے کہ جو مٹی مین گوبر ملا کر لیپتی ہین۔

ہوا کے صاف کرنیکے طریقے

حکماء نے علم وعقل کے زور سے دریافت کیا ہے کہ ہوا کو اوویہ ذیل کثافت سے صاف کردیتی ہین۔ چنانچہ۔

اوّل کوئلہ۔ یہ عمدہ وارزان مصفی ہوا ہے اس مین اسقدر طاقت ہے کہ ایک انچ مکعب کوئلہ سونٹ مربعہ ہوا کو صاف کرسکتا ہے زندگی بخش راکسیجن ہوا کو اپنے مسامات کے ذریعہ سے جذب کرلیتا ہے اور بدبودار ہوا زہریلی کو خارج کرتا ہے اسکو ٹوکرون مین یا رسّی کے تھیلون مین بھر کر مکان یا پاخانہ مین لٹکادینا چاہیے یا پیسکر پاخانہ موریدررو وغیرہ بدبودار جگہہ پر چھڑکین۔

دوم چونہ ومٹی و راکھ - یہ عام جو ہر شہر و گاؤن مین بآسانی دستیاب ہوتے ہین یہہ بھی زہریلی ہوا (کاربانک) کو جذب کرتے ہین اور بُو کو منتشر نہین ہونے دیتی خاصکر جب راکھ کو قدرے گرم گرم ڈالا جائے ؎

سوم - کار - بالک - ایسڈ - یہہ انگریزی دوکانون مین تہوڑی قیمت پر عام ملسکتا ہے اِس روغن دافع عفونت کو ٹاٹ وغیرہ یا گرم پانی مین ملاکر رہایش کے جگہ ٹاٹ کو چھت پر لٹکا دین یا پانیکو چھڑکین ؎

چہارم - مگڈو گلس - پوڈر - سبحان اللہ اِس سے بہتر کوئی دافع عفونت نہین ادہر چھڑکا اودہر بُو کا نام نہین - پاخانہ و نالیون مین چھڑکنا چاہیے اور پلی ٹنٹ دافع عفونت بہت سے بازارون مین ملتی ہین ؎

مُصلحات ہوا

ادویہ ذیل کو جلانے سے ہوا صاف ہوتی ہے :-

اوّل - گندہک - تمام دنیا کے طبیب ہاسکو جانتے ہین کہ گندہک جہان جلائی جائے خراب ہوا کے سم کو زایل کر دیتی ہے - گندہک کا علاج ۱۸۳۲ء مین ڈاکٹر بلاک صاحب نے تجویز فرمایا تہا کہ ایام وبا مین گندہک کہانا مانع ہیضہ ہے بلکہ ایسی غذا کہانی جسمین سلفیو - رس - ٹڈ اشیا ہون مفید ہوتی ہے ؎

دوم - ضروری توجہ اندنون یہہ ہونی چاہیے کہ دل و دماغ کو طاقت دین اور عفونت دور کرین - عفونت جسم کثیر الرطوبت مین جلد اثر کرتی ہے اسلئے مرطوب ہوا اور ہوائے متعفن سے پرہیز چاہیے - اور ادویہ عطریہ کا گہر مین جلانا نہایت مفید ہوتا ہے - کیونکہ بخور ادویہ خوشبودار کا مصلح ہوا ہے اور مجفف و محلل رطوبات اور مفرح روح مزیل عفونت

عود۔ لوبان۔ صندل۔ جو گل سبز و خشک۔ کافور جلانے سے اور کپڑون مین رکھنے سے
عنبر۔ پوست انار۔ چھاؤ۔ موم۔ گوگل۔ لونگ۔ ہینگ و سرکہ مکان مین چھڑکنے
سے صفائی ہوا مین گل عطریات۔ پھول وغیرہ رکھنے سے بھی مفید ہوتے ہین
پیاز سرکہ رکھنا اور کھانا مزیل سم باد ہے اور حافظ صحت و مصلح آب کثیف سرکہ
مین پیاز اور تھوم بھگوکر گھر مین دن مین دو دفعہ چھڑکنا مفید ہے ۔

اسباب پیدائش وبائے ہیضہ

وبا کے معنے فساد ہوا اور یہ کئی طور پر ہو سکتا ہے بقول ڈاکٹر سری نالڈ مارٹن صاحب
وبا اس طرح پر پھیلتی ہے۔
اوّل۔ خاص مقامات مین خاص سببون سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور متعدی ہونے کے
باعث پھیلتا ہے اور یہ یا تو ارضی ہوتے ہین یا سماوی چنانچہ وہ یہ ہین (۱) شہر کے
گلی و کوچہ مین نجاست کا جمع رہنا موسم گرما مین اور صفائی کا نہ ہونا (۲) نالیون اور
بدررو مین بول و براز و فاضلات کے سڑنے سے بدبو کا پیدا ہونا (۳) حیوانات کا
کثرت سے مرنا اور شہرون اور گاؤن کے قریب پڑے رہنا (۴) پانی کا بند جگہ کھڑے
رہنا اور اس مین درختون کے پتے وغیرہ نباتات و حیوانات کا پڑ کر گلنا (۵)
قتل عظیم کا ہونا اور لاشون کا کھلے میدان مین پڑے پڑے متعفن ہونا اور بخارات
اور ادخنہ اپنے محل پیدائش سے ہوا کے ذریعہ یا اپنی امنگ مین دور دراز پہونچتے ہین ج
جیسا دور پہونچ جاتے ہین یا تو تیزی ہوا کی کم ہوئی یا وہ خود کمزور ہو گئے وہان کی ہوا
کو خراب کر دیتے ہین یا تو وہ کمزور ہو کر خود بخود بالکل تحلیل ہو جاتے ہین یا اونکا اثر وہان سے

باشندون حسب مزاج و میلان و عمدگی آب و ہوا پر ہوتا ہے (۲) جو عام اور ہمیشہ
ہوا کرتا ہے (دیکھو رپورٹین میلا گنگ سابقہ) گرمی کے دنون مین خاصکر بارش کے بعد
بند ہوا کے دنون مین بہت سے آدمیون کا جمع ہونا (جیسا سال ۱۹۰۸ع میلا گنگا
پر ہوا) جب ایسی دنون مین بہت آدمی ایک جگہ جمع ہوتے ہین تب بسبب
نہ پورا پورا رہنے انتظام صفائی کے اور نہ اوٹھائے جانے پاخانہ وغیرہ سے تعفن
پیدا ہوتا ہے جس سے ہوا صاف نہین رہتی - ایک تو اس بدبو نے ہوا کو جس مین
ہماری زندگی کا جزو جان بخش (آکسیجن) تھا بگاڑا اور دوسرے طرف یہ
ہوا کہ تازہ ہوا کی جگہ ہمارے سونگھنے مین بار بار وہی ہوا آتی ہے جو اندر سے
زہریلی ہوکر خارج ہوئی تھی - بلکہ اور پڑوسیون کے زہر بھی ساتھ ہی لپیٹ کر
دوبارہ نصیب ہوئی جس سے طبیعت مضمحل ہو جاتی ہے اور اس مین مرض
حاصل کرنے کے استعداد ہو جاتی ہے اور مزید بر آن یہ ہوتا ہے کہ غذا کے وقت
عمدہ غذا کا نہ ملنا یا بیوقت ملنا اور خلاف عادت ملنا ثقیل و دیر ہضم غذا کہانی
اور زمین پر سونا صاف پانی کی جگہ میلا و ردی پانی او گونا گون تکالیف سفر مثل
سواری یکہ و ریل جس مین وہ ایک جگہ بیٹھ کو ٹھونس کر بہر دیتے ہین بسبب موسم
گرما کے ایک کو دوسرے کا تندرست کو بیمار کا پسینہ لگ کر میلان تو پہلے ہو چکا
تھا اب تھوڑے ہی مشتغلہ سے طبیعت بہک جاتی ہے یہ سب اسباب مشتعلہ
ہو جاتے ہین - یہی وجہ ہو کہ بڑے بڑے میلون مثل کنبھ کے جہان تکالیف بالا پائی جاتی ہین
ہیضہ شروع ہو جاتا ہے اور پھر عام جدہر گنگا باشی جاتے ہین بسبب متعدی
ہونے کے بیج پرشاد یعنی ساتھ ہی تقسیم ہوتا جاتا ہے - اس لئے ضرور ہوا کہ

موسم گرما علی الخصوص ساون بھادون مین یعنے جون - جولائی اگست ستمبر
مین میلون اور جہان مجمع عام ہوان نہ جائین - حکماے یونان وغیرہ متفق
ہین کہ جس طرح پانی ایک جگہہ ٹھہرنے سے جس مین ہر طرح کے خس و خاشاک
پڑتے ہین اپنے رنگ - مزہ و بو سے بدلجاتا ہے ویسے ہوا استنزاج ابخرہ ردیہ متعفنہ
سے متغیر ہوکر ایک کیفیت ردیہ عفنہ قبول کرتی ہے اور یہ مسئلہ علم حاجین (علم حفظ
صحت) سے ثابت ہے کہ ہماری زندگی کا زیادہ حصہ ہوا کے اچھا ہونے پر موقوف
ہے ہم ایک دن یا اس سے زیادہ عرصہ غذا نہ کہائین تو مر نہین جاتے ہوا آدہ گھنٹہ
نہ غذا ہونے سے تڑپ کر مر سکتے ہین اور تجربات متواترہ رہیہ ہین علے التواتر سے
ثابت ہو چکا ہے اور ہم تمام مشاہدہ کرتے ہین کہ جو ہوا ہماری زندگی کی معاون و ممد ہے
وہ ہوا صاف ہے متعفن - پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہماری غذا ہوا جب تک
صاف نہ ہوگی کیونکر ہم تندرست رہ سکتے ہین اسباب متذکرہ بالا ہوا کے بگاڑنے
کے ظاہری ہین ہماری سے انتظام قدرت مین ہین
قابل غور یہ امر ہین جس شہر مین ہیضہ ہوا بگڑ کر مرض عام پہیلتا ہے اور ولی خاکروبون کا اکثر سی ٹوکری مین پاخانہ
لیکر دوسرے گہر دن مین پہرتا جب تک کہ بہر جاے اس مین کچھ شک نہین کہ اسکا
پہرنا گویا مرض کا بیج بونا ہے اور ہوا کو ردی کرنا ہم نے مانا کہ یہہ اثر سم ہر ایک کو نہین
موثر ہوتا لیکن جس کے طبیعت مین میلان ہوگا اشتعال کے لئے یہ سبب کافی ہے
اور اس کا تدارک بہت آسان ہے کہ پاخانہ کو اس خاص جگہہ مین جہان گہر کے تمام پانی
وغیرہ رفع حاجت کرتے ہون نہ ڈالین بلکہ ایک ایسی گملے مین اسطرح جمع کرین کہ بو نہ
پہیلے اور نہ مکہی بیٹھنے پاے اور تاکید سے باہر دفن کرا دین +

دوم مکھیان ہر ایک شخص جانتا ہر کہ مکھی ایسی آزاد و بیدہ ناترک ہے کہ پاخانہ سے اوڑکر کہانے پر اور باورچی خانہ سے اوڑکر پاخانہ مین آتی جاتی ہے یہ ہیضہ کے دستون مین اور رقے مین ایک قسم کا زہریلا مادہ ہوتا ہے اگر وہ کسی طرح حلق کے نیچے صحیح انسان کے اوتر جائے تو ضرور مریض کر دے گا جب یہ ایسے مریض کے پاخانہ پر سے اوڑکر کہانے پر بیٹھے تو کیا نتیجہ ہوگا۔ ظاہر ہے کہ ہیضہ۔ یہہ نامعلوم ذریعہ جس کی طرف ہمارے لوگون کو مطلق توجہ نہین۔ قابل توجہ ہے۔ بازارون مین ندنون جو چیز اس قسم کی ہو جس پر مکھیون کے پنکھا پڑنے کا احتمال ہے چھوڑ دین یا اوز انتظام کرین کہ نہ بیٹھین۔ چنانچہ ڈاکٹر ڈبلیو مور صاحب فرماتے ہین کہ جتنے امراض کا تخم ایک جگہہ سے دوسری جگہہ پھیلتا ہے یہ مکھیون کے وسیلہ سے پھیلتا ہے۔ یہ نابکار کئی ایک مضر مادے کہانون مین اپنے پاؤن سے ملا دیتی ہین جو اور طرح بہت کم مل سکتی ہین اسکے انسداد کے لئے تین تدبیرین کرنی چاہیئن۔ اول۔ انتظام پاخانہ۔ اگر مسقف ہو تو اوسکے دروازے پر چکین باندھ دین اگر مسقف نہین تو بعد قضا حاجت فوراً مٹی یا چونہ یا راکھ ڈالدین انکے ڈالنے سے دو فایدے ہوتے ہین ایک بدبو کا منتشر نہ ہونا۔ دوسرا مکھیون کا نہ بیٹھنا اور کہانے کے کمرے مین یعنی کہانیکے وقت کہانے پر مکھی نہ بیٹھنے دین اور دروازہ پر چکین باندھ دین اور بازار سے گوشت وغیرہ لائین تو خوب صاف کرکے دہوئین کباب بازاری تو بالکل کہانے نہین چاہئین انمین نصف سے زیادہ مکھیان شامل ہوتے ہین اور جو چیز قابل دہونے کے ہو دہو لین ۞

سوال۔ اسباب پیدایش ہیضہ کے سادی کون سے ہین جو ہمارے قبضہ قدرت مین نہین کہ ہم اون کو روک سکین ؟۔

جواب شیخ نے لکھا ہی کہ مبدا ر تغیرات مذکورہ کا خواہ ہوا کی کیفیت مین ہو خواہ
کیمیت مین - اشکال سماوی ہین جن کے اسباب مجھے معلوم نہین اسباب سماوی کے باعث
جب وبا ہونیوالا ہوتا ہی تو اوسوقت ایک تو علامتین مذکورہ پہلے ہی سے ظاہر ہوتی ہین
دوسرے جو جین وقت وبا مین پیدا ہوتے ہین اس مین تو شاید کسیکو کلام نہ ہوگا کہ ترکیب ہوا یہ
اور مرکبات ادویہ مین حدوث کیفیت عجیبہ کو بہت دخل ہے جیسا ترش چیز مین کھاری چیز
ملانے سے جوش ہوتا ہے اور چونہ و نوشادر کو ملانے سے بو پیدا ہوتی ہے کہ دماغ سہار نہین
سکتا - پارہ و گندہک کو ترکیب ملانے سی کیا خوبصورت رنگ شنگرف بنتا ہے ایسا ہی ہوا بر
ہوا کی کیفیت سمیہ کے نفس سے جسکا ہمکو علم نہین خاص قسم کی سم پیدا ہوتی ہے جس کے علامتین قے و دست
و سردی جسم ہو تو کیا تعجب ہے کل حکما و علما متفق ہین کہ حکیم مطلق نے اپنی حکمت و مصلحت سے
روسی تغیرات و تکونات عالم سفلے کو مؤثرات عالم علوی کے تاثیرات پر منحصر رکھا ہے
ہر ایک حادث کے حدوث مین جب آباے علوی اور اجرام اثیریہ کا اثر ہوتا ہے
تب وہ حادث موجود یا معدوم ہوتا ہے نیر عظم و خورشید عالمتاب کے تاثیر عاقل
و نادان جانتا ہے کہ ہر ایک موسم اور فصل مین ہر ایک ملک اور ہر جگہ کے پیدایش اور
نشو و نما نباتات و جمادات وغیرہ پر جو کچھ اثر تبدلات موسم سردی و گرمی کا ہے عیان
ہے کواکب سیارہ کی تاثیر سے فصول اربعہ کا معتدل و غیر معتدل حالت اصلی
اپنے پر ہونا اور نہ ہونا انہین حرکات افلاک اور اون کے اوضاع و تاثیرات پر
موقوف ہے جیسا اخلاط اربعہ کے کم و بیش ہونے سے صحت بگڑ جاتی ہے ویسا ہی
فصول اربعہ کے اصلی حالت پر نہ رہنے سے فصل مین خرابی پیدا ہو کر باعث وبا ہوتے
ہے (۱) چنانچہ رات کے سردی - دن کی گرمی (۲) ایک دن ہوا کا صاف چلنا

دوسرے دن بند ہنا (۴) بارش کا اپنے موقعہ پر نہ ہونا یا زیادہ ہونا یا نہ ہونا (۴) موسم ربیع مین بارش کا کم ہونا اور سردی کا ہونا اور ہوا جنوبی کا گرمی مین بہت چلنا آسمان پر بادلون کی صورت بنتی اور قراین سے معلوم ہوتا کہ بارش ہوگی اُس کے جگہ غبار کا ہونا تو اِن سب علامتون سے یہ سمجھنا چاہئے کہ اس موسم کے آخر مین وبا ہوگی (۵) اگر گرمی کے موسم گرمی شدت کے ہو اور ہوا مکدر چلے خاصکر صبح اور دیکھی جگہ کھڑا ہوکر دیکھنے سے معلوم ہو کہ سطح زمین پر غبار رسا ہو رہا ہے (۶) اور موسم خریف مین تارے بہت ٹوٹین (۷) آسمان دن مین کئی رنگ بدلے (۸) کبھی صاف کبھی غبار ہو (۹) دسمبر مین تارے بہت ٹوٹین اور ہوا جنوبی ماہ مئی اور جون مین بکثرت چلے (۱۰) دمدار ستارے کا نکلنا یہ سب علامتین ہادی ہین جو دبا کے آنیکی خبر دیتی ہین اور مندرجہ ذیل صین وقت پر ظاہر ہوتی ہین :- (۱۱) مینڈکون اور مکھیون کا زیادہ پیدا ہونا جو ایک قوی دلیل ہوا کے متعفن ہونے کی ہے حشرات الارض یعنے وہ جانور جو زمین کے اندر رہتے ہین مثل چوہا وغیرہ کا باہر بھاگتے پھرنا حیوانات ذکی الطبع کا مثل لقلق و ابابیل وغیرہ کا آشیانہ چھوڑکر چلے جانا حکیم علی گیلانی شارح قانون لکھتے ہین کہ ایک دفعہ بسبب جنگ عظیم کے لاشون کے پڑے رہنے سے متعفن ہوگیا تھا تب لقلق اپنے گھونسلے چھوڑکر سو میل دور چلی گئی تھی ✦

سوال جب ہوا کے بگاڑ سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور پھیلتا ہے تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ جو لوگ اُس ہوا مین رہتے ہین مبتلا ہون حالانکہ ہے کہ ایک گھر مین ۵ تندرست اور ایک بیمار ہوجاتا ہے ✦

جواب اسکے کئی ایک ہین اوّل ہوا مین جب کیفیت سمیت مفسدہ سرایت کرتی ہے

تو کل کرہ ہوا جو ماس مین عالم ہے اثر پذیر نہین ہوتا اور نہ تمام ہوا بگڑتی ہے بلکہ جزئی حصے
ہوا مین کیفیت سمیت سرایت کرتی ہے اُسکو جو سونگھتا ہے مُبتلا ہوتا ہے مثلاً جب سمّ ہیضہ گرم ہین
ایک جگہ غلاظت کا ڈھیر پڑا ہوتا ہے تو اُس کی بُو چارون طرف وہانتک جاتی ہے جہانتک
اوسنی ہوا مین اثر کیا ہو نہ کہ تمام شہر مین جب ہم ایک محفل مین بیٹھے چرٹ پی رہے ہون
اور اوسکا دھوان جب چھوڑ رہے ہین تو سب ہوا کو نہین گھیر لیتا بلکہ جسقدر ہوا مین
ملا ہوتا ہے وہ ہر اُس شخص کے ناک مین جاتے ہے اوسکو بُو آتی ہے نہ تمام شہر کو۔ دوم
ہم اوپر بتلا چکے ہین کہ سمّ ہیضہ تب ہی اثر کرتا ہے جب پہلے طبیعت مین اُس کے حاصل
کرنے کی استعداد ہوتی ہے زہریلے ہوا کے لگنے سے ہر شخص پر اثر سمیت یکسان نہین ہوتا
اشخاص مندرجہ ذیل مین اسکے حاصل کرنے کی استعداد زیادہ ہوتی ہے ؎

(۱) کمزور اور میلی اور مرطوب جگہ بود و باش رکھنے والا ؎

(۲) سریع الانفعال طبیعت یعنی جن کے دلون پر غم والم کا صدمہ جلد ہوا اور دیر تک رہے ؎

(۳) کثرت سے جماع کرنے والا ؎

(۴) جن کے بدن مین اخلاط ردیہ بھرے ہون ؎

(۵) جن کو بدہضمی و ضعف معدہ رہتا ہو ؎

(۶) ڈرپوک اِس مین کچھ شک نہین کہ وہم کا طبیعت پر وہ اثر ہے کہ کسی دوا یا غذا
کا نہین پہنچتا ہر وقت دلمین ہر گار رکھنے سے کچھ نہ کچھ فتور آجاتا ہے بدہضمی ہو جاتی
ہے اور چونکہ ایسا آدمی ڈرتا رہتا ہے کچھ کھاتا نہین کمزوری ہو جاتی ہے جس سے
جلد مُبتلا ہونے کی استعداد رہتی ہے ؎

(۷) بیڈرہ بدپرہیزی وغیرہ *

ہوا و بائی اکثر مرطوب ہوتی ہے اسلیئے بند مرطوب جگہ مین اس کا زہر خاص طرح پر بڑہتا ہے اور جب یہہ وبا موسم یا جگہہ مرطوب و سرد مین پہیلتی ہے تو بہت سے لوگ مبتلا ہو جاتے ہین مگر جلد دور ہو جاتی ہے اور جب یہ وبا گرم خشک ہوا یا ملک میں پہیلتی ہے تو بہت دنون تک اس کا زہر قایم رہتا ہے اختلاف مزاج سے بھی اسکے زہر مین فرق پڑجاتا ہے مثلاً مرطوب بلغمی مزاج کو دیر سے اور صفراوی کو جلدی سے ہلاک کرتی ہے *

سوال بعض نوع حیوانون مین وبا ہوتی ہے انسانون مین نہین یا برخلاف اسکے ؟ ۔

جواب ہر ایک صاحب جانتے ہونگے کہ بہتیری دوائی ہین جو حیوانون کے لیے زہر اور انسانون کے لئے خوراک ہین مثلاً بادام و شہد وغیرہ اور بعض بالعکس انسان کے واسطے زہر اور حیوانون کے لئے خوراک ہین مثلاً بھلادہ و کنگی وغیرہ ۔ دوم طور مرض کے پہیلنے کا ان مقامات کے باشندون کی طبیعت اس مرض کیطرف مایل ہو جانا بہ سبب سونگھنے اوس میلی زہریلے ہوا کے ہے جس مین اسکا زہر موجود ہے اور وہ زہر جسم انسان میں خاص طور پر پڑتا ہے اور یہ زہر جو فضلہ جسم انسان سے مثل قے و دست وغیرہ نکلتا ہے اسکی وسیلے سے پہیلتا ہے *

جسم انسان مین تسم ہیضہ کیونکر اثر کرتا ہے اور کہان اثر کرتا ہے

قومی مجلس کمیٹی ڈاکٹران جو معاملات متعلقہ صفائی کی نسبت بحث کرنیکے واسطے وائینا واقعہ سلطنت آسٹریا مین جمع ہوئے تھی اونہے ہیضہ کے اصل اور ترقی کی نسبت مندرجہ ذیل رائے

دی تھی - (۱) وہ ہیضہ جس سے وبائی اثر پیدا ہو ہندوستان کے سوا اور کہین خود بخود پیدا
نہین ہوتا ہے اور جب وہ اور ملکون مین جاتا ہے یا پیدا ہوتا ہے تو ہمیشہ باہر سے
آتا ہے (۲) ہیضہ کا اثر آدمی کے ذریعہ منتقل ہو سکتا ہے (۳) ہیضہ ان چیزون سے
پیدا ہو سکتا ہے جو ان مقامات سے آئے ہون جہان ہیضہ پھیلا ہو اور جن کو ان شخصون نے
استعمال کیا ہو جو مرض ہیضہ مین مبتلا ہون - اس مین اختلاف ہے بعض کی رائے
یہہ ہے کہ جب ہوا خراب بذریعہ تنفس پھیپھڑون مین پہونچتی ہے تب اسکا اثر خون پر
ہوتا ہے کہ خون کے اجزا کو علیحدہ کر دیتی ہے سفیدی جدا اور سرخی جدا ہو جاتی
ہین - یہی وجہ ہے کہ دست و قے سفید رنگ کے آیا کرتے ہین جب یہ تغیرات خون مین
ہوتا ہے تب طبیعت جو مدبر بدن ہے اوس مادہ کو موذی جان کر دفع کرنا چاہتی ہے
بذریعہ قے و دست - اگر طبیعت غالب ہوئی تو مریض اصلاح طبیعت مدبرہ سے بچ جاتا ہی ورنہ
کچھ چارہ نہین چلتا کیونکہ جب مدبر بدن کمزور ہو جاتا ہے تو اخلاط صالح نکلکر مریض راہی
ملک عدم ہوتا ہے اور جب سم ہیضہ بہت سرایت کر جاتا ہے تو قے و دست آنے کی
نوبت ہی نہین پہونچتی خون گاڑہا ہو کر جسم نیلا پڑ جاتا ہے اور مریض ۴ گھنٹون مین چلدیتا
ہے - ڈاکٹر کننگہم صاحب سنیٹری کمشنر والیسرائے ہند کا خیال اس مرض کے باب مین یہہ ہے
کہ ایک عجیب بات تجربہ سے ثابت ہوئی ہے اور اوسکو ضرور یاد رکھنا چاہئے - بیماری
خاص خاص جگہہ ایسی چمٹ جاتی ہے کہ وہان سے ہرگز ٹلنا ہی نہین چاہتی اسلئے چاہئے کہ
جس گھر مین کوئی ہیضہ کرے اوس گھر کو نہین تو کمرہ کو دس دن تک چھوڑ دینا چاہئے - یہ سمجھنا کہ اس
مرض کی چھوت دوسرے کو لگ جاتی ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ہیضہ کے بیمار کی کوئی خدمت نہ کر
سکتا - البتہ اوس گھر کو چھوڑنا چاہئے جہان ہیضہ کیا تھا کیونکہ وہان ایسی سمیت جمع ہین مضر

دیکھو ہو گیا تھا ہیضہ کے دنون مین میلے یا کسی اَور جگہ بھی نہ جانا چاہیے اور نہ زیادہ محنت
کرین جس سے زیادہ تہک جائین اور نہ ایسی جگہ جانا چاہیے جہان شادی یا مجمع کثیر
مثل میلا وغیرہ ہو ان سے برخلاف کرنا اپنا نقصان کرنا ہے ◆

دلائل و وجوہ اُن جبون کی جو سمیّہ ہیضہ کے اندر جانے سے جسم پر اثر کرتے ہین

بعض حکماء محقق کا خیال ہے کہ سم ہیضہ کا آدمی کھا جاتا ہے تب اسکا اثر انتڑیون کے پردہ
بلغمی (میوکس ممبرین) پر ہو کر پہر خون مین شامل ہوتا ہے پہر ہیضہ کیفیت سمیہ کا خون پر
اثر کرنا ثابت ہے اور اوس پر کل حکماء کا اتفاق ہے کہ یہہ ایک خاص قسم کے زہر سے پیدا
ہوتا ہے اور زہر کے چہوت سے سرایت کرتا ہے اور اسکا زہر اندر کئی طور پر جا سکتا ہے (۱)
پانی ایسے چشمہ کا پینا جس مین سرایت سم کیا ہو اور یہ اکثر اسطور پر ہوتا ہے کہ جب ناواقف فضلہ
مُبتلا مرض کا کہلے میدان مین ڈال دیتے ہین کچھ تو وہ براہ راست زمین مین ملجاتا ہے اور کچھ
مکھی وغیرہ کہا جاتے ہین باقیماندہ وہ سورج کی گرمی سے خشک ہو جاتا ہے اور آندھی
وغیرہ سے اڑکر تمام جگہ دور دور تک پہیل جاتا ہے اور وہی خاک ناپاک مونہہ او نتہنون کے
ذریعہ خون مین ملکر خون کو زہریلا کر دیتی ہے (۲) پاخانہ کو چاہ کے قریب گہرے
گڑہے مین یا ایسی موری مین ڈالا جو چاہ کے قریب کسی گہری مین تمام ہوتی ہے وہ زہر زمین
سے رس رس کر پانی مین شامل ہو جاتا ہے (۳) اور یہ تو عام سبب عام ہین پہیلنے کا ہی کہ
مُبتلا مرض کے کپڑے (جیسا پنجاب مین دستور ہے کہ کنوؤن یا نہرون صاف کرتے ہین)
ایسی کنوئین یا نہر پر دہونے جس سے عام لوگ پانی پیتے ہون غسل کرنا جس سے تمام قطرات

پانی کی گہرائی کا لکر تمام پانیکو زہریلا کر دیتے ہین اسی خیال سے ہم اُس محلے کے کنوئین کا پانی
بند کر دینا چاہیے جہان خاص محدود جگہ مین اکثر واردا تین ہوئین کیونکہ ہم کہہ سکتے مین کہ جب
اَور کوئی ظاہری سبب نہین تو تو شاید پانی میں غیر معلوم کسی ذریعہ سے زہر ملگیا ہو۔ ظاہرا
بھاری سبب پیدایش اس مرض جانتا ہن کا موسم گرما مین گنجان مقام مین کثرت سے جمع
ہونا آدمیون کا خاصکر بعد موسم برسات کے لوگ جمع ہونے سے ہیضہ شروع ہوتا ہے
کیونکہ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ سبب پیدایش سم ہیضہ گرمی غلاظت مرطوب ہوا
اور اکٹھا ہونا آدمیون کا ایک جگہ مین بہ ذریعہ مسافرون و جہازون اور ریلگاڑی و
اسباب سوداگری کے ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہونچتا ہے خاصکر اُس اسباب کے
ساتھ جو بند ہو اور اُس اسباب کے ساتھ جو میلا غلیظ رہتا ہو صاحب سول سرجن لاہور
کے رپورٹ جو ان ہونے ۱۸۷۰ء مین پیش کی تھی فرماتے ہین کہ یہ بات ثابت ہے کہ ہیضہ کا
اثر درست وقت کے مادہ مین ہوا کرتا ہے اور بارش وغیرہ کے ہونے سے ڈھیلا ہو جاتا ہے مین
پڑتا ہے اسلیے چاہیے کہ ایام وبا مین علاج حفظ ما تقدم سطور پر کرین کہ پانیکو مین منشاگ پروش
دے کر ادتار لین اور فی گھڑا ایک ماشہ یا دو ماشہ پھٹکری پیس کے کاہی ڈالدین کہ اُس سے
اثر ہیضہ زائیل ہو جاتا ہے ۔

ایک صاحب ہیضہ کا

سبب ایک قسم کا نمک ہے جو خراب پانی اور خراب ہوا کے ذریعہ جسم مین داخل ہو کر جسم کو مضر کرتا
ہے جسکو غالباً ہائی۔ پو۔ فاسلفیٹ۔ اف۔ سوڈا کہنا چاہیے جو سل۔ فیوری ٹیڈ
ہائی ڈرجن کو جذب کرنے اور کاربانک ایسڈ اور سوڈیم کے ملنے سے جیسے

جو ہوا مین موجود ہین پیدا ہوتا ہے تبلاتے ہین کیونکہ دستون کا جاری ہونا حرارت
کا کم ہونا بدن کا سنیاہی مائل ہوجانا اسی نمک کے خواص ہین اس سبب سے ہیضہ کا
کیمیاوی علاج ان ادویہ سے کرتے ہین جو اجزا و نمک کو متفرق کر دین چنانچہ مندرجہ ذیل نسخہ
کی تعریف کی گئی نسخہ کاکس کلورائیڈ آف پوٹاسیم - آئیوڈائیڈ - آف - پوٹاسیم - ۲ - ڈرام
کلورائیڈ آف سوڈیم - ایسڈ - اسٹرانگ ۲ ڈرام پانی مقطر ۳۰۲ - اونس جو اس مین سے آدہ
اونس یا ایک اونس سرد پانی مین ملاکر گھنٹہ گھنٹہ بعد دینا چاہیے اگر ہضم نہ ہو
تو فم معدہ پر رائی کی پٹی لگا دین ✿

ڈاکٹر مکارن صاحب

ہیضہ کو یہ سبب پارالسس یعنے فالج سمپاتھیٹک کے جانتے ہین اسلئے وہ یہ علاج تجویز فرماتے
ہین - برف کا پانی سوڈا واٹر ملاکر خوب پلانا چاہیے اور برف کے ٹکڑے تہوڑی تہوڑی
دیر کے بعد نگلواتے رہین کیونکہ ایک تو مریض شکر گزار ہوتا ہے اور فم معدہ کی جلن
کم ہوتی ہے اور ریکشن کو تیز کرتا ہے بعض ڈاکٹرون نے خیال کیا ہے کہ سبب
ہیضہ وہی ہوا ملیریا ہے جس سے تپ لرزہ ہوتا ہے - جب وہ زیادہ مقدار
مین دفعتاً جسم مین سرایت کرلیتی ہے تو شدت سے دست و قے شروع ہوتے
ہین - جو خاص دنون مین ہوا کرتا ہے - اسلئے زیادہ مقدار مین کونین مفید
تبلاتے ہین جیسا کہ ملک پنجاب کے صاحب سینٹری ڈاکٹر بلو صاحب سی - آئی - ای کی بھی
اسی طرح کے خیالات ہین ✿

سلفنگ السر چھپے ہو گئے ہین اس کا کیا باعث ہے صرف یہی کہ اس ترکیب سے
مفردیون کا اثر زخم پر ہونے نہین پاتا ❖

کاشتکار کو بھی بہت احتیاط سے ان کے تحقیق و تفتیش کرنی پڑتی ہے کیونکہ اسکے
مویشی اور چارپائے انہین مفردیون کے بدولت پھوڑون اور وبا مین مبتلا ہو کر
مرجاتے ہین۔ شراب اور ریشم کے کارخانہ دارون اور اُن لوگون کو بھی جو خورد و نوش
کے چیزین صندوقون اور بوتلون مین بند کر کے بھیجتے ہین ان مفردیون کے حال سے
واقفیت پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ خورد و نوش کے چیزون سے انکو نکالنے
اور ریشم کے کیڑون کی انکے حملون سے حفاظت کرنے ہی سے انکا کاروبار چلتا
ہے۔ باغبانون کے نظر مین بھی مفردی کچھ کم دلچسپ نہین کیونکہ درختون کے امراض
انہین ذرا ذرا سی بھوکھون کے کہا جانے سے پیدا ہوتے ہین بیماری بھی ان کو نگاہ
مین رکھتی ہین کیونکہ حال کے تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ مکانات کے شہتیر اور
اینٹ پتھر تک بہ چپٹ کر جاتے ہین۔ حافظان صحت کو ان کی تاریخ حیات انکی
تقسیم انکے سلام اور ان کے پھیلنے کے طریقہ سے آگاہی ضروری ہے کیونکہ انہین
باتون کے جاننے سے وہ صحت کو نگاہ رکھ سکتے ہین۔ غرضکہ ان مکلان حیات و ممات
کے کامون سے سامان خوراک مین جو مدد ملتی ہے اور اُن سے جو ہمارے تعلقات
ہین اُن کو اگر تفصیلاً دیکھا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے حق مین جتنے یہ
دلچسپ ہین علم حیات مین اور کوئی شے دلچسپ نہین ہے ❖

ابھی بات پر بھی محققین کا اتفاق رائے نہین ہے کہ مفردی عالم حیوانات مین داخل ہین
یا عالم نباتات مین۔ چونکہ اونکے قد و قامت نہایت ہی ذرا سے ہوتے ہین ابھی بات کا

قطعی فیصلہ کرنا سخت مشکل ہے مگر اس مشکل کے رفع کرنے کے لئے ہیکل صاحب نے ایک درمیانی عالم تجویز کیا ہے کہ عالم حیوانات اور عالم نباتات مین اسکو بیچ کی لڑی تصور کرنا چاہیے اور اس مین مقرویون کو داخل کیا ہے۔ یہہ درمیانی عالم۔ عالم نباتی حیوانات کے نام سے موسوم ہے۔ علم نباتات کے جاننے والے مقرویون کو عموماً نباتات مین داخل کرتے ہین مگر سب سے نیچے کے درجے کے درختون مین جنھین تنبیر و فانی شاکھتے ہین۔ چونکہ یہہ اکثر سوتے رہتے ہین اور ان کے قد و قامت بہت ذرا ذرا سے ہوتے ہین اور اکثر قسمون کے نسبت اسبات کا علم بھی کم ہے کہ کیونکر پیدا ہوتے ہین۔ اسلئے ان کے جماعت بندی صحیح صحیح کرنی سخت مشکل ہے۔ از روے ساخت یہہ مقروبی مادہ نباتی کے ذرا ذرا سے ڈھیر ہوتے ہین اور بڑی بڑی طاقت کی خوردبین سے بھی انکے اعضا کا فرق نہین دکھائی دیتا۔ گول مصنوعی یا بتین کے شکل کے فرداً فرداً بھی ملتے ہین اور مختلف لڑیون کی صورت مین بھی بعض وقت گول گول ڈھیر بعض تہ بہ شاخ در شاخ۔ قد و قامت ایسے ذرا ذرا سے ہوتے ہین۔ کہ اگر بہت بڑے بڑے پانسو مقرویون کو ایک قطار مین رکھو تو اس کا طول ایک انچہ کا کئی ہزارون حصہ ہوتا ہے۔ اور اگر چھوٹی چیونٹیون کو لو تو اس طول کے اندر تعداد مین ۲۰ ہزار سے کم نہ آوین گے۔ پس یہہ ظاہر ہے کہ اگر انہین دیکھنا ہو تو ایسی خوردبین لو۔ کہ جس سے کہ شے مطلوبہ کی جسامت پانسو گنے زیادہ ہوتی ہو۔

بہت سے مقرویون مین حرکت کرنے کی طاقت ہے۔ مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جسم کے دونون طرف جو بال سے ہوتے ہین۔ انکے ہلنے سے حرکت کرتے ہین بعض

وقت بہت تیزی سے - بعض وقت بہت آہستہ آہستہ - ایک گلاس میں تین
چار روز تک پانی بھر کر رکھ چھوڑیں اور پھر اس کا ایک قطرہ لیکر خوردبین سے دیکھیں
تو مقروبی حرکت کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں بعض تو میدان نگاہ میں اس
سرعت سے دوڑتے ہوئے گزرتے ہیں کہ نظر نہیں جمتی - بعض آہستہ آہستہ
رینگتے پھرتے ہیں - بعض کسی خاص طرف جاتے ہوئے نظر آتے ہیں اور کیسی
ہی مشکلات راہ میں کیوں نہ ہوں اوسی طرف جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں
یہہ نظارہ بہت عجیب اور عجیب و غریب ہے اور ایک مرتبہ دیکھنے سے پھر
کبھی نہیں بھولتا - ازروی کیمیا مقروبوں کے ساخت میں فیصدی ۸۰ حصہ پانی ہے
اور دو حصہ نامیات اور دس حصہ غیر نامیات - ان کے ترکیب میں پانی کا ہونا
ضروریات سے ہے اور ان کے نشوونما اور تولید کے لئے بھی پانی چاہئے -
اگر پانی نہ ملے تو مقروبی مر جاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ عموماً مقروبوں سے جو امراض
مثلاً ہیضہ وغیرہ نمودار ہوتے ہیں وہ موسم برسات کے اندر اور ان ایام میں
جبکہ ہوا مرطوب ہوتی ہے دیکھنے میں آتے ہیں - بعض بعض مقروبی ایسے ہیں
کہ ہوا کے آزاد آکسیجن میں ہی دم لینے سے زندہ رہتے ہیں - گر پانی کے بغیر بعض
قسمیں دیر میں اور بعض قسمیں جلدی مر جاتے ہیں - انڈے پانی بغیر زیادہ دیر تک
رہ سکتی ہیں مگر جاندار ہوتے ہی پانی کی ضرورت پڑ سکتی ہے اور جز نامیات یا عرقیات
ان کے غذا ہیں انکے سطح ہی پر رہتے ہیں - بعض ایسے ہیں کہ عرقیات کی سطح کے
نیچے جیتے ہوئے جانوروں میں اور سڑی ہوئی چیزوں میں پائے جاتے ہیں
زخموں کے اندر کیسے ٹاناک کے اندر کیڑے زیادہ تر موسم برسات میں ہی دیکھنے

ہیں آسانی میں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جن اجزا کو حیات کے لئے ضروری ہے وہ
انہیں چیزوں یا انہیں جانوروں سے حاصل ہوتی ہوگی ؎

حرارت کا بھی مقروبوں پر بہت اثر ہوتا ہے۔ حرارت کے کم ہونے سے
ان کے حرارت غریزی بھی کم ہوتی ہے اور ۵ درجہ کے حرارت میں شاذ و
نادر ہی کوئی زندہ رہ سکے۔ حرارت کے زیادہ ہونے سے انکے حرارت
غریزی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ مگر اکثر ۵۰ درجہ کے حرارت میں مر جاتے ہیں
یہی وجہ ہے کہ گرم اور خشک موسم اور ملکوں میں بہت ہی کم ہیضہ یا میعادی
جیسے امراض ہوا کرتے ہیں۔ انڈے بہت حرارت سہار سکتے ہیں جب تک
کامل تین یا چار گھنٹے انکو ایک سو ۵۰ درجہ کے حرارت نہ پہنچائے جائے ہلاک
نہیں ہوتے۔ حرارت کے جن درجوں میں مقروبی خوب پھیلتے ہیں وہ ۳۰ سے
لیکن ہم بتا سکتے ہیں۔ مرض سے مقروبوں کا کیا تعلق ہے یا طب کے لئے کیونکر
دلچسپ ہو سکتی ہیں۔ یہ مضمون سب کے نظروں میں دلچسپ ہوگا۔ ہیضہ کے
مرض میں یا تو ہوا کے ذریعہ یا پانی کے ذریعہ یہ مقروبی جسم انسان کے اندر
پہنچ جاتے ہیں۔ اور سمیت پیدا کرتے ہیں۔ طبیعت انکو بذریعہ قے و دست
کے خارج کرنا چاہتی ہے جب تک کہ کل خارج نہ ہو جاویں یا مر نہ جاویں تب تک
مرض کا حملہ نہیں رکتا۔ بہت سے مریض تو قے و دست لا تعداد کے ہونے کے
باعث کمزوری و دیگر نتائج سے ہی مر جاتے ہیں۔ یہ سوال کہ مقروبوں کو امراض
سے کیا تعلق ہے از روئے تاریخ کینا ڈوی لاٹور اور شوان صاحبان
کی ان تحقیقات سے وابستہ ہے جو انھوں نے سڑنے اور گلنے کے اسباب کے

بابت مین کی تہین اگر ان کے تحقیقات سے یہ مسئلہ غلط ثابت نہ ہو جاتا کہ مرض خود بخود ایک مرتبہ پیدا ہو جاتا ہے اور آجکل پلاسٹور۔ ٹنڈل اور ایٹ صاحبان کے تحقیقات نہ ہوتے تو اہل علم کے دلمین یہ خیال بھی پیدا نہ ہوتا۔ کہ امراض کا باعث متفرد لی ہوتے ہین معتبر لوگون کے تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ نامیات کا گلنی و سڑنے کا تمام عمل انہین جانورون کے باعث ہوتا ہے یہہ ایک عجیب بات ہے کہ چھوٹے چھوٹے جانور بعض وبائی امراض سے بہت ہی تعلق رکھتے ہین۔ مگر امراض ان کے سبب سے پیدا ہوتے ہین یا یہ امراض سے خود پیدا ہوتے ہین۔ اگر خیال کیا جاوے تو علم طب اور بہبودی انسان کے بارے مین یہہ سوال نہایت باوقعت سوال ہے مگر ایک طرف تو ان لوگون کے تمسخر اور جہل مرکب سے جو متفردیون کے طریق تحقیق سے محض ناآشنا ہین اور دوسری طرف ان لوگون کے گرمجوشی سے جو ہر مرض کا باعث متفردیون کو ہی بتاتے ہین اس سوال کیے وقعت بھی کم ہوگئی ہے اور حل ہونا بہت مشکل ہوگیا ہے ایکجانب تو وہ لوگ برسر مخالفت ہین جن کو راے لگانے مین ہٹ دہرمی ہے دوسری طرف وہ سرگرم و صاحب جوش جو بے سمجھے غلط راے قایم کردیتے ہین نتیجہ یہ ہے کہ حق کے دریافت کرنے مین مشکل ہوگئی ہے۔ ہر نئی دریافت مین ایساہی ہوا کہ ناسمجھ دشمن ہمیشہ تمسخر و استہزا کرتے ہین اور دوست مبالغہ کے ساتھہ بڑہاتے ہین ڈاکٹر جینر صاحب کے ٹیکہ کا مادہ دریافت کرنے کے بارے مین جو حالات شایع ہوچکے ہین انکو یاد کرلینا اسوقت ناظرین کے لیے خالی از لطف نہ ہوگا کہ کیونکر لوگون نے ان کی مخالفت اختیار کی تھی اور بعد مین وہین لوگون کے گروہ کے

گروہ اونکے موافق بن گئے تھے ۔ یون سمجھنا چاہئے کہ مخالف و موافق دونون زر لگا
لگا کر اس تحقیقات کو آگے چلنے سی روک دیتی ہین ۔ مگر انجام مین حق ہمیشہ فتح پاتا ہے ۔
مقروبون کے بارے مین وہ وقت آگیا ہے کہ یہ بات کو پکار کر کہہ دیوین کہ یہ مسئلہ
درست ہے تو کچھ بیجا نہین ۔

مقروبی کائینات مین کثرت کے ساتھ پھیلے ہوئے ہین ۔ بہتے ہوئے پانی
پانی مین ملتی ہین ۔ زمین مین ان کا گھر ہے اور ہوا مین گرد و غبار مین اڑتے پھرتے
ہین چونکہ انکا بوجھ بہت ہی ہلکا ہے یہان تک کہ مسٹر ٹینگلی کے قول کے موافق
ایک سٹر مقروبہ ملیگرام کا دس ہزاروان حصہ وزن مین ہوتا ہے ۔ وہ ہوا کے خفیف سے
خفیف جھونکے مین ایک مقام سے دوسرے مقام مین جا پہنچتے ہین چونکہ ان کے
قد و قامت ایسی ذرا ذراسے ہین کہ آلات کے مدد سے بھی آنکھون کو نظر نہین
آنے دیتا مامیات کے ذرا ذرا سے نشان پر بھی وہ جا گزین ہو سکتے ہین خیال
کرو کہ مقروبی کس کثرت سے پھیلے ہوئے ہین ۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیا
کام کرتے ہین ۔ کیا وہ محض دشمنون ہی کے دل ہین ۔ کہ جہان جاتے ہین نوع
انسان کے لئے ہلاکت ۔ یاس و محرومی لے جاتے ہین ۔ کیا اس کے سوا ان کا کچھ
کام نہین ہے کہ زہر پیدا کرین اور ضرر رسان ہوئین بنائین اگر اسکے جواب مین یہ
کہا جائے کہ ہان وہ ایسے ہی ہین ۔ تو گویا مقروبی نظام عالم مین ایک مستثنیٰ ہین ۔ کہ
قدرت کا قانون فیض رسانی انپر عاید نہین ہوتا مگر نہین قانون قدرت یا سرشتہ عجم
ایسا کیون ہونے لگا ہے ۔ وہ جہان ایکطرف ظاہر مین نقصان رسان و ایذا دہندہ
شے پیدا کرتا ہے وہان دوسری طرف اوسکی بدولت بیشمار فوائد اوسکے اندر رکھ دیتا ہے ۔

بہت سی مثالیں اس کے ثبوت میں موجود ہیں۔ چنانچہ اس جگہ پر ہمیں مقروبات
کی پیدائش کو دیکھنے سے حیرت معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ مقروبی کے پیدا ہونے سے
بھی نوع انسان کو بے انتہا فائدے ہیں۔ بعض ان میں سے بیان بھی ہو چکے
ہیں۔ جو اشیا سڑنے سے بنتی ہیں۔ مثلاً شراب سرکہ وغیرہ وہ سب انہیں
مقروبوں کی بدولت بنتی ہیں انکے تشریح کی ضرورت نہیں۔ یہ اس قسم کی نباتات
سے بنتی ہیں جنھیں خشکی کہتے ہیں۔ یہ نباتات کی ادنیٰ قسم ہے اور اس قسم میں مقروبی
بھی داخل ہیں۔ مگر اس سوال پر بحث نہیں ہے کہ مقروبی نباتات میں داخل ہیں
یا حیوانات میں اگر پروفیسر فرینک لینڈ کے یہ تحقیقات درست ہے کہ حیوانات
وہ نامیات ہیں جن سے تحلیلی امر صادر ہوتے ہیں اور نباتات وہ نامیات ہیں جن سے
ترکیبی عمل صادر ہوتے ہیں تو ہماری آئندہ بیانات سے واضح ہوگا کہ مقروبی حیوانات
میں سے داخل ہیں۔ ان جانوروں کی غذا کچھ نامیات اور کچھ غیر نامیات ہیں
یہ بات قرین قیاس ہے کہ انکے تو پانے کے ساتھ مرکبات نامی اپنے اجزاء
میں تحلیل ہو جاتے ہیں۔ جیسی کاربونک گاس۔ امونیا یا پانی وغیرہ اگر قیاس
درست ہے تو ذرا سے غور و فکر کرنے سے معلوم ہو جاوے گا کہ مقروبوں کا
کتنا بڑا فائدہ ہے مردہ جانوروں اور ناکارہ نباتات پر وہ بھوکوں کی طرح
گرتے ہیں۔ اور ان مرکبات کو ان کے مفصلہ بالا اجزاء میں تحلیل کر دیتے ہیں
یہ اجزاء ہوا اور زمین میں ملجاتے ہیں۔ اور ان سے درختوں کو غذا پہونچتی ہے
اور شعاع آفتاب کے نور میں تو انکا سبز رنگ یہ عمل کرتا ہے کہ انکو پھر مرکبات
نامی بنا دیتا ہے اور حیوانات انہیں کہاتے ہیں۔ غرض اس طریقے سے نامی

معالجون کا دور تسلسل قایم رہتا ہے اور وہ ضایع ہونے نہین پاتے - پس اگر مقروبون کو بعض وقت ہم دشمنی کے نگاہ سے دیکھتے ہین ہے بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اکثر اوقات وہ ہمارے لئے دوستون کا سا کام کرتے ہین - اور روزمرہ کے سامان خوراک کے بہم رسانی مین چپ چاپ مدد دیتے رہتے ہین چونکہ ہم مقروبون سے بھری ہوا مین رہتے ہین - اور مقروبی بے ضرر بھی ہین - یہ ضرور ہے کہ ہر لمحہ دم لینے مین جو ہوا ہمارے پھیپھڑون مین اور معدہ اور روون مین پہونچتی ہے اوس کے ساتھ ہی مقروبی بھی پہونچتے ہین - ہمارے ماکولات اور مشروبات مین بھی مقروبی موجود ہین - پس کچھ تعجب نہین کہ ہمارے جو اعضا عالم خارجی سے بالواسطہ یا بلاواسطہ مس کرتے رہتے ہین ان مین مقروبی یا مقروبون کے انڈے پائے جایئن - مگر عام حالتون مین خون یا اور اجزا جسم تندرست کے کسی حصہ جسم مین مقروبی نہین ملتے اور اسبات کا ثبوت تجربہ سے ہوا ہے چنانچہ چین صاحب نے میانہ قد و قامت کے صحت ور خرگوش کے رگون مین ایک چوتھائی سے لیکر تین چوتھائی تک مکعب سنٹی میٹر تک ایسے عرق داخل کئے ہین جن مین کہ مرض پیدا کرنے والے مقروبی تھے اور ۴۸ گھنٹہ کے بعد انکو مار کر خون اور اجزا جسم دیکھے گئے تو ان مین مقروبون کا پتہ نہ تھا مگر ایک مکعب سنٹی میٹر سے زیادہ عرق داخل کیا جاتا تھا تو مقروبی خون کے اندر یہ کثرت ملتے تھے اس کے معنے ظاہر ہے ہین کہ تندرست شخص کے حرارت غریزی ایک حد معین تک مقروبون کے ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے مگر مقروبون کے خو پانے سے جو زہریلے معالجہ پیدا ہوتے ہین اور ان سے نشہ کی سی کیفیت

طاری ہوجاتی ہے۔ اور اس سے حرارت عزیزی اتنی کم ہوجاتی ہے کہ مفرد بون کے حملون کے تاب نہین لاسکتی۔ اور اونکے اثر کو روک نہین سکتی۔ اس بات کی تصدیق اس امر سے ہوتی ہے کہ اگر کسی مریض حیوان کے جسم مین چوتھائی مکعب سنٹی میٹر سے بھی کم مفرد بون کا عرق داخل کیا جاوے تو خون اور اخراسے جسم مین مفرد یل بکثرت پیدا ہوجاتے ہین۔ حرارت عزیزی کے معاملہ سے یہہ مسئلہ حل ہوتا ہے کہ امراض خاص ہی خاص اشخاص کو اپنا زور کیون دکہا دیتے ہین اگر دو شخص چیچک یا ٹائیفائیڈ فیور کے ہوا مین پڑین تو ایک ان مین سے کیون بیمار ہوجایا کرتا ہی اور دوسرا کیون بچ رہتا ہے یا دو شخص اگر چہت پر اوس یعنی شبنم مین سوئین تو ایک کے پہیپہڑے پر ورم کیون آجاتا ہے اور دوسرا کیون بچ رہتا ہے۔ اس اختلاف کا باعث بھی معلوم ہوتا ہے کہ دونون اشخاص مین حرارت عزیزی یکسان نہین ہوتی۔ یا یون کہو کہ ان مین مرض کے روکنے کی طاقت مرض کے پیدا کرنیوالی طاقت سے کم ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ حرارت عزیزی کل جسم مین بھی کم ہوسکتی ہے اور جسم کے کسی خاص حصہ مین بھی۔ اور چونکہ اس خاص حصہ مین مفرد بون کے داخل ہونے سے مرض کے پیدا ہونے پر بہت اثر ہوتا ہے یہ ممکن ہے کہ ایک آدمی بیمار ہو مگر مفرد بون کے حملہ سے محفوظ رہے اور دوسرا آدمی بیمار نہ ہو مگر اس کے جسم مین کسی خاص حصہ مین حرارت عزیزی کم ہو اور مفرد بین اوسکو آن دبا بین ؎

ھیضہ کے دنون مین ہم یہ عجیب تماشا دیکھتے ہین کہ بعض تو انا آدمیون کو ہیضہ ہوتا ہے اور کمزور بچے رہتے ہین اسکا باعث شاید یہی ہوگا **ھیضہ** کے

مقرولی کا ضمیمہ کے نالیون اور جھلیون پر نمو پاتے ہین اور بڑہتے ہین۔ کیسا ہی
طاقتور آدمی کیون نہ ہو۔ اگر اوسے دست آرہے ہون یا اور اس قسم کے بیماری
ہوئی ہو تو اوسکا وہی حصہ کمزور پڑجاوے گا۔ جیسے ہیضہ کے مقرولیون کا زور ہوا
کرتا ہے۔ اسباب پر خیال رکھین۔ تو ٹھیک ہیضہ کے دنون مین اسباب کے
اشد ضرورت فوراً معلوم ہوجاوے گی۔ کہ جہان تک ممکن ہو سکے ضمیمہ کو درست
رکھین۔ رہی یہ بات کہ حرارت غریزی کے کم ہوجانے سے کیا مراد ہے اسکا
جواب یہ ہے کہ جہانتک آجکل کے معلومات پہونچی ہین۔ اونکے ذریعے سے بس
اس کی یہی تعریف لکھی جاسکتی ہے کہ حرارت غریزی کی کمی وہ ہے کہ جس سے
اجسام جسم انسان کے معمولی جسمانی کیمیاوی ساخت مین فرق آجاتا ہے۔
یہ جانچ کے قابل ہے کہ ان اجزا مین یہ طاقت کسقدر ہے کہ اگر کسی چیز سے انکے
عمل مین فرق آوے تو اوسکو روک سکتی ہین اس طاقت کا کم ہوجانا حرارت غریزی
کا کم ہوجانا ہے اگر یہ مان لیا جاوے کہ جسم صحیح مین مقرولی مرجاتے ہین تو اب
سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کس طرح سے اور کس باعث سے مرجاتے ہین جیانی
صاحب کی راے ہے کہ مقرولیون کے جسم کے گلنے اور مارنے مین مثانہ بڑا کام
دیتا ہے۔ یہ بات کو تجربہ سے پایۂ ثبوت کو پہونچی ہے مگر مقرولیون کی بعض ہی
قسمین مثانہ کے عمل سے ہلاک ہوتے ہین۔ بعد کی تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے
کہ مقرولی جسم سے خارج نہین ہوتے۔ مثلاً اون بعضون کے پیشاب۔ دست۔
دودھ۔ پت وغیرہ مین مقرولی نہین پاے جاتے جن کے عمل مین گذرتی
تھی ہین۔ ان باتون کے محقق دلیسولوڈیم کے تو یہ راست ہے کہ سبب مقرولی

جگر طحال - اور مغز استخوان مین آجاتے ہین - تو ساٹھ سے لیکر ۷۲ گھنٹہ مین
مرجاتے ہین - لیکن اگر مقروبون کے ساتھ انڈے بھی ہون تو ہلاکت مین
کئی ہفتے لگ جاتے ہین - یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ مقروبی اپنا مکان پسند کے
موافق انتخاب کرتے ہین - بعض تو شریان جاذب مین پھیلتے پھولتے ہین بعض
خون مین نشو ونما پاتے ہین - بعض میوکس ممبرین کو پسند کرتے ہین اور بعض
اعضا سخت کے اجزا کو - اس کے علاوہ خاص خاص حیوانات مقروبون کی خاص
خاص قسمون کا اثر ہونا اور بھی عجیب ہے - قلم کے شکل کے مقروبی خون گندہ کرنے
والے انسان پر کچھ اثر نہین کرتے اور برص اور آتشک کے مقروبی ادنے
حیوانات کے جسم مین نشو ونما نہین پاتے - اسیطرح چوہیان (موش مادہ) انتھرکیس
کے مرض مین بہت مبتلا ہوتے ہین اور چوہے (موش نر) اس سے بالکل بچے
رہتی ہین - خون کے گندے ہونے کے زہر سے خرگوش اور چوہیان مرجاتی
ہین - لیکن کتی بک اور چوہیون پر اسکا اثر نہین ہوتا - ہان کبوتر اور چڑیان اس
سے بہت مرتے ہین مہلک بخار مین بیج کی شکل کے جو مقروبی پیدا ہوتے ہین
وہ انسان کے علاوہ صرف بندرون رو زملتی ہین ٭

عمر بھی اسیطرح اثر کرتی ہے - ڈاکٹر کوچ صاحب کے قول کے مطابق کم عمر کتی انتھرکیس
کے مرض مین مبتلا ہوجاتے ہین اور بڈھے کتون پر اس زہر کا مطلق اثر نہین ہوتا
یہ اعتراض یعنی خاص جانورون مین خاص مقروبون کا ہونا ایک ایسا سوال ہے کہ اسکا
جواب اسکا ایسی صحت کے ساتھ نہین دیا جاسکتا جیسی کہ تجربات کا ثبوت بہم پہونچنے
کے بعد غالبا دیا جاسکیگا - بعض اصحاب کا یہ قیاس ہے کہ اجزائے جسم مین ایک کیمیائی

شی کے موجود ہونے سے یہ انتخاب مکان ممکن آتا ہے - ہماری راے مین غالباً
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جن جانورون کے خون اور اجزا جسم مین وہ مرکبات کیمیائی
بھی نہین ہوتے جو اونکے غذا مین اس مسئلہ کے ثبوت مین دو امر پیش کئے
جا سکتے ہین - اول - رآولین صاحب نے نباتات کی ایک قسم یعنے اسپرگلس
نائی گری نیس پر تجربہ کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب ممدوح نے جو
عرق بنایا ہے اوس مین بعض قسم کے نمک موجود ہونے یا نہ ہونے سے سوکھی
ہوئی اسپرگلس کے مقدار پر بڑا اثر ہوتا ہے جو اسپر بویا جا سکتا ہے - مثلاً اس عرق
کے ایک مقدار معین سے اگر عموماً اسپرگلس کے ٢٥ تولہ حاصل ہین تو زنایم کے
نمک نکال لئے جانے پر صرف ایک تولہ حاصل ہوگا - حیوانات کے خون اور اجزا
جسم مین بھی مقروبون کا نمو پانا شاید اسی طرح ہے بعض جانورون مین جو مقروبی
پیدا ہو جاتے ہین اور بعض مین جو نہین پیدا ہوتے - اس اختلاف کا باعث
شاید خون کا اختلاف ہو - دوم علم الاجسام کے جاننے والون کو معلوم ہے کہ
مختلف قسم کے جانورون ہی کا خون مختلف نہین ہوتا - بلکہ ایک ہی نوع کے افراد
اور مختلف حالتون مین ایک ہی جانور یا شخص کے خون مین بھی فرق پڑجاتا ہے
پس اگر رآولین صاحب کے تجربہ پر نظر کیجئے تو گمان غالب ہے کہ بعض جانورون
مین جو مقروبی پیدا ہوتے ہین اور بعض مین نہین ہوتے انکا باعث اختلاف
خون ہے اگر اس بات پر لحاظ نہ کیا جاوے کہ خاص مقروبون مین مرض پیدا کرنے
کی کسقدر طاقت ہے تو بھی چند شرائط ایسی ہین کہ اونکے پورا ہوتے ہی ہر ایک
شخص سے دوسرے شخص کو مرض پہونچتا ہے اور مرض کی ترقی پاتے یا پانے

بہرحال ان شرطون کا بڑا اثر ہے مجملاً وہ یہ ہین۔

اوّل ۔ مزاج ۔ یہ بتانا ناممکن ہے کہ مرض کے بارے مین مزاج کے کیا معنے ہین اگر کسی مریض کے پاس کھڑے ہوکر اوس کی بیماری کا حال سُنو تو فوراً معلوم ہوجاوے گا کہ مزاج ایک شے نہین ہے بلکہ وہ تین چیزون سے ملکر بنا ہے اور یہ حالت معمولی سے تجاوز ہین مثلاً غصہ ۔ خوف ۔ جذبات ۔ یا نقص غذا سے حرارت غریزی کا کم ہوجانا جسم کے کیمیائی ساخت ایسی ہونا کہ خاص قسم کے مقردیلی اس مین خوب نشو ونما پاسکین کسی اعضا کے نستی ۔ کمزوری یا خاص قسم کے مقردیون کے حملون کے طبعی قابلیت وغیرہ وغیرہ ۔

اس مقام پر مسببات کا بیان بھی خالی از لطف نہوگا ۔ کہ وبائی امرض مین جب ایک مرتبہ آدمی مبتلا ہوچکتا ہے ۔ تو پھر دوبارہ کیون مبتلا نہین ہوتا اور عموماً اوس سے محفوظ ہوجاتا ہے ۔ مثلاً جس شخص کے ایک مرتبہ چیچک نکل چکتی ہے وہ تمام عمر گویا اوس سے محفوظ ہوجاتا ہے اور یہی حال بعض اور بیماریون کا بھی ہے اوسکا باعث کیا ہے ۔ یہان بھی ہمکو اندھیرے مین ٹٹولنا پڑتا ہے اور تجربہ کے روشنی تاریکی جہالت دور کرنے کے لئے ملتی ہے یہ مسئلہ تین طرح سے حل کیا گیا ہے ۔ اوّل ۔ پلاسٹو صاحب کی راے ہے کہ ان امرض مین مقردیلی خون کا وہ جزو بالکل چٹ کرجاتے ہین جو اُنکے غذا ہے اور اسلیئے یہ مرض پھر دوبارہ نہین ہونے پاتے ۔ دوم ۔ ایک صاحب کے یہ راے ہے کہ مقردیون کے حملون سے خون کے اندر اس قسم کی کوئی کیمیائی شے پیدا ہوجاتے ہے جس سے یا تو مقردیلی مرجاتے ہین یا ایسے بے بس ہوجاتے ہین کہ خون مین وہ علالت پیدا نہین کرسکتے جس سے

مرض دوبارہ پیدا ہوتا ہے اور یہ کہ یہ شئے آہستہ آہستہ خون سے دور ہو جاوے تو آدمی
کو دوسرے تیسرے یہانتک کہ چوتھے مرتبہ تک بھی اوس مرض کا ہی دورہ ہو سکتا ہے
ایسی امراض بھی کبھی دیکھنے مین آتے ہین کہ مدت العمر کے اندر دو مرتبہ بھی ایک ہی
مرض ظاہر ہوا ہو۔ انسان کو گو یہ شاذ و نادر ہوتا ہو ۔

سوم۔ ایک اور صاحب کی رائے ہے کہ کسی نہ کسی اجزائے جسم مین مقروبون کے
ہلاک کرنے یا اونکے حملون کے روکنے کی خاص طاقت پیدا ہو جاتی ہے یہی بات
کہ وبائی امراض ایک شخص کو ایک مرتبہ ہو کر پھر نہین ہوتے اس مسئلہ کی بنیاد ہے
کہ مواد رقیق کے وسیلہ سے ٹیکہ لگایا جاوے۔ مواد کے رقیق کرنے سے یہ غرض ہے
کہ مقروبون کے امراض پیدا کرنے کی طاقت گھٹا دیجاوے۔ چونکہ مرض پیدا کرنے
والے اصلی مواد سے یہ مواد رقیق ہو جاتا ہے جسم مین داخل ہوتی ہے مرض کے
خفیف سے علامات بھی ظاہر ہو جاتے ہین اور انسان کو پھر وہ مرض نہین ہوتا
مواد کو کئی طرح سے رقیق کیا جاتا ہے۔ اوسکا بیان کرنے کی اس جگہہ چندان
ضرورت نہین ہے۔ چونکہ آجکل پادستو صاحب کے علاج دربارہ مرض ہائیڈرو
فوبیا (دیونے کتے کا کاٹا ہوا مریض) پر بہت توجہ ہوا ہے اس مرض کے مواد رقیق کرنے
کا طریق بیان کیا جاتا ہے کہ مریض خرگوشون کا حرام مغز نکال کر اور اوسکو بوتلون مین
بند کرکے خشک ہوا مین لٹکا دیتے ہین چند روز کے بعد اسکا زہر کم ہو جاتا ہے
اور زیادہ عرصہ تک لٹکا رہے تو بالکل جاتا رہتا ہے غرض مدت اور وقت پر رقیق
ہونا منحصر ہے۔ مثلاً ایک روز کے لٹکنے کے بعد زہر زیادہ ہوتا ہے۔ زیادہ عرصہ تک
لٹکنے کے بعد زہر کم ہو جاتا ہے۔ اس رقیق حرام مغز کے جسم کے اندر داخل کرنے سے

پاسٹر صاحب نے انسان اور حیوان کو مرض ہائیڈروفوبیا سے نجات دی ہے ۱ ماہ
اکتوبر ۱۸۸۵ء سے دسمبر ۱۸۸۶ء تک یعنی پندرہ ماہ کے انسٹیٹیوٹ پیرس کی رپورٹ
سے واضح ہوتا ہے کہ اس علاج میں کسقدر کامیابی ہوئی ہے ۲۱۶۴ - آدمیوں کو ایسے
جانوروں نے کاٹا تہا جنکو اطبا نے دیوانہ بتایا ان میں سے صرف ۴۹ آدمی یعنے
فیصدی ۲۵ ۱٫ مرے پہلے ۱۵ ماہ میں فیصدی سولہ آدمی مرے تھے - ہیضہ کے
مرض کا علاج بھی اسیطور سے سُنا ہے کہ اسپین یعنے ہسپانیہ کے ملک کے
ڈاکٹر صاحبان نے ٹیکا لگا کر کرنا شروع کیا تہا - لیکن افسوس کہ کامیابی نظر نہ
آئی - اسلئے جلدی شاید ترک کردیا گیا - مگر کیا عجب ہے کہ مواد کی رقاقت اور
بھی زیادہ درکار ہوگی - یا رقاقت بنانے کے لئے کوئی اور صورت اختیار
کرنی پڑے گی - غالباً ایک دن وہ ضرور آوے گا کہ ہیضہ کا علاج کامل بھی اسی
طرح سے نکل آوے - جسم میں مقرربون کے داخل ہونے کا مقام بھی ایک ایسی
چیز ہے کہ بیماری پر بہت اثر رکھتا ہے - ہیضہ اور ٹائی فائیڈ فیور کے مقربی جب
ہی کچھ اثر کرتے ہین کہ نالیون جھیلون پر پیدا ہوئے ہون جانورون مین تجربہ
کرکے دیکھا گیا ہے کہ اگر جس عضو پر کہ مقربی اثر کرتے ہین اسکے سوا کسی
اور حصہ مین مواد کو داخل کیا جاوے تو مرض خفیف ہوتا ہے اور اگر اوسی حصہ
مین داخل کیا جاوے تو شدید ●

اگرچہ لوگ کہتے ہین مگر اسبات کا ثبوت بہم نہین پہونچا ہے کہ مریضون کے
گرد مین دم لینے سے یہ امراض پیدا ہوجاتے ہین - یہی حال اور امراض کا بھی ہے
چنانچہ مسعفہ کے پاس جانے اور اوس کے ضروری خدمات کرنے سے بھی لیحقین

ڈرتے ہیں اور ایسا یقین رکھتے ہیں کہ ہیضہ کے بیمار کو چھونے سے دوسرا شخص مبتلا ہوکے مرض ہیضہ ہوجاتا ہے۔ لیکن یہ خیال دستکاری تجربہ کے روشنی نے بالکل دُور کردیا ہے کہ لوگون کو صرف اتنا خیال ایک منٹ کے لئے دلمین بجا رنا چاہئے کہ اگر یہ بات فی الحقیقت ایسے ہی ہوتی تو کوئی ڈاکٹر یا حکیم مرض سے نہ بچ سکتا۔ کیونکہ حکیمون کو ہمیشہ مریض کے جسم چھونا۔ نبض پر ہاتھ رکھنا بلکہ بعض اوقات او ریاست مُنہ کے اندر یا جسم کے اندر آلات کے ذریعہ داخل کرنا پڑتا ہے۔ یہ امر اب بخوبی ثابت ہوگیا ہے کہ ہیضہ کے مریض کے جسم میں بھی مقرد بلی ہی پائے جاتے ہین۔ جب تک کہ یہ مقرد بلی دوسرے کے جسم مین کسی طور سے داخل نہ ہوجاوین۔ تب تک وہ شخص مرض مین مبتلا نہین ہوتا۔ پس بلا خوف و اندیشہ ہیضہ کے بیمار کے پاس جانا اور اوس کے ضروری خدمت بجا لانا چاہئے۔ البتہ مقردین سے بچنے کے لئے حتے الوسع حسب تجویز اطبا کے کوشش کرنا ہر انسان کا فرض اعلیٰ ہے۔ جرمن کمیشن جو تحقیقات مرض ہیضہ کے لئے مقرر ہوئی تھی۔ اور جس نے کئی سال تک جا بجا خصوصاً ہندوستان میں رہ کر تحقیقات کا نتیجہ یہی نکالا تھا کہ ہیضہ کے مرض کے اندر بھی مریض کے دست و قے وغیرہ کے اندر مقروبلی بکثرت پائے جاتے ہین۔ اسبابت کا بھی مریض پر بہت اثر ہوتا ہے کہ جسم صحیح مین اول کسقدر مواد داخل کیا گیا اسبابت مین جو کچھ ہم کو علم ہے وہ چین صاحب متعلقہ کنگس کالج لنڈن کی تحقیقات کا نتیجہ ہے۔ صاحب موصوف کے تجربات مختلف سے دو عام نتیجے حاصل ہوتے ہین۔ اول یہ کہ مواد کے مرض پیدا کرنے والے مقدار فرق کے

قابلیت سے الٹی نسبت رکھتی ہے - دوسرا یہ کہ جن جانورون مین اس مرض
کی قابلیت نہین ہے - ان مین یہ مقدار اس مقدار سے سیدھی نسبت رکھتی ہے
جو جسم مین اول مرتبہ داخل کیجائے - نتیجۂ اول کے لحاظ سے اگر گنی پگ مین کہ
مرض انتھریکس سے نسبت ہے قابلیت رکھتا ہے اس مرض کا ایک بھی مقردبہ
داخل کیا جاوے تو وہی اثر ہوتا ہے جو اس مقردبی کے داخل ہونے سے ہوتا
ہو اس سے یہ معنے ہین کہ جسقدر کسی جانور مین مرض کی قابلیت زیادہ ہوتی ہے
اُسیقدر مرض پیدا کرنے کے لئے مقردبون کی کم مقدار درکار ہوتی ہے - اگر تجربہ
ایسے جانور پر کیا جاوے کہ اُس مین قابلیت کم ہو تو مقردبون کے جسم مین داخل
ہونے سے مختلف نتیجے حاصل ہونگے مثلاً اگر بیضہ مرغ کے مقردبی گنی پگ
کے جسم مین داخل کئے جاوین - تو جبتک دس ہزار داخل نہ ہولین گے وہ
نہین مریگا - اور ایک مقردبی کا داخل ہونا تو کچھ بھی اثر نہین پیدا کرتا *

یہ تجربات چونکہ حالمین ہی ہوئے ہین - نوع انسان پر انکو عاید نہین کیا جاسکتا
مگر غالباً یہی معلوم ہوتا ہے کہ انسان مین بھی بیماری کا پیدا ہونا اور بڑھنا مواد کے
اول مقدار پر بہت کچھ منحصر ہے - مثلاً ہیضہ کو ہی لو - گمان غالب ہے کہ ایک
مقردبہ جسم مین داخل کیا جاوے تو کچھ بھی اثر نہ ہوگا - کئی ایک داخل کئے جاوین
تو تھوڑے بہت تکلیف آجاوین گے اور مریض کچھ عرصہ تک صحت سے محروم رہیگا
لیکن جب بہت سے مقردبی جسم مین داخل کئے جاوین تو آدمی مرجاویگا *

تبدلات ہوا کے وبائی امراض کے پھیلنے پر بہت بڑا اثر ہوتا ہے اسبات کا تو
ہمکو علم ہی نہین کہ تبدیل آب و ہوا امراض کے پھیلنے اور ان کے وبائی عام ہونا

فرقون کے امراض بنا دینے مین کیونکر اثر کرتی ہے گر او بیانو نکو لو ۔ تو معلوم ہو گا
کہ اوس کے اثر سے مقرولی نمو پاتے اور بڑھتی ہین اور ان مین زہر کم یا زیادہ ہو جاتا
ہے مختلف موسمون مین اگر ہوا کے ایک مقدار معین مین مقرویون کی تعداد دیکھی
جاوے تو خالی از لطف نہ ہوگا پیرس مین سکل صاحب بہادر نے جو مشاہدہ کیا ہے
اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماہ جنوری فروری مین مقرویون کی تعداد کم ہو جاتی ہے
اور مارچ مین اور بھی کم ۔ اپریل مئی اور جون مین بڑہتی ہے ۔ اور جولائی مین سب سے
زیادہ ہوتی ہے ۔ پھر گھٹنی شروع ہو جاتی ہے اور ماہ دسمبر مین سب سے کم ہوتی ہے
ڈاکٹر فرینک لینڈر صاحب کی تحقیقات ان انگلیسی عالم علم حیات کے تحقیقات
کس قدر مختلف ہے کہ اس کی تصدیق کرتی ہے ۔ وو گیلن ہوا سترفٹ بلند مقام
مین ساوتھ کنگسٹن مین دیکھی گئی اور اس مین ہر مہینے مین تعداد مقرویون کی مفصل
ذیل پائی گئی ۔

مہینہ	تعداد	مہینہ	تعداد
جنوری و فروری	۴۰	اگست	۱۰۵
مارچ و اپریل	۲۶	ستمبر	۴۳
مئی	۳۱	اکتوبر	۳۵
جون	۴۵	نومبر	۱۳
جولائی	۶۳	دسمبر	۲۰

فہرست ہذا سے ظاہر ہے کہ مقرویون کے تعداد جون سے ستمبر تک سب سے زیادہ
ہوتی ہے ۔ انہین مہینون مین ہر قسم کے امراض خصوصاً بخار و ہیضہ کی قسم کی بیماریان
ہوا کرتی ہین اور ہوا سے بھی تعداد مین زیادہ ہو جایا کرتی ہے ۔ اس تعداد کے بڑھ جانے

کا باعث بانی اور گرمی ہے کیونکہ نمی اور حرارت ہی مین مقرولی بہت جلد پیدا ہوتے
ہین یا نشو ونما پاتے ہین ان کے تعداد اور امراض کی تعداد کو دیکھا جاوے تو گمان
غالب ہوتا ہے کہ یہ علت و معلول ہین ؛؛

اس امر کے بیان مین کہ مقرولی امراض کے باعث ہیں نہیں ہم یہ لکھنا چاہتے ہین کہ
جبتک چند شرائط پوری نہ ہو جائین - اہل علم مقرولیون کو کسی مرض کا باعث تصور
نہین کرتے ہین - اگر مرض کے جسم مین اس قسم کے مقرولی موجود ہون اور وہ شرائط یہ ہین
اول - اس قسم کے مقرولی غیر جسم عضو مین پائے جاوین خصوصاً آغاز مرض مین -
دوم - یہ مقرولی جسم کے باہر اوگائے بھی جاوین تو ویسے علامات مرض ظاہر ہون جس
سے کہ مقرولی لئے گئے - یہ تجربہ اگرچہ اکثر ہو نہین سکتا کیونکہ ہم اول لکھ چکے ہین کہ انسان
کے بعض امراض کے مقرولیون کا جانورون پر کسی طرح کا اثر نہین ہوتا سوم جب یہ
مصنوعی مقرولی کسی جانور کے جسم مین داخل کئے جاوین چہارم - یہ بات ثابت کیجاوے
کہ اُس جانور کے جسم کے مقرولیون کی تعداد سے زیادہ ہے جو مواد داخل کردہ جسم
مین تھی ؛؛

جب کسی مرض مین یہ چارون باتین ثابت ہوجاوین اور کوئی شخص مقرولیون
کو اوس مرض کا باعث ماننے سے انکار کرے تو یون سمجھنا چاہئے کہ یا تو وہ شخص
متعصب پرلے درجہ کا ہے یا کسی خاص فرقہ حکما کا بے سوچے سمجھے مرید بن رہا
ہے اور آنکھین بند کرکے اونکے ہان کے پیچھے بے تحاشہ دوڑ رہا ہے ۔

بعض اس کیڑے کا نام خوردبینی کہتے ہین جو ہوا مین رہتا ہے اور مثل مچھرون کے
بیشمار ہوتا ہے جب ہوا کے ساتھ اندر جاتا ہے تو اسکے تنفس وغیرہ جاری ہوجاتے ہین

بعض لوگ کہہ سکتے ہین کہ اگر یہ کیڑے باعث ہیضہ ہین تو کیون تمام باشندون کو مرض نہین پکڑتا - تو اس کا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ کبھی باوجودیکہ ہر ایک شخص دیکھتا ہے کہ کس کثرت سے ہیضہ پھیل گیا ہے اتفاقیہ اندر چلی جاتی ہے اسطرح وہ کرم اتفاقیہ جبوف کے اندر داخل ہوتا ہے اوس مین علامات قے و دست وغیرہ شروع ہوتے ہین ×

عوارضات ہیضہ

علی العموم عوارض ذیل کے مبتلا مرض کو اکثر شکایت ہوتی ہے (۱) چاولون کی پیچھ کیطرح دست و قے (۲) سخت بہر کی خواہش آب (۳) بےچینی کمال (۴) پیشاب کا بند ہونا (۵) ہاتھ پاؤن اور عضلات مین تشنج کا ہونا - (۶) نڈھال و کمزور ہوتے جانا (۷) چہرہ پر مردہ پن چھا جانا (۸) آنکھین اندر گھس جانا (۹) جسم کا مثل برف کے سرد ہونا (۱۰) دل کا ڈوبنا (۱۱) ورم شکم و نفخ (۱۲) مُنہ زبان تھنون کا خشک ہوجانا اور لب و زبان و ناک کا نیلا ہوجانا - یہ عوارضات درجہ بدرجہ ظاہر ہوتے ہین ×

کیفیت سمیت سرایت ہیضہ

جب اثر زہر کا زیادہ ہوتا ہے تب دوران خون رک جاتا ہے اور جسم ٹھنڈا ہوجاتا ہے اور نبض ساقط ہوجاتی ہے اور مریض آناً فاناً ایک آدہ قے و دست سے مرجاتا ہے اور جب اس سے کم زہر سرایت کرتا ہے تب اسطور پر شروع ہوتا ہے کہ آدمی

چنگے بھلے بیٹھے ہوئے کو یکایک پیٹ مین مروڑ اور قراقر و درد دل متلی ہو کر قے و دست شروع ہو جاتے ہین - جون جون دست آتے ہین بیمار نڈھال و کمزور ہوتا جاتا ہے جسم کی حرارت غریزی گھٹتی جاتی ہے پیاس کی شدت بدرجہ کمال نبض کمزور ہوتے ہوتے آخر کو ساقط ہو جاتی ہے - چہرہ پر مُردہ پن چھا جاتا ہے آنکھین اندر گھس جاتی ہین جسم مثل برف کے سرد ہاتھ پاؤن مین سخت تشنج ہوتا ہے اسوقت مثل ماہی آب کے مریض تڑپتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے - ناخن و زبان نیلی ہو جاتے ہین تنفس کے ہوا سرد پیشاب رکا ہی حالت مین یا بند اور کل رطوبتین مثل صفرا وغیرہ کے پیدا نہین ہوتین - ہاتھ پاؤن کے انگلیان سکڑ کر ایسی ہو جاتی ہین جیسے عرصہ تک پانی مین بھگونے سے ہوا کرتی ہین جسم کی حرارت اسقدر کم ہو جاتی ہے کہ ۹۰ یا ۹۵ درجہ سے زیادہ نہین ہوتی - منھ کی حرارت تو اس سے بھی کم ہو جاتی ہے اور بہ سبب تغیر عظیم کے اکثر کل اعضا درکام سے معطل ہو جاتے ہین جس سے مریض جلد مر جاتا ہے ٭

جب انسان کے جسم پر علامات ذیل ظاہر ہون

(تجربہ سے معلوم ہوا)

تو جاننا چاہیے کہ وبا کا عمل ہے (۱) جسم کا ظاہر مین از حد گرم نہ رہنا مگر باطن مین حرارت کا قوی ہونا (۲) نبض اصلی حالت پر نہ آنا (۳) پسینہ بدبودار ہونا (۴) نبض کا کم یا متواتر چلنا (۵) پیشاب کا رنگ سیاہی مائل ہونا (۶) براز کا نرم و کف دار بدرنگ آنا (۷) سوداوی و صفراوی قے کا آنا (۸) متلی اور اشتہا

کا ذوب کا ہونا (۹) فم معدہ مین دل کیجانب درد ہونا (۱۰) خشک کھانسی (۱۱) پیاس کی زیادتی (۱۲) سستی بدن (۱۳) نیند کا کم آنا (۱۴) منہ کے اندر دانتون کی جڑ مین درد کا ہونا (۱۵) سرخ پہنسیون کا بدن پر نکلنا (۱۶) چہرہ کا رنگ فق ہوجانا اور پست ہمت ہونا (۱۷) طبیعت کا بلا سبب گھبرانا اور وحشت انگیز خیالات کا پیدا ہونا ہے

بقول ڈاکٹر کننگ ہم صاحب سرجن جنرل ہندوستان

اسباب ہیضہ

ایک مدت دراز سے اطبا اس مرض مہلک کے اسباب دریافت کرنے کی سعی مین ہین لیکن "تاہنوز بے سود ہے - اگرچہ کوئی مقرری اسباب ہیضہ کا ابھی تک آشکارا نہین کیا گیا لیکن اس وبا کے پہیلنے کے قیاسون کی کمی نہین ہے چنانچہ آجکل ان پر بڑی توجہ ہے

اول - بعض اشخاص کہتے ہین کہ ہیشہ پینے کے پانی کے آلودہ یا ناپاک ہونے سے ہیضہ پیدا ہوتا ہے

دوم - اور اکثر صاحبان یہ بیان کرتے ہین کہ ہیضہ چھوت یا آمد و رفت سے پہیلتا یا پیدا ہوتا ہے

باعتبار اول جسکو آبی قیاس ہیضہ کا

کہتے ہین یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان اور انگلستان دونون ولایتون مین اس راے

کے بہت طرفدار ہین - انگلستان مین ہیضہ کی گاہ بگاہ گذر ہوتی ہے - لیکن
ایک مرتبہ جبکہ پہونچ ہوگئی تھی تو یہ پایا گیا تھا کہ وہی بہت سے اشخاص بیمار ہوئی
تھی - جو کہ ایک ہی کنوئین کے پانی سے سیراب ہوتے تھے اور یہ بھی قیاس کیا
گیا کہ اونہین شخصون کو یہ مرض ہوگا جو کہ رستہ کے ایک جانب بستے ہین رستہ
کے دوسری جانب نہین - کیونکہ اسطرف کے اشخاص کو صاف پانی - پانی
کی کمپنی سے نل کے راہ پہونچتا تھا - برخلاف اسکے دوسری سمت کے شخصون کو
غلیظ پانی دوسری کمپنی سے جاتا تھا - (انگلستان مین سقے نہین ہین پانی نلون
کے راہ جو کہ رستہ مین گڑے ہین ہر ایک مکان مین پہونچایا جاتا ہے جیسا کہ
کلکتہ اور بمبئی اور جبلپور اور لاہور مین ہے) اسلیے پانی سے مرض پہیلنے کیوجہ معقول
قیاس کی گئی ہے - اور بارہا جبکہ ہندوستان مین ہیضہ ہوتا ہے تو پینے کے
پانی کے میلے ہونے کی نسبت دیکھا لی ہے - یہ خیال کیا گیا ہے اگر پینے کا پانی
کسیصورت مریضان ہیضہ کے قے و دست سے آلودہ ہوجائے یعنی وہ کنوئین
پہونچ جاوین تو یقین کامل ہے کہ ہیضہ پیدا ہو اور کنوئین بھی ان مریضون کے
آلایش سے آلودہ ہون - تو اسطرح مرض پہیلتا ہے یہ ایک معمولی قیاس ہے
لیکن جناب کننگہم صاحب بہادر سرجن جنرل نے جو ایک مدت تک سرکار
ہند مین بعہدہ سنیٹری کمشنر ممتاز رہے ہین اس باب مین بہت بڑی توجہ فرمائی
ہے اور بلکہ صاحب موصوف فرماتے ہین کہ امورات ذیل سے اونکا نادرست ہونا
واضح ہوگا - وے یہ ہین +

اول - دو تختہ زمین باہم ایک دوسرے کے متصل ہین ایک مین ہیضہ سی بہت سے

اشخاص اوسی ملک مبتلا ہوے۔ دوسرے مین ایک شخص بھی مبتلا یا گرفتار نہین
ہوا اوس مین بھی پینے کے پانیکا فرق دیکھنا غیر ممکن ہے شاید دونون شخص
نہین مین کنوؤن کا پانی پیتے ہون اور یہ وہم کرنا کہ کسی خاص سال مین بہت سے
کنوئین ایک رقبہ کے انفکٹیڈ (چھوت لگ گئی) ہون اور دوسرے سالون
مین نہین ؛

دوم۔ شاید پچھلے سال مین دونون رقبون کے حالات منقلب ہون۔ فرض
کیجئے ایک رقبہ سال گذشتہ مین ہیضہ سے نہتر تھا کیونکہ اوس سال ہیضہ سے
اوسی رقبہ کے لوگ بہت مرے یا برخلاف اسکے۔ اسپر بھی ایک سال سے دوسرے
سال کو مقابلہ کرکے یہ بتانا غیر ممکن ہے کہ پینے کے پانی مین دونون رقبون کے کچھ
فرق پڑا یا چھوت سرایت کر گئی ؛

سوم۔ بعض چھاونیان قریباً سالیانہ ہیضہ سے سخت تکلیف اوٹھاتی ہین اور بعض
چھاونیان جہان کا پانی سرایت کرنے کے قابل نہین اسقدر شدید تکالیف نہین
سہتی اور نہ ایسا جلد جلد مرض مذکورہ وہان پر اپنا دورہ کرتا ہے ؛

چہارم۔ جبکہ فوج مین ہیضہ ہوتا ہے تو اونکو چھاونی سے کسی مقام پر روانہ کردیتی
ہین جسپر بھی اوس کے بعد اسقدر عرصہ تک اون مین ہیضہ رہتا ہے جسقدر عرصہ
مین کہ چھاونی کے پینے کے پانی کی زہریلی تاثیر دور ہو فرض کرو اگر موجود ہوتی +

پنجم۔ نجاست کنوؤن کی کالراجرمس یعنی آلایش ہیضہ سے بوقت انجام وبا
ہیضہ یعنی بہت سے اشخاص کو لاحق ہونے کے بعد زیادہ ہونی چاہئے بدین وجہ
ہمین امید کرنی چاہئے کہ بوقت انجام وباء ہیضہ متواتر اور شدید ہو لیکن برخلاف

اس کے ہم ہمیشہ قریب قریب پاتے اور دیکھتے ہین - اس کی چند اصل حقیقتین ہین
جنکو جناب سر جین جنرل کننگ ہم صاحب بہادر نے تحریر فرمائی اور تمثیل وار بیان
کی ہین جن تمثیلون کو یہان پر درج کرنے کی ضرورت نہین *

آب روان کی نسبت ایک امر ہے جو کہ بہت بڑی دلیل برخلاف اوس قیاس
کے جس سے اشتباہ کرتے ہین کہ ہیضہ بوجہ پینے کے پانی کے پیدا ہوتا ہے
وہ کیا کہ ہیضہ قریب قریب ہمیشہ زیرین ممالک کیجانب آب روان کے ساتھ
سفر نہین کرتا - بلکہ دریا کے بالائی ممالک کی سمت قدم اوٹھاتا ہے ایسی کوئی شے
یا دفعہ نہین ہے کہ جس سے واضح ہو کہ وبا ہیضہ بالائی ممالک مین آغاز ہو کر دریائے
گنگ اور سندہ کیجانب زیرین پہلی ہو - لیکن بہت سے مرتبے وبا مذکورہ ممالک
زیرین مین آغاز ہو کر ممالک بالائی تک دوڑ گئی ہین *

مندرجہ بالا دلیل سے واضح ولایح ہوتا ہے کہ جناب سر جین جنرل کننگ ہم صاحب
بہادر کی رائے ہے کہ ہیضہ آب نوشیدنی سے نہین ہوتا جس مین کہ ہیضہ کی
کیفیت سرایت کر گئی ہو لیکن اس سے ایسا خیال کرنا چاہیے کہ صاحب ممدوح کا
مقصد ہے کہ پینے کا پانی خواہ صاف ہو یا نہین - برخلاف اسکے صاحب موصوف
فرماتے ہین کہ یہ ایک خاص (آب نوشیدنی) شے ہے جس پر اوسکے روکنے
یا پہیلنے کا جبکہ مرض واقعہ ہو تکیہ کر سکتے ہین - ایک شخص جو کہ ہمیشہ میلا اور کثیف پانی
پیتا ہے وہ تندرست نہین رہ سکتا - اور جب وبا ہیضہ پیدا ہو تو وہ شخص زیادہ تر
ہیضہ ہونے کو بہ نسبت اوس شخص کے جو کہ صاف پانی پیتا مائل رہتا ہے اسواسطے
ہی نہین کہ وہ ایسا پانی پیتا ہے جس مین کہ ہیضہ کا جرم یا سم ملا ہو بلکہ اوس کی عام

صحت مین فتور ہوگا اور جسم اوسکا ہیضہ کی سمیت قبول کرنے کی طرف زیادہ راغب ہوگا خواہ کسی طور پر آسکے۔ القصہ۔ ہوائے نفیس مصفا پانی مقوی عمدہ غذا۔ عدم تکان۔ اور تکان کرنے والے اسباب کا نہ ہونا۔ سب سے عمدہ مانع اور باز رکھنے والے ہیضہ کے ہین۔ جو کہ آجتک افشا ہوئے ہین *

زان بعد گمان یہ ہے کہ ہیضہ آدمیون کی آمد و رفت سے بوجہ چھوت مثل چیچک پیدا ہوتا ہے۔ اس گمان کے بھی بہت سے بڑے بڑے طرفدار ہین لیکن جہان تک ہیضہ کی نسبت یہ قیاس دوڑایا جاوے جیسا کہ ہندوستان مین دیکھا گیا ہے بہت مفید نہین *

جناب سرجن جنرل کننگہم صاحب بہادر نے چند حقیقتین تحریر فرمائی ہین جس سے یہ گمان بالکل معدوم ہوگیا *

اول ہیضہ ایسے زمانہ مین جہانکہ دخانی کشتیان اور ریل ہندوستان مین چلتی ہے بہ نسبت اوس عہد کے جبکہ نہ تو دخانی کشتیان اور نہ ریل اور بلکہ سڑک بھی نہ تھی زیادہ نہین دوڑتا *

دوم جناب سرجن جنرل کننگہم صاحب بہادر کسی تمثیل سے مطمئن نہین ہوئے ہین کہ آغاز ہیضہ امپورٹیشن سے ہو یعنے اول کسی مقام پر مریض ہیضہ کے دوسرے مقام سے آنکے ہیضہ شروع یا پھیلا ہو یا ایسی شخص کے نمودار ہونے سے جو کہ مقام خاص ہیضہ سے آیا ہو *

سوم ہیضہ تیمارداروں پر بہ نسبت اور شخصون کے بقدر زائد حملہ آور نہین ہوتا اسطرح کہ ۱۸۶۲ء اور ۱۸۷۰ء مین چار سو بائیس ۴۲۲ مریضان ہیضہ کا علاج صوبہ بنگال کے

علاقہ مین ایک اُسوا ایک شفاخانہ جانش مین کیا گیا جنپر تیرہ سو ایک تیماردار
مقرر ہوئے تھے۔ بعض اوقات مریضان ہیضہ کے قریب ہمدم رہتے تھے
جسپر بھی ۱۰۱۳۰۱ تیمارداروں مین سے ۷۶ کو ہیضہ ہوا۔ اور ۱۰ شفاخانوں کے
۵۸ اسپتالوں کے کل تیماردار ہیضہ سے بری رہے شاید آپ کہینگے کہ ان
سولہ شخصوں کو مرض مذکور ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ کلرا کنٹیجس ہے۔ ایسا
بھی تصور نہ کرنا چاہئے کہ جو کہ ایک شخص جو بہ تعداد مریضان ہیضہ پر تیماردار رہا۔
اوسکو ہیضہ بہ نسبت دیگر تمام شخصون کے کم ہونا چاہئے۔
جاننے کی بات ہے کہ تخمیناً ۱۰۱۳۰۰ تیمارداروں کے صرف ۷۶ مبتلائے مرض ہوئے اگر
ہیضہ دراصل کنٹیجس ہوتا تو یہ امید کرنی چاہئے تھی کہ بہت سے تیماردار اس مین
گرفتار ہوتے بالفرض یہ کل تیماردار بجائے مریضان ہیضہ کے مریضان چیچک
پر مقرر ہوتے اور اونکے ٹیکا بھی نہ لگا ہوتا یا اون مین سے کیکو قبل ازین چیچک
بھی نکلی ہوتی تو کسقدر چیچک کا عارض ہونے سے مستثنیٰ رہتی؟
چہارم۔ یہ بھی پایا گیا ہے کہ قرنطینہ یعنے سب افراد کو علیحدہ رکھنا مانع اثر ہیضہ نہین
ہے سابق مین افسران فوج نے ایسا ارادہ کیا تھا کہ چھاونی کے کل اطراف مین سپاہیونکا
پکٹ مقرر کیا جاوے تاکہ کوئی شخص جو بیمار ہو چھاونی مین نہ آنے پاوے۔ تاکہ
اس تدبیر سے ہیضہ چھاونی کے باہر رہے اور فوج مین ہیضہ نہ ہونے پاوے۔
لیکن یہ تدبیر بار بار آزمائی گئی مگر مفید نہ ہوئی۔ چنانچہ سرکار دولتمدار نے حکم صادر فرمایا
ہے کہ قرنطینہ مقرر کرنا کبھی نہ چاہئے کیواسطے کہ وہ کاروبار تجارت مین مخل ہوتا
ہے اور ہیضہ کو چھاونی مین مداخلت کرنے سے روک نہین سکتا اور ساکنان سول

کوبھی جو قرب وجوار چھاونی کے ہین اس سے آرام نہین ملتا۔ ایسے ہی قیاس جناب
سرجن جنرل کننگھم صاحب بہادر کئے ہین۔ لیکن صاحب موصوف یقین نہین ہین
فرماتے کہ ہیضہ آب نوشیدنی مین ہیضہ کے آلایش آمیزش ہونے سے پیدا یا آغاز
ہوتا ہی اور نہ صاحب ممدوح باور کرتے ہین کہ بوجہ چھوت پھیلتے ہین ۔

یہ دریافت کرسکتی ہو کہ کسطرح پھیلتا ہے۔ جناب سرجن کننگھم صاحب بہادر اس کے
جواب دینے کا قصد نہین فرماتے اور حقیقتاً کوئی صاحب نہین کہہ سکتے کہ کیونکر
پیدا ہوتا اور پھیلتا ہے۔ جو شخص یہ امر دریافت کرے کہ کسطرح ہیضہ پھیلتا اور آغاز
ہوتا ہی اوسکا دنیا مین نام اور نسل انسانی پر احسان ہو ۔

اور اور بھی قیاس و درگمان درباب آغاز اور پھیلنے ہیضہ کے بیان کئے گئے ہین
منجملہ مثلاً جناب سرجن میجر رائڈین صاحب فرماتے ہین کہ یہ مرض ہوا مین ایک
وبائی تاثیر پیدا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کیا کہ ہوا کسیقدر مرطوب ہونا مطلوب
ہے جس مین کہ وہ تاثیر ہوا پروان ہے۔ پس اس صورت سے تاثیر ہوائی ایک مقام
سے دوسرے مقام پر پہونچتی وہ ان لوگون پر جو کہ اس مرض ہونے کی طرف مائل ہین
بڑا اثر کرتی ہے بوجہ کثیف و غلیظ رہنے کے ہوتا ہے ۔

طبیبان حال یہ اور جرمن نے خیال کیا تھا کہ چاولون کے اوپر [illegible] پیدا ہونے کی
وجہ سے یہ مرض ہوتا ہے چنانچہ سرکار ہند نے [illegible] قیاس کی تحقیقات
اور دریافت کرنے کے لئے مقرر فرمائے [illegible] اور انھون نے دس برس تک جانفشانی
کی مگر چاولون پر یا غذا ہائے ہیضہ مین کوئی فاسد فنگس معلوم کرسکے ۔

پیٹن کوفر صاحب اور اور طبیبان جرمن لکھتے ہین کہ مرض کا مادہ پانے کے سبب

مسایل ایک ہی حالت پر منحصر ہے یعنے لنڈن مین سطح آبی کا گھٹنا یا بڑھنا
تحقیقات سے پایۂ ثبوت کو پہونچا کہ یہہ بھی صحیح گمان نہین ہے لیکن بہت سے
ناظرین اس وہم کیطرف مائل ہین کہ وہ تاثیر جس سے ہیضہ پیدا ہے کچھ نہ کچھ سائل
کیحالت سے شرکت رکھتی ہے *

ہیضہ مثلاً بعض مقامات پر بہ نسبت اور مقامون کے بہت خراب ہوتا ہے گو کہ
سطح و لوجیکل حالات دونون مقامات پر ایک سے دیکھے گئے *

یہ سب جانتے ہین کہ جب ہیضہ کسی مقام پر بہت غالب ہو تو سب سے اچھا طریقہ
مرض سے محفوظ رہنے کا یہ ہے کہ اوس مقام کو چھوڑ کر کسی اَور جگہ تھوڑی تفادت پہ
چلے جاوٗ۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ خاص خاص مقام زمین پر ہیضہ پہیلنے سا کچھ اثر ہوتا
ہے۔ وجہ ہیضہ کی کافی بیان کی گئی جس سے معلوم ہوجاوے کہ دریافت کرنے
مین کسقدر دقت ہوتی ہے اور اب تک کسقدر کم معلوم ہوا ہے *

بقول ڈاکٹر سر جن میجر جی بہی رائس صاحب

کہ اس مہلک مرض کے علاج مین چاہیے کہ پہلے مارفاین اور اٹروپین کا ایک شرکت
ریحجن مین ہائپوڈرمک انجکشن دین اس کے بعد دافع عفونت ادویہ مثلاً سلفیورک
ایسڈ اور کاربولک ایسڈ ہمراہی خوشبودار محرک اور قابض ادویہ کے پلا دین اور
برف کے ٹکڑے چوسنے کو اور کانجی واٹر پینے کو دین تفصیل ان اجمال کی یہ ہے
بموجب ہدایت ڈاکٹر لاڈر برنٹن صاحب۔ ہیضہ کے علاج کے اصول
یہہ ہین *

اوّل - خون مین ہیضہ کی سمیت داخل ہونے سے جو علامات ظاہر ہوئے ہون اونکا دفعیہ کرنا ؛

دوم - مائکروب وغیرہ کو جو ہیضہ کی سمیت پیدا ہوئے ہون دور کرنا ؛

سوم - اگر کچھہ اور مائکروب باقی رہ گئے ہون تو اون کی افزائش بند کرنے اور مارنے کی فکر کرنا ؛

اصول اوّل - اسکا عملدرآمد اسطرح سے ہوسکتا ہے کہ اٹروپین بشکل سلیوشن بذریعہ ہائپوڈرمک سرنج کے اپی گاسٹرک ریجن مین پہونچا دیوین تاکہ فی الفور داخل دوران خون ہوکر اپنا اثر دکہاوے - جاننا چاہئے کہ اٹروپین مسکیرن کا فادزہر ہے - یہ مسکیرن ایک الکلائیڈ ہے جس کے کہانے سے علامات زہر بجنسہ مثل ہیضہ کے نمایان ہوتی ہے - علاوہ ازین ہیضہ مین مائکروب کے ذریعہ سے البیومن کے اجزا متفرق ہوکر مسکیرن نامی ٹومین جسم کے اندر بنجاتا ہے ان وجوہات سے اٹروپین کا دینا لازم آیا - کیونکہ یہہ مسکیرن کا فادزہر ہے ؛

اٹروپین کے ساتہہ مارفائن بھی ملا دینا چاہئے تاکہ قے ہونا بند ہوکر دوا اور غذا معدہ مین ٹہرین اور اثر کرین ؛

اصول دوم - کے مطابق کارروائی ہونے کیغرض سے چاہئے - کہ ایسے ڈس انفکٹنٹ ادویہ کہلا دین جو کہ خود تیزاب ہون یا اون مین تیزابی کیفیت موجود ہو تاکہ مائکروب دفع ہوجاوین - کیونکہ یہہ مائکروب صرف ایسے مقامات مین رہ سکتی ہین جہانکہ کہار کی کیفیت موجود نہ ہو - اس مطلب کے لئے کاربولک ایسڈ

کو سلفیورک ایسڈ کے ہمراہ ملا کر دینا بہتر ہے سلفیورک ایسڈ سے ایک اور
فائدہ بھی ہے یعنے یہ کہ کاربالک ایسڈ کی سُقم اور زہریلی خاصیت کو رفع
کرتا ہے۔ ان دونوں تیزابوں کو ملا کر ایک عمدہ مرکب بنایا گیا ہے جسکو ایپٹول
کہتے ہیں۔ علاوہ اسیلول یا بیٹول دینے سے بھی یہی فائدہ متصور ہے کیونکہ پانکریاٹک
جوس کے اثر سے سیلول سیلی سلک ایسڈ اور کاربالک ایسڈ میں اور بیٹول
سیلی سلک ایسڈ اور بیٹا نیپتھول میں تقسیم ہو کر اثر کرتے ہیں۔ یہ قاعدہ ہے کہ جو دوا
یا غذا منہ کے راہ سے دیجاتی ہے بغیر کسی تبدیلی کے ڈیوڈینم میں پہونچ
جاتی ہے۔ ان ڈس انفکٹنٹ ادویہ کے ساتھ کوئی خوشبودار محرک دوا
مثلاً سِنمن کمفر کیجوپٹ آئل وغیرہ بھی ملانا چاہئے۔ یہ ادویہ ڈس انفکٹنٹ
بھی ہیں۔ انکے ساتھ قابض ادویہ خصوصاً گیلک ایسڈ اور ٹینک کبھی شامل
کردینا بہتر ہے۔ کیونکہ گیلک ایسڈ اور ٹینک ایسڈ آلبیومن کے ساتھ ملکر غیر حل
ہونے والے مرکب بناتے ہیں جس کی وجہ سے زہریلے الکلائڈ مثل مسکیرن
وغیرہ کے بجائے اسکے کہ حل ہونے کے بعد جذب ہو کر جسم پر اثر کریں غیر یا
کم حل ہونے والے ہو کر جذب ہونے اور اثر کرنے سے باز رہیں گے۔

اصول سوم کے مطابق کاربند ہونے کے لئے لازم ہے کہ مریضکو صرف چاول
کا پانی اور برف دیویں تاکہ بیسی لس مذکور بوجہ نہ ملنے اون غذا کے جنپر کہ اون کی
پرورش منحصر ہے کمزور ہو کر مرجاویں۔ دیکھئے انفنٹائیل ڈائریا یعنے بچوں کے
اسہال میں دوا کے علاوہ صرف پتلا جو کا پانی بطور غذا دینے سے آرام
ہو جاتا ہے کیونکہ اسہال مذکور کے موجب مائکروب کی پرورش و افزایش

بند ہو جاتی ہے ۔

اِس طریقہ سے اگر علاج کیا جاوے گا۔ تو اُمید ہے کہ بہت کم جانین ضایع ہونگی ۔

ہیضہ کے آیام مین کلوروڈائین اور مندرجہ ذیل پڑیان یکسی نیٹرون یا اہلیان پولیس کی معرفت دیہات اور گاؤن مین تقسیم کرادین ۔

گیلک ایسڈ - ڈوگرین ۔ کریازوٹ - دو منم ۔

ملا کر ایک روغنی کاغذ مین رکھ کر پڑیہ باندھین - یہ ایک خوراک ہے - ایسی تین یا چار خوراک دن بھر مین دینا بہتر ہے ۔

علامات و عوارضات ہیضہ چار درجون مین منقسم ہین

واضح رہے کہ اثر اسکا حسب استعداد مریض اور سمیت کے شدت ہیضہ کے موافق پیدا ہوتا ہے شدید حالت مین دو چار گھنٹہ بلکہ کم مین کل درجے طے ہو جاتے ہین اور جلد جلد حالت بدلتی جاتی ہے اور جب اس سے کم سرایت کرتا ہے تو درجہ بدرجہ علامات ظاہر ہوتے ہین - جن کو ہم ناظرین کی اچھی طرح واقفیت حاصل کرنے کے لئے ہر چہار درجہ کے جدا گانہ علامات جو علے العموم ظاہر ہوا کرتے ہین - لکھتے ہین تاکہ ہر شخص سمجھ لے کہ کس کس درجہ مین علاج پذیر ہے ۔

علامات درجہ اول

جس آیام مین وبا پھیلی ہو اور بلا سبب ظاہری دل متلے و قراقر شکم مین معلوم ہو اور

دل خراب ہوتا جاوے اور پیٹ مین درد معلوم ہو عام تدابیر بہتر تو یہہ ہے کہ ہم
انتظاری کرین اور دیکھین اور کوئی قابض دوا نہ کہائین ہان اگر عرق پودینہ (پیپرمینٹ
واٹر) یا الائچی یا سونف یا کنجبین یا لیمون یا سرکہ یا کوئی چٹنی انار دانہ وغیرہ کی
کہلائین تو مضایقہ نہین - اچھا اگر دست پتلا سا آیا قے ہوئی تو اوس وقت
دو طریق ہمکو اختیار کرنے چاہئین اگر مریض کم حوصلہ ہو تو تھوڑی سی برانڈی
کلوروڈاین کے ساتھہ یا کسی قابض دوائی کے ساتھہ کہلاوین تاکہ سرور آجاوے
اور اگر کم حوصلہ نہ ہو اور نہ دست آنے سے کسی قسم کی کمزوری دل گھٹنی بھی نہ ہو تو
ہمکو اور تہوڑی سی انتظاری کرنی چاہیے اور مریض کو حوصلہ دین کہ ہمیشہ دست
ہیضہ سے نہین ہوا کرتے بسا اوقات بدہضمی سے بھی ہوا کرتے ہین اگر پہر دست
آوے اور کمزوری معلوم ہو اور قرائن وعلامات خاصہ سے ثابت ہو جاوے
کہ یہ اسہال ہیضہ ہین تو ادویات تریاقیہ مثل پاپیتا - زہر مہرہ - نارجیل دریائی
معہ کسی ہلکے قابض کے دین - اگر دست آنے سے بغیر کمزوری کے طبیعت آزاد معلوم
ہو تو دست فوراً بند کرنے مناسب نہین - ہان کمزوری زیادہ ہو جائے یا مریض
ڈرپوک ہے تو فوراً بند کرنے چاہئین - دست بند کرنے کے واسطے بہت سے
قابضات ہین - ہر ایک حکیم اپنے تجربہ کے موافق برتتے ہین از آنجملہ جو مشہور
ہین اونکو درج کیا جاتا ہے ۔

علاج

ڈہائی رتی کُنین - سوا ماشہ بائی - کاربونٹ آف سوڈا - سوا ماشہ ٹارٹرک ایسڈ

تهوڑے سے پانی مین ملاکر دو دو گھنٹہ بعد دیتے جائین - یا اسٹرکنائین ایک رتی کا
چوبیسوان حصہ آدہی چھٹانک پانی مین ڈال کر دین اور ۱۰ بوند سلفیورک ایسڈ
کونین ۲ ماشہ پانی ۲ چھٹانک ملاکر دو دو گھنٹہ بعد دیتے جائین - تیار انگا ہوتی
سیاہ مرچ ۹ دانہ پپیتا ایک رتی گلاب کے عرق مین گھسکر آدھ آدھ گھنٹہ بعد دین

نسخہ جات ہیضہ

ڈاکٹر آر - ڈبلیو میچیل صاحب سکنہ ممفس ٹین تحریر فرماتے ہین کہ جسوقت ہمکو علامات
مندرجہ ذیل سے تحقیق ہوجاوے کہ ہیضہ ہے یعنے چاولون کی پیچھ کے موافق
دست - استفراغ - دست وپا کا اینٹھنا - اور تشنج ہونا اوسوقت سے منہ سے
ادویات کہلانا مسدود کرکے مندرجہ ذیل نسخہ بذریعہ پچکاری زیر جلد پہونچانا چاہئے

سلفیورک ایسڈ	آدھ ڈرام	برانڈی	ڈیڑھ ڈرام
ایسیٹیٹ آف مارفیا	تہائی گرین	آب مقطر تین اونس - سیکو ملالین ۰	

مندرجہ بالا - بازو وساق - یا لاسے معدہ کی جلد کے نیچے گہنٹہ گہنٹہ بعد انجیکٹ کیا
جبتک کہ علامات مرض مین تخفیف ہوئی ۰

ڈاکٹر جی - بی - تہرسٹن صاحب تحریر فرماتے ہین جو کہ مین نے تجویز کیا ہے
وہ یہ ہے کہ کیلومل اور افیون الٹرنیٹو کے مقدار مین فرض کرو کیلومل دو گرین
اور یہ ایک گرین گہنٹہ گہنٹہ بعد کئی گہنٹہ تک اور اوسکے ہمراہ مندرجہ ذیل نسخہ دیا گیا

اکسٹراکٹ انڈین ہیمپ	سوا گرین	کلوروفارم	نصف اونس
کیمفر	آدھ ڈرام	ٹرپن ٹائن آئیل	دو ڈرام

میوسلیج ——— دو ڈرام شربت سادہ ——— ایک اونس	عرق دارچینی ——— ایک اونس

مقدار خوراک گہنٹہ گہنٹہ یا دو دو گہنٹہ بعد چار ماشہ ،،

ڈاکٹر جے ای جونسن صاحب مطلع فرماتے ہین کہ ہیضہ کے کولدا سٹیج مین صاحب موصوف نے کریا زوٹ استعمال کیا اور بہ نسبت اور اَور ادویات کے بہت مُفید پایا اور مندرجہ ذیل نسخہ تجویز کیا ،،

کریا زوٹ ——— ایک منم کیمفر واٹر ——— ۶ ڈرام	کمپونڈ انفیوژن آف جنشین ——— ۲ ڈرام

ایک مقدار ایسی دو دو گہنٹہ بعد ،،

ڈاکٹر ایس۔ پی چنڈ لر صاحب نے ۱۸۴۸ء کی وبا مین ساٹھ یا ستر مریضان ہیضہ کا علاج مختلف مدارج مین کیا اور اپنے تجربہ سے ڈیلیوٹ سلفیورک ایسڈ کی نسبت زیادہ اعتبار باور کراتے ہین جبکہ مقدار کامل مین پندرہ سے لیکر تیس قطرہ بعد ہر دفعہ دینا چاہئے جب تک کہ قے و دست بند نہ ہو جاوین اور ۱۸۳۲ء کی بار مین بھی یہی طریقہ علاج کا اختیار کیا گیا اور ویسا ہی نتیجہ پایا گیا تہا۔ تیزاب مذکور مثل افیون کے غذیان کو کم استفراغ کو بند کرتا ہے اور طبیعت بھی بتدریج بحال ہو جاتی ہے ،،

ڈاکٹر میک لیکن صاحب تحریر فرماتے ہین کہ مقام دیار پر یہ سب جانتے ہین کہ جیسی سے ہال عارض ہوا وسکو بند کرین جب کبھی ایام وبا ہیضہ مین مریضان ہیضہ۔ کالرا ایس۔ اور اسہال کی تشخیص مین لاپروائی کرین تو جسقدر مریضون کا علاج بطور ہیضہ کیا گیا ہے اُن مین شرح موت کم ہوگی اور اگر برخلاف اسکے جبکہ

علامات تشخیصی پر خوب توجہ کریں تو تفصیل موت بکثرت ہوگی اور یہ قطعی ثبوت ہوا ہے کہ ابتدا سے حالت میں افیون کا دینا بعدہ کیلومل بمقدار الٹرہٹیو دینا اور آرام و چین سے چارپائی پر لیٹا رہنا قریب قریب اکثر مرض کو روکتا ہے اور زیادتی مرض کُل ادویات مثیر یا میڈیکا کی دی گئیں۔ مگر ان سے کوئی عمدہ نتیجہ بہ نسبت وبا و سابقہ کے نہیں حاصل ہوا +

ڈاکٹر جی ایچ نیفیوس صاحب وبا ہیضہ میں بطور رائج تامیدنہ سلفٹ آف آیرن اور سلفیورک ایسڈ کے مفید ہونے کے بہت بڑی تامید کرتے ہیں اور علاوہ اس کے بہت ہی مفید علاج اس مرض کا جو پایا گیا ہے وہ صفائی ہے +

ڈاکٹر جان ایم وو ڈورتھ صاحب بھی اپنے سررشتہ کا تجربہ تحریر فرماتے ہیں کہ شروع ۱۸۶۶ء سے آجتک کلنیکل - فزی آلوجیکل - پیتھولوجیکل - مٹرولوجیکل ہر صورت سے سلفیورک ایسڈ کا نافع ہونا ثابت ہوتا ہے گو کہ پچھلی انٹرنیشنل سنیٹری کمیٹی اس کے برخلاف ہے۔ لیکن اس میں کسی طرح ہیضہ کے روکنے کا اثر ہے ۱۸۶۶ء کی وبا کے حالات سے سلفیورک ایسڈ کا بہت بڑا نافع ہونا - بلکہ ازالہ مرض پایا جاتا ہے - ڈاکٹر میک لیلن صاحب کی تحریر کی رو سلفیورک ایسڈ سے شرح موت فیصدی آٹھ پائی جاتی ہے اور اور ادویات کے استعمال سے شرح موت کم سے کم فیصدی ۲۳ - اور زائد سے زاید فیصدی اٹھ پائی گئی ہے +

ڈاکٹر ولیم اسٹیونس صاحب سکنہ لنڈن نے دو وباؤں میں مریضان اسپتال اور محبس میں سیلائین ٹریٹمنٹ کو بہت مفید پایا ہے ایسے مریضوں کو جن میں ابتدائی علامات نہیں مثلاً اسہال استفراغ آبزرویشن وارڈ میں رکھا اور حرارت جسمی

برابر لیگی اور سٹار لیبر لوڈیہ فوراً دیا گیا اگر غشی بلا اسہال ہے تو تین یا چار ٹی اسپون فل السم سالٹ اوس مین ملا کر دیا گیا اور اوس سے تاثیر تیز کرنے کو بہت سی بفیتی خوب تسکین دی گئی - اگر مقام معدہ پر درد ہو تو رائی کا پلاسٹر لگایا گیا اور تشنگی کو سلزر واٹر یا سوڈا واٹر یا خالص پانی حسب خواہش مریض دے کر کم کیا گیا - اگر تشنج - جسم کا سرد یا نبض کا کم ہوتا معلوم ہو تو یہ جانا گیا کہ مریض درجہ دوم مین ہے اور نسخہ مندرجہ ذیل دیا گیا ؎

کلورائیڈ آف سوڈیم دو ڈرام کلوریٹ آف پوٹاش دو اسکروپل
کاربونیٹ آف سوڈا دو ڈرام پانی ۲- آونس

سکو ملا کر دو دو ٹیبل اسپون فل قدرے پانی کے ہمراہ آدھ آدھ گھنٹہ بعد - اگر معدہ مین خراش بکثرت ہو تو رائی لگانی چاہیے اگر بہت گرمی اور درد و جلن دار ہو تو سوڈا واٹر زیادہ ملایا جاوے اور حالت کولیپس مین نمک کا تیز سلوشن بنا کر معدہ مین پچکاری دی گئی جو کہ سو درجہ کے گرم پانی مین بنایا گیا دو دو یا تین تین گھنٹہ بعد دیا گیا سٹارڈ پلاسٹر مقام معدہ پر لگایا گیا اور دونون شانون کے درمیان گرم تولیہ سے سینکا گیا مریض کے تنفس کے لئے صاف و پاک ہوا سب سے عمدہ تصور کی گئی ہے خفیف صورتون مین بدن پر نم چادر لپیٹنے سے اکثر ری ایکشن ہو جاتا ہے - لیکن شدید حالتون مین کچھ نہین - جبکہ قے بشدت اور تشنگی بکثرت ہو تو سوائے برف کے کسی سے سیری نہین ہوتی - تھوڑی تھوڑی چوسنے کو دیجا وے اور جہانتک ممکن ہو مریضکو علیحدہ مکان مین رکھین جس مین کہ ہوا کی خوب آمد و رفت ہو اور اوس کی خبر داری کرنا لازم ہے کہ مریض جو پانی پیوے وہ سرایت کیا ہوا نہو خصوصاً ایسے کنوؤن سے نہ بھر آگیا ہو

جو کسی درد کے متصل ہوں۔ قطع نظر اس کے قے و دست وغیرہ کسی برتن مین لئے
جاوین جس مین کہ دافع عفونت سیال ہو بعدہ دور پہینکی جاوین ٭
بہت بڑی احتیاط عادت تک غذا مین ہونی چاہئے غذائی حیوانی جلد کہانے سے کچھ
کم موت نہین ہوئی ہے۔ قاعدہ کے بموجب یخنی یعنے آب گوشت اور ہلکی زود ہضم غذا
کی اجازت دینی چاہئے ثقیل کسی قسم کے نہ ہو جب تک کہ پیشاب بخوبی پیدا نہ ہو یا کل
علامات نہ رفع ہوں نہ دین ٭

ڈاکٹر فلیمنگ صاحب متعینہ کوئن ہسپتال شہر برمنگہام

شگر آف لڈ	۴۴ گرین	ڈیلوٹ ایسیٹک ایسڈ	بارہ منم
سلوشن آف اسٹیٹ آف مارفیا	ایک ڈرام	ڈسٹلڈ واٹر	چھ اونس

سبکو ملا کر ایک ایک ٹیبل اسپون فل دو دو گہنٹہ بعد ایک ٹیبل اسپون فل پانی مین یا تو
ایک گہنٹہ پیشتر یا ایک گہنٹہ بعد از غذا یعنی دودہ چار چار گہنٹہ بعد بدل بدل کر
دوا اور گرم گرم شکس اسہال مین ایسیٹیٹ آف لیڈ اور اوپیم کے خواص مشہور اور معروف
ہین۔ ڈاکٹر فلیمنگ صاحب اوس کے استعمال کیطرف غور کراتے ہین لیڈ اور افیون
دونون خون مین جذب ہو کر اوسکے راہ عضو ماؤف کو قابض اثر پہونچاتے ہین اس
واسطے آب مقطر مین اونکا سلوشن بنا کر پلانا بڑا نفع پہونچاتا اور خون مین جلد پہنچتا ہے
خلو معدہ مین قبل از غذا دینا اور بہی اچھا ہے کہ گیسٹرک جوس سے ملکر تہ نشین نہین
ہونے پاتا۔ ورنہ لیڈ اور اوپیم پل غالباً کم و بیش سیکو نٹ مین تبدیل ہو جاتی ہے
یا گولیان معدہ مین آہستہ آہستہ گہلتی ہین اور معدہ کی رطوبت سے ملکر ان سولیبل
کلورائیڈ یعنے غیر محلل نمک بننے کا بڑا موقعہ باقی ہین ہمارے مصنف صاحب نے

سالہا سال سے مندرجہ ذیل طریقہ اختیار کیا اور اوس کے نافع ہونے کی بڑی تعریف کی ہے اور استعمال طفلی مین وہی عرق مثل مندرجہ ذیل نسخہ کے بہت نافع ہے ۔

ٹنکچر آف لیڈ ۱۲ گرین ڈیلوٹ السیٹک ایسڈ ایک ڈرام
سولیوشن آف السیٹ آف مارفیا ۱۲ منم آب مقطر تین اونس

ایک برس کے بچہ کو ایک ایک ٹی اسپون فل ۵-۵ یا ۶-۶ یا ۸-۸ گہنٹہ بعد دینا چاہیے ۔

مصنف صاحب (لین سٹ مطبوعہ اگست ۱۸۶۸ء) مین ڈیلوٹ فاسفورک ایسڈ کے لیے بہت بڑی سفارش کرتے ہین کہ آدھا آدھا ڈرام شربت نارنگی اور برف کا بہت سا پانی ملاکر ۔

مریضان کالرک ڈائریا اور اونکی حالات اصلی ہیضہ مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ علاج ترقی مرض کو یقیناً ہی بہ نسبت سلفیورک ایسڈ کے روکتا ہے ۔

جارج جانسن صاحب معلم علاج الامراض کنگس کالج لنڈن و طبیب کنگس کالج اسپتال وغیرہ ہیضہ اور کالرک ڈائریا کے علاج مین جو کہ حقیقت مین ہیضہ کے ایک خفیف قسم سے مقدم اصول یہ ذہن نشین کرنا واجب سمجھتے ہین کہ اخراج حقیقت مین شفابخش ہے جیسا کہ پیچش مین ... ایک بیک بوسیلہ افیون اخراجات حبس کرنا نہ چاہیے تجربہ سے پایہ ثبوت کو پہونچا ہے کہ یہ ایک خراب عادت ہے کیونکہ وے ایلی منٹری کنال مین مجتمع رہین گے ۔ ایک علاج ہے جو کہ ہر حالات اور ہر درجات مرض مین کیا جاسکتا ہے وہ کیا ہے سرد پانی کا کثرت سے استعمال تاکہ امعا کی نالیون کو صاف اور سمیت دار اخراجات کو دھو ڈالے بہت سے مریضان شفایاب مین آب سرد کثرت سے پلانا شفایابی کے

لئے کافی ہوتا ہے +

شکم ٹٹولنے اور ٹھونکنے سے اکثر ورم معلوم ہوگا اور بعض اوقات بیماری کی سکریشن

یعنے ریزش بسرعت اجتماع ہونے سے امعا وحدسے زائد پھولنے کی وجہ حرکت اون کی

مفلوج ہو جاتی ہے اگر چہ چستی سے نہ کم کیا گیا تو باعث اخراج نہ ہونے کے ہلاکت

تک نوبت پہونچتی ہے خصوصاً اوس حالت مین جبکہ افیون دیکر حرکت دودیہ امعاء

کی نامردار کی گئی ہو ایسی تجویز جس سے اجتماع نہ ہونے پاوے اور مجتمع اور خارج ہا جاوے

وہ یہ کہ زود اثر اور ملایم مسہل دیا جاوے جس سے امعا مین خراش نہ ہو۔ اس کام کے لئے

سب سے بہتر اور عمدہ روغن بید انجیر ہے۔ صاحب موصوف ہدایت فرماتے ہین کہ حتی الوسع

اول سے اول درجہ ابتدائی اسہال مین سوا تولہ روغن بید انجیر آدھ ڈرام ٹنکچر یا عرق لیمون

یا پانی یا کسی اور پتلی چیز کے ہمراہ دین اگر اس سے استفراغ ہو جاوے تو بار دیگر دینا چاہئے

اور مریض کو ہدایت کرین کہ خاموش لیٹا رہے اور نصف گھنٹہ تک کچھ بیال نہ پیوے اس

عرصہ مین تیل معدہ سے امعا مین پہونچ جائے گا اور ایک یا دو گھنٹہ کے عرصہ مین اکثر

تیل مذکور سے خوب گھلکر دست آمین ہونگے۔ تب پتلی ارارُوٹ یا گروئیل مین ایک ٹیبل

اسپون فل برانڈی ملا کر دی گئی اگر بہت خراش ہو یا نوبت غشی کی طاری ہو تو لاڈنم دس منم

دس تک سرد پانی کے ہمراہ دیجاوے اس طریقہ سے مریضان کا لک ڈاریا مین جلدی سے

دست بند کئے گئے ہین۔ اگر روغن مذکورہ پینے سے اعتراض ہو تو سفوف ریوند ۱۵ گرین

یا ٹنکچر آف ریوبرب آدھ ڈرام بالعوض اوسکے دیا جا سکتا ہے۔ اگر قے ہوتی ہو تو بہت سا

گرم پانی پلا کر بند کی گئی ہے۔ اگر صرف متلی ہو اور قے نہ ہوتی ہو اور معدہ مین غذائے

غیر منہضم یا ناموافق یا مرض کے سیکریشن ہونے کا اشتباہ ہو تو ایک مقدار مقئی دوا دینا

بہتر ہے۔ سفوف اپیکا کوانہا ۳۰ گرین یا ڈالی ایک ٹی اسپون فل یا کہانے کا نمک ایک ٹیبل اسپون فل *

افیون دینے کا وقت اگر ہے تو بعد از اخراج بہت قلیل المقدار ہین جس سے امعاء کو تسکین ہو جب تک کہ خون بہت ہو یا امعاء مین بدبودار سیکریشن مرض جمع ہوا ور افیون دینا لاحاصل بلکہ خطرناک ہے۔ افیون اتبدائی درجات اسہال و ہیضہ مین اکثر اوقات یقیناً مضر ہوگی۔ اگر دی بھی گئی تو دستون کے راہ خارج ہو جاتی ہے اس باعث نقصان نہ کرتی اور دستون کو بھی نہ بند کرتی ہے *

مسٹر طامس **واٹسن** صاحب بہادر گو اپنی پچھلی جلد میں یہ اکٹس مین ڈاکٹر جانسن صاحب کی بنیادون کو خوب باور اور اونکے علاجون کے اصول کو پسند کرتے ہین لیکن بھی فرماتے ہین کہ اس مین شک نہین کہ جسقدر جلد ممکن ہوسکے اسہال کو روکین گو بعض اوقات کریپیولس۔ اور یکمر ڈاریا مین متعفن مواد خارج کرنے سے فایدہ ہوا *

ڈاکٹر **مرے** صاحب انسپکٹر جنرل انڈین میڈیکل ڈپارٹمنٹ فرماتے ہین کہ اگر اسہال بوجہ خراش وار یا غیر منہضم غذا کی وجہ ہو جیسا کہ اکثر ہوتا ہے تو شروع اسہال مین اسکو نکالنا چاہیے بشرطیکہ اول دستون مین نہ خارج ہوئی ہو زان بعد اسہال نہ ہونے دین اس کے لئے صاحب موصوف مندرجہ ذیل کا لرا پل کی بڑی بھاری سفارش کرتے ہین *

سفوف افیون ـــــ ایک گرین	سفوف ہینگ ـــــ تین گرین
سفوف سیاہ مرچ ـــــ دو گرین	ملاکر ایک گولی۔

ایسا نظر آتا ہے کہ دستون کو بند اور اخراج رطوبات کو تحریک کرتی ہے اور اگر کیے ضرورت

دیجاوے تو کچھ نقصان نہین کرتی۔ اگر دست جاری ہین تو گولیان بدستور دیجاوین
بہت سے مریضون کو شفا بخشیگی اور کل مین علامات کو روکینگے جب تک
کہ ٹھیک ٹھیک علاج میسر ہو یہ گھر بہ گھر تقسیم اور چند لمحہ مین دستیاب ہو سکتی ہین
حالانکہ چھہ گھنٹے کے عرصہ مین مرض ترقی پکڑ سکتا اور علاج کے اختیار سے
دور ہو سکتا یہ گولیان ہزارون لاکھون ہندوستان کے موضعات قصبات
اور شہرات مین تقسیم کیگئین اور نہایت مفید پائی ہین بعضے صاحبان بالعوض
سیاہ مرچ کے لال مرچ بہتر سمجھتے اور جانتے ہین اور دیگر صاحبان ہینگ افیون
مین کافور ملاتے ہین اور اسکے ملانے کو اچھا تحریر فرماتے ہین شفاخانون مین تقسیم
ہونے کے علاوہ ہندوستان مین ملازمان پولیس کے پاس بھی موجود رہتی ہین ٭
اڑتالیسوین سال کا مباحثہ جو باہم ڈاکٹر مرے صاحب اور ڈاکٹر جانسن صاحب
ہوا تھا اسکا خلاصہ یہ ہے کہ ڈاکٹر مرے صاحب فرماتے ہین کہ ابتدا سے ہیضہ مین
افیون نقصان نہین کرتی۔ مگر ڈاکٹر جانسن صاحب اسکے برخلاف ہین کہ ابتدا
مین نقصان کرتی ہے اور باقی صورتون مین ان سے متفق ہے ٭

لاڈنم ——— ایک اونس
اسپرٹ کیمفر ——— ایضاً
ٹنکچر کیپسیکم ——— ایضاً

کلوروفارم صاحب ——— ۳ ڈرام
الکحل فیصدی ۹۵ ——— ۵-۱ اونس

مقدار خوراک اٹھارہ سال سے زائد عمر کے لیئے ایک ٹی اسپون فل اور چودہ سے
اٹھارہ برس والے کے لیے چھوٹا ٹی سپون فل۔ دس سے چودہ برس کی عمر کے لیئے
نصف ٹی سپون فل۔ چھہ سے دس برس کی عمر کے لئے ۳۰ قطرہ اور دو سے چھہ سال

تک کے لئے دس سے ۳۰ قطرہ - اور بچوں کو حسب عمر ایک قطرہ سے دس تک ۔۔
ایام وبا ہیضہ - اور اسہال میں کسی شخص کو ۲۴ گھنٹہ یعنے شب و روز میں معمول سے
زیادہ دست آویں تو دوسرے ہی دست کے بعد یہ ٹنکچر دیا جاوے اور ہر ایک دست کے
بعد یہ ٹنکچر ہر مرتبہ دیا جاوے اگر شمار بتلا پانی سا دست بکثرت ہونا ترقی پر ہو تو
دوسرے دست کے بعد طبیب کو فوراً بلوانا چاہئے تا وقتیکہ حکیم پہونچے ہر دست کے
بعد ووگنی مقدار دوا کی پلائی رہو - اور دوا کے پہلی ہی مقدار پینے کے بعد مریض کو
آرام سے پلنگ پر لیٹا رہنا چاہئے اور بلکہ اسہال دفع ہونے کے بارہ گھنٹہ پیچھے
تک لیٹا رہے ۔۔

ہملٹن صاحب کا کلرا مکسچر

نمبر اول

ٹنکچر آف اوپیم ــــــ
ٹنکچر آف کیمفر ایک ایک حصہ
ٹنکچر روبرب دو حصہ -

ٹنکچر آف کیپ سیکم ــــــ
ٹنکچر آف کارڈیمم ــــــ
جنجر ــــــ
ہر ایک مساوی الوزن ۔

نمبر دوم

ٹنکچر آف اوپیم ــــــ

روسنجین برجر صاحب کا - کلرا مکسچر

ٹنکچر آف جنجر ــــــ
ٹنکچر آف کیپ سیکم ــــــ

ٹنکچر آف پیپرمنٹ ــــــ
لاڈنم - ہر ایک مساوی الوزن ۔۔

کلوروڈائین

سافٹ آف مارفیا ——— ۸۰ گرین	اولیو ریزن آف کیپ سیکم ——— ۵ امنم
ڈایلیوٹ ہیڈ ریڈ سیانک ایسڈ ½ اونس	کلوروفارم ——— چھ اونس
گلیسرین ——— ”	اکسٹراکٹ انڈین ہمپ ——— دو اسکروپل
گرامیل ——— ”	الکحال ——— ایک اونس
آئیل آف پیپرمنٹ ——— آدھا ڈرام	

ڈاکٹر جان سولیوین صاحب نے اپنی کتب جدیدہ مطبوعہ ۱۸۸۶ء مین اخراج کنندہ علاج کو بالکل خارج کر دیا ہے اور طریقہ جو کہ نہایت کامیاب پایا ہے۔

اوّل: پہلا ہی دست آنے پر چت لٹانا اور محنت اور ریاضت قطعی بند کرانا۔

دوم۔ روکنا اسہال کا خواہ ابتدائی ہو یا مثل پیچ کے دست خارج ہوئے ہون اس مطلب کے واسطے صاحب موصوف افیون لاڈنم پسند کرتے ہین بطور نشانہ یا حقنہ

سوم۔ جو کہ بوجہ دست وقے ہونے کے سیال حصہ خون کا کم ہو گیا اوسکو برف یا سرد پانی یا چاء پلا کر پورا کرنا اور گاہے ماہے کوئی قابض مقوی القلب دوا بھی دینا۔

لائیکور امونیا بہت سا پانی ملا کر ہیضہ کے درجہ کرلپس مین سونگھی جاوے تو عمدہ محرک اور بحال کرنے والی طاقت کی ہے۔

نائٹریٹ آف سلور کی بڑی لمبی پچکاری کے ذریعہ قولون مین پچکاری لگانے کو تجویز کیا ہے اسطور پر مندرجہ ذیل سلوشن پچکاری کیا گیا ہے۔

نائٹریٹ آف سلور ——— ۱۵ گرین

ڈسٹلڈ واٹر چار اونس ملا کر دس لمحہ بعد یہ حقنہ دینا چاہیے۔

لاڈونم ——— ۴ ڈرام	گرواَئیل ——— چہ ادونس ملاکر

ڈاکٹر ویرنانگ صاحب اس علاج کو قابل آزمائش تصور فرماتے ہین ۔

ڈاکٹر بیری صاحب نے ملک آسام کے وبائی ہیضہ مین جوکہ سنہ ۱۸۳۵ء مین واقع ہوئی تھی نائیٹریٹ آف سلور کو ایک ایک گرین کی مقدار مین ہر دست کے بعد کھلایا اور بہت کامیاب پایا ہے ۔

سلفٹ آف اسٹریکنیا کی جلد کے نیچے پچکاری لگانے کو ۱/۵۰ سے ۱/۱۰۰ گرین تک ڈاکٹر ماسلے صاحب تجویز فرماتے ہین اور سفارش کرتے اور لکھتے ہین کہ ہیضہ کے درجۂ کولیپس سے زندہ کرانے کا ایک مناسب اور مفید وسیلہ ہے کولیپس کی حالتون مین سب ادویات محرکہ سے اول ہے ۔

ڈاکٹر سٹدلے رینجر صاحب اپنے ذاتی تجربہ کے رو سے کافور کی تعریف بیان کرتے ہین چھ چھ قطرہ تیز الکحلی اک سلوشن آف کمفر کے دس دس لمحہ بعد دیئے ہین جب تک کہ علامات شروع ہوئین اور بعد ازان زیادہ عرصہ بعد اس طریقہ علاج سے اکثر صاحب موصوف نے قے اور اسہال کو فوراً روکا اور بارہا بند کردیا اور تشنج کو رفع اور ہاتھ پیر کو گرم رکھا ہے اور بلا اس الکحل اک سلوشن آف کمفر سے ایک طرح کے ڈاکٹر رو بینی صاحب نے قریب ۷ سو مریضان ہیضہ کا علاج کامیابی سے کیا چار منم سے شروع کرین اور ۵-۵ لمحہ بعد دین اور اگر مرض شدید تو ۲۰ ۔۔ ۳۰ منم یا اس سے بھی زیادہ تا کہ سبلے جائین کہ جب تک ری ایکشن ہو اور مریض کو کمبل سے خوب گرم رکھین اور شکر مین دین پانی مین نہ دین کیونکہ پانی مین کافور جم جاتا اور اپنا اثر ضائع کرتا ہے ۔

ککنے لیس انڈیکا کی بہت بڑی تعریف لکھی ہے اور ٹنکچر اسکا دس سے تین منم تک بار

بار دیا گیا ہے ۔

چارکول ایک ڈرام کے مقدار مین دیا گیا اور بارہا مفید پایا ۔

کاربولک ایسڈ (میڈیکل مطبوعہ ۲۴ جنوری ۱۸۹۰ء) کو بیان کرتے مین مفید ہے ۔

کلوروفارم بمقدار آٹھہ منم گہنٹہ گہنٹہ یا آدہے آدہے گہنٹے کے بعد دینے سے اکثر شروع حالت ہیضہ مین قے بند اور تشنج اور اینٹھنے کو کم کرتا ہے اور جبکہ قے بشدت ہوتی ہو تو تہوڑا سا کلوروفارم ایک پارچہ لنٹ پر چھڑک کر مقام معدہ پر رکھ کر اوسکے اوپر آئیلڈ سلک یا گٹاپرچہ ڈہانپ کر رکھنے سے اکثر تخفیف ہوتی ہے ۔ کلوروفارم لینیمنٹ صرف یا ہمراہ ٹرپنٹائن خوب ملنا تشنج اور اینٹھنی کو بہت نافع ہے ۔ کلوروفارم سنگھلانے سے بہت جلد تشنج کم ہو جاتا اور بے حس ہونے کے تہوڑی دیر بعد بند ہو جاتا ہے کلوروفارم کھلانے مین بعض کاربونیٹ آف الکلی ۔ سوڈا ۔ پوٹاش کو بمقدار چالیس سے ساٹھہ گرین تک ملا کر بطور سلوشن ترجیح دیتے ہین ۔ اور بعضے ٹرپنٹائن آئیل کو بہتر ہے ۔ ۲۰ منم تک ۔ ڈاکٹر ٹی ۔ ایم ۔ **لونڈس** صاحب مندرجہ ذیل نسخہ تجویز کرتے ہین (برٹش میڈیکل جنرل مطبوعہ ۲۹ اگست ۱۸۶۸ء) جسکو صاحب موصوف سالہا سال سے کالرک ڈائریا کے علاج مین استعمال کرتے ہین اور بہت نتائج اچھے پائے ہین ۔

کلوروفارم	۵ سے ۲۰ منم تک	اسپرٹ آف جنشیان	ایک ڈرام
لاڈنم	۵ سے ۱۵ منم تک	پانی	ایک اونس

ہیضہ کے علاج مین کلوروفارم سے نفع یہ ہے کہ معدہ مین مثل کیلومل اور خشک افیون کے جمع ہونے نہیں پاتا ۔ بلکہ بخارات مین تبدیل ہو جاتا ہے ۔ اسی وجہ سے جبکہ ری ایکشن ہوتا ہے تو بہت بڑا نفع بخشتا ہے ۔

حسب تحریر ڈاکٹر ویرنگ صاحب منکشف ہوتا ہے کہ ۵۰ سال سے زائد عرصہ منقضی ہونے والا ہے کہ کیلومل ہیضہ کے ہر ایک قسم کے درجہ مین ایک گرین سے ۶۰ گرین تک مختلف مقدار مین بہت سے مرکبات کے شمول اس غرض سے کہ فایدہ مسہل یا مولد صفرا - یا محرک - یا مسکن کا نظر آوے مگر رپورٹون سے ہویدا ہوا کہ نہایت مختلف اور ناموافق خواص دیکھے گئے - ڈاکٹر اری صاحب نے مندرجہ ذیل طریقہ علاج سے بہت بڑی کامیابی کی رپورٹ کی ہے جو کہ غالباً ترجیح کے قابل ہے اگر پارہ بالکل دیا گیا ہو کیلومل ایک گرین سے دو تک لاڈنم ایک منم سے ۵ تک ۵ یا ۱۰ - ۱۰ یا ۱۵ - ۱۵ لمحہ بعد مگر جبکہ لاڈنم ۶۰ یا ۸۰ منم پیٹ مین پہونچ جاوے تو اوسکو موقوف کردین شاید ایک بڑی بھاری تجویز کامیاب ہونے کی جو کہ ان مریضون کے علاج مین درج کی گئی ہے ہے کہ مریض جسقدر سرد پانی پی سکے پئے - کیلومل یا اور کوئی تیز اودیہ درجہ کلاپس مین کسی وقت شدید ہو جاوے اس امر کو نہ بھولنا چاہیے کہ معدہ کی قوت جاذبہ زائل ہو گئی ہے جمع ہونے سے بوقت رہی ایکشن ہر ایک طرح کا خوف ہے - پارہ کے مرکبات کی مالش یہ ایک دوسرا طریقہ جو اسکا حامی و شافی ہے ✦

اپی کاکوانا کو بعضون نے بطور مقئی اخراج کنندہ علاج کا ایک جزو تحریر کیا ہے کم مقدار یا بار دینے کو حالتین صلاح دیتے مین پس ایک گرین سے دو گرین تک ۱۵ - ۱۵ لمحہ یا آدھ گھنٹہ بعد جبتک کہ جی متلاتا رہے حال مین غریب معلوم ہوا ہے کہ کم مقدار اپی کا کوانا مین ہر ایک قسم کی قے کو روکنے کی قوت ہے اسواسطے ہیضہ مین بھی اوسکا نفع دیکھنا چاہیے ✦

لیفٹیننٹ نمبر ۶۰ ماہ اگست ۱۸۶۸ء مین ڈاکٹر میکنزی صاحب ایک مریض کا احوال تحریر

فرماتے ہین ایک مارفیا کی پچکاری جلد کے نیچے دینے سے آرام ہوا ہے مگر خطرناک مریض مین بے سود ہے ✤

اگرچہ اوائل ہیضہ مین اب بھی افیون صرف یا لیشبول ایسی ٹیٹ آف لیڈ یا کافور یا کیلومل بہت مستعمل ہے۔ مگر سابق کے طور پر ہیضہ کے واسطے ایک بڑا تکیہ اسکو نہین خیال کرتے ہین بالفعل خشک افیون کا بڑی مقدار اور بار بار ہیضہ مین دینا بوجہ اوس کے اثر اور خوف کے ترک کیا گیا ہے سیال ورقلیل المقدار مین اکثر اور علاج کی تاثیر کو روکتا ہے ✤

سیاہ مرچ کو ساکنان ہندوستان اکثر ہیضہ مین بطور خیسانده دیتے ہین مندرجہ ذیل مرچ گولی نان بنگالی کی ہے ✤

سفوف مرچ سیاہ	ایک گرین	کیمفر	دو گرین
ہینگ	ایک گرین	ملا کر ایک گولی۔	

اگر آغاز مرض مین یجاوے تو یون بیان کرتے ہین کہ اکثر مرضکو روکتی ہے ✤

سب سے اول افیون کے ہمراہ شگر آف لیڈ کو ڈاکٹر گریور صاحب سکنہ ڈبلن نے تجویز فرمایا تھا۔ شروع مرض ہیضہ مین دست بند کرنے کو بڑا نافع ہے۔ ڈاکٹر فلیمنگ صاحب ایسی ٹیٹ آف لیڈ کو لیشبول ایسی ٹیٹ آف مارفیا سولوشن کے بہتر جانتے ہین۔ ڈاکٹر ای گوڈیو صاحب بھی شگر آف لیڈ سیال صورت مین دینا بہتر جانتے ہین۔ لیکن افیون آزادی سے دیتے ہین۔ وہ مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرتے ہین ✤

شگر آف لیڈ	آدہا ڈرام	آب مقطر	چھ اونس
ایسی ٹک ایسڈ	دس منم		

آدہی آدہی یا گھنٹہ گھنٹہ بعد دو دو یا تین تین ٹیبل اسپون فل دیئے جاوین اور افیون ایک گرین

ایک یا دو بار بند اگانہ دیجاوے صاحب موصوف نے یہ قاعدہ قرار دیا تھا کہ ایسیٹیٹ
آف لیڈ دس سے پندرہ گرین اور افیون تین گرین تک اول تین گھنٹہ مین دیجاوے
اور اگر مرض اپنی ترقی دکھلاوے تو مقدار مین کم یا بالکل بند کردیجاوین +

کلوریٹ آف پوٹاش اکثر دیا گیا یہ بھی اس مرض کے سیلائن ٹریٹمنٹ کا ایک جزو ہے +

ڈاکٹر جانسن صاحب نے اخراج کنندہ علاج مین کیسٹر آئیل دیا جو کہ نہایت ہی عمدہ
مسہل ہے +

سابق مین کھانیکا نمک سرد پانی کے بڑے مقدارون مین اس نظر سے دیا گیا کہ متلی
پیدا کرے اور خون مین جو نمکین حصہ دستون کے راہ خارج ہوا اسکو پورا کرے +

گندھک کا علاج سب سے اول ۱۸۶۶ء مین ڈاکٹر بلاک لاک صاحب متعلقہ افواج بمبئی نے
تجویز فرمایا تھا ایام وبا مین گندھک کھلانا ان ہمیشہ مبتلا رہتے ہین اور بلکہ ایسی غذا جن مین
سلفیوریٹڈ ہٹ یا بکثرت ہون - ڈاکٹر جے گرو صاحب اپنی کتاب مین درباب وباء
ہیضہ ۱۸۶۶ء اس علاج کی بڑی بھاری تعریف کرتے ہین جو کہ مندرجہ ذیل طور پر دیتے ہین

پریسپیٹیڈ سلفر	۱-۴ اونس	کمپونڈ اسپرٹ آف لیونڈر	۲-۳ اونس
بائی کاربونیٹ آف سوڈا	۴ اونس	پانی	۲-۷ اونس

اول ایک کھرل مین سوڈا اور سلفر دونون خوب سغوف کیے جاوین اور جبکہ پانی ڈالا جاوے
تو اسوقت اسپرٹ آف لیونڈر بتدریج ملایا جاوے جب تک کہ بخوبی نہ مخلوط ہوجاوے +
مقدار خوراک مکسچر کا ایک تا دو ٹی اسپون فل قدرے قلیل پانی کے ہمراہ دو دو
یا ۲-۳ یا ۳-۴ گھنٹہ بعد لیکن اگر مرض بشدت ہے تو ۱۰-۱۰ یا ۱۵-۱۵ المختصر
دفعتاً یا شدید حملہ مین اول مقدار کے ساتھ دس سے ۳۰ منٹ تک لاڈنم دی گئی ہے +

ٹرپن ٹائین کھلانے اور لگانے دونون مین مفید ہے۔

ٹرپن ٹائین کا گرم گرم سینکا پیٹ پر یعنی شکم۔ جائے قلب۔ کل ریڑھ۔ مونڈھے اور [?]

سستی تاپ اونگھی۔ اور ٹرپن ٹائین ملنا یا اسکا حقنہ اور علاج کی عمدہ امداد ہے۔

محرک مثلاً سٹمپن۔ امونیا۔ ٹرپن ٹائین سب سے اچھی ہین لیکن بدیشن [?] ہلکی برانڈی

اور پانی بہ نسبت اور محرک ادویات کے اچھی طور پر شکم مین ٹھہر جاتی ہے۔

سب علاجون سے بڑھکر برف کھلانا یا برف کا پانی حسب خواہش پلانے سے مریض شکر گذار

ہوتا ہے اور قے معدہ مین جو جلن محسوس ہوتی ہے نہایت ہی نافع اور غیر متحمل تشنگی اور قے

کو کم کرتا اور ری ایکشن کو تیز کرتا ہے۔

درجہ دوم

اکثر دو یا تین گندہ دستون کے بعد چہرہ مضمحل اور مریض پست ہمت و متفکر نظر آتا ہے جسم سرد

نبض کمزور دست و قے پیچ کے رنگ کے متواتر تشنگی بدرجہ کمال ہاتھ پاؤن مین تشنج ہوتا ہے

علاج

دستون کے روکنے کی تدبیر فوراً کرنی چاہئے حالت موجودہ و عوارض لاحقہ کے دور

کرنے کے واسطے کوشش کرین جنکا ہم جدا مفصل حال نیچے بیان کرینگے۔ اول کیلومل

۲ رتی۔ افیون ایک رتی۔ گولی بناکر کھلائین اگر اس سے دست نہ بند ہون تو فی خوراک

کلوروڈائین ۲۰ بوند ہر ایک دست کے بعد دین۔

فصد کھولنا

دوسرے درجہ مین جبکہ مرض ترقی پر ہو تو کسی جگہ سے فصد لینا۔ ڈاکٹر ہائی فنسڈ [?]

جنرل میڈیکل مجنال سرورس اپنے رسالہ اپی ڈمک سو لا مین لکھتے ہین کہ مین اچھی طرح ثابت کرچکا ہون اور بڑے بڑے محقق ڈاکٹرون کی راے ہے کہ فصد کھولنا جس سے خون نکلے بیشک مفید ہے - مگر جب دوران خون رک جائے یا نبض ساقط ہو جائے تو کچھ مفید نہین اسقدر تاخیر نہ کرین کہ علامات بالا ظاہر ہون - فرماتے ہین کہ دست اور قے ہیضہ مین اسقدر خوفناک نہین جسقدر دوران خون کا رک جانا خطرناک ہے +

ڈاکٹر ایڈورڈ گوڈیو صاحب ابتداء علاج مرض مین کافور کا استعمال کرتے ہین اور یہہ نہایت مفید پڑتا ہے اکثر قے و دست تھم جاتے ہین - تشنج موقوف ہو جاتا ہے ہاتھہ پاؤن مین گرمی آجاتی ہے - ابتدا سے مین اسٹرانگ اسپرٹس آف کمفر چار یہ سے ۶ بوند کے مقدار مین ونس ونس منٹ کے بعد دینا چاہئے اور علامتون کو جب تخفیف ہو جائے تب گہنٹہ گہنٹہ بعد دینا چاہئے +

ہومیوپیتھک - ڈاکٹر کافور کو اُس صورت مین دینا زیادہ مفید سمجھتے ہین جب یہ عارضہ شروع ہوا ہو - پیر - چھرہ - بلکہ تمام جسم ٹھنڈا ہو جائے اور اسوقت جب کوڑی کے پاس معدہ مین سوزش اور پیر کے پنڈلیون مین اینٹھین ہین - ہاتھہ پاؤن کی اونگلیان نیلی پڑجائین - اگر اس کے دینے سے مرض نہ رکے - ہاتھہ - پاؤن سرد ہو جائین - تو وریٹ رم دین خصوصاً جب دست جلد جلد آوین اور نبض سُست ہوتی جائے - اور جسم کی حرارت غریزی کم - پنڈلیون مین تشنج - اور اگر دست ہون پیشاب نہ ہوتا ہو اور جسم بھی سرد ہو اور جلن اور اُلجھن بہت ہو - پاخانہ جلد جلد آئے اس حال مین ارسنک اور وریٹ رم کو بعد ایک دوسرے کے پندرہ پندرہ منٹ کے فاصلہ سے دین - یہہ ہر دو ادویہ اُلٹ پلٹ دوسرے درجہ مین مفید ہوتے ہین +

ڈاکٹر سڈنی انجر صاحب

نے بہت سا تجربہ کر کے مشتہر کیا تھا - کہ الکحل ایک سولیوشن آف کمفر کے
بیس دس قطرہ لمحہ بلمحہ بعد مشکر مین ملا دیتے جائین ابتداً اور بعدہٗ دیر دیر کر کے
دین - اس کے استعمال سے قئے و دست اور تشنج دور ہو جاتا ہے - ایسا ہی
اُن کے ڈاکٹر میتی صاحب نے اس دوائی سے ۲ سو مریض اچھے کئے ہین
اور مریض کو گرم کپڑے سے ڈھانپ رکھین ؞

ایک صاحب کا تجربہ - ٹنکچر کینا بیس انڈیکا (یعنی بھنگ) کے ٹنکچر کے دس بوند سے ۲۰ بوند تک
بار بار دینا چاہئے - اس سے مریض اچھے ہوئے ؞

درجہ سوم جسکو انگریزی مین (کولاپس) کہتے ہین

علامات - اب اس درجہ مین نبض کمال کمزور ہوتا ہے آنکھین اندر گھس جاتی
ہین - آواز بیٹھ جاتی ہے - پیشاب بند - جسم برف کی طرح سرد - نبض بہت کمزور
دل ڈوبتا معلوم ہوتا ہے - اور دم بمشکل لیا جاتا ہے - زبان خشک و سرد -
بعض دفعہ ہچکی آنے لگتی ہے - چہرہ پر مُردہ پن چھا جاتا ہے - ٹھنڈا پسینہ
کثرت سے آتا ہے سانس مشکل سے آتا ہے مگر جلد جلد پیاس کی شدت ہوتی ہے ؞

علاج - طاقت کو قایم رکھنے کے واسطے نسخہ ذیل دین لیکن احتیاط یہ ہے کہ گرم ادویہ
کی بھرمار ضرورت سے زیادہ نہ کرین کیونکہ اگر بیمار بچ گیا تو طبعی طور پر خود بخود درجہ
گرمی کا آتا ہے - جب وہ درجہ آئے تو گرم ادویہ بند کر دین ہاں جب تک سخت

کمزور ہو اور جسم سرد ہو تو دیتے ہیں۔ تاہم کثرت سے بعض ناواقف حکیم شراب کو زیادہ ہیضہ میں دیتے ہیں جو بعض حالتوں میں سخت مضر پڑتی ہے۔ عرق گلاب یا عرق الائچی و پودینہ وغیرہ مفرح ادویہ جو کمزوری میں جو بعد ہیضہ رہتی ہے مفید ہیں ؎

نسخہ مفرح۔ اسپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ۳۰ بوند۔ کافور کا پانی ۲ تولہ۔ رم یا برانڈی چھ ماشہ ملا کر ایک ایک خوراک ایک ایک گھنٹہ کے بعد دیں اور پیاس و دست بند کرنے کے لئے شکر سرب (شوگر آف لیڈ) ہمراہ سرکہ کے جس میں پانی ملایا ہو دیں۔ پیشاب و صفرا بند کرنے کے واسطے اور دفعہ تشنج و قے کے لئے رائی کی پٹیاں گردن اور فم معدہ پر اور پنڈلیوں پر لگائیں لائیکوار امونیا میں بہت سا پانی ملا کر اس درجہ میں سونگھانا تو عمدہ محرک و مقوی قلب ہے۔ اس درجہ میں تدارک کرنے چاہئیں کہ پیشاب بند ہونے سے یوریا دماغ میں جمع ہو کر سرسام نہ پیدا کرے ؎

ہومیوپیتھک علاج

جب سخت تشنج ہاتھ پاؤں اور معدہ میں ہو دم گھٹنے لگے۔ دست برابر چلے آئیں قے زیادہ ہو تو آرسینک اور کیوپرم دونوں کو الٹ پلٹ کر دینا شروع کریں انگلیوں سے اینٹھن جاتی رہے لیکن نبض کی حالت خراب ہے تو ویراٹرم یا آرسینک کے ساتھ کاربو ویجیٹبلس دیں۔ اس سے نبض انتظام سے چلنے لگتی ہے پھیپھڑوں میں خون نہیں جمتا وغیرہ ؎

درجہ چہارم جسکو (ہی اکشن) لکھتے ہین

علامات - اس درجہ مین شاید ہی کوئی پہونچتا یا بچتا ہے جب کوئی خوش قسمت سب درجے بھگت کر بچ جائے - تو کئی گھنٹے بعد یا دوسرے تیسرے دن اسکے مرض مین انقلاب ہوتا ہے - جس سے طبیعت صحت کی طرف رجوع کرتی ہی ہوتے ہوتے طبیعت سُدرنی شروع ہو جاتی ہے - جسم گرم ہونا شروع ہوتا ہے - نفس رفتہ رفتہ تیز ہوتی جاتی ہے - سانس بھی ٹھرتا جاتا ہے - آنکھین جو بیٹھی تھین اُبھرنی شروع ہوتی ہین - نیند طبعی آنے لگتی ہے وغیرہ - اسوقت مین دو صورتین ہوتی ہین - یا تو بسبب اجتماع خون کے دماغ مین آنکھین سرخ ہو جاتے ہین - جسم گرم - سر مین درد وغنودگی مین سرسام ہو کر مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے نہین تو کل یا بعض علامتون کو آہستہ آہستہ تخفیف ہوتی ہے - بعض کو بخار اور بعض کو پیچش وغیرہ ہو کر مریض کئی دن بعد رو بصحت لاتا ہی ٭

علاج - رفع سبب کرین - اگر دستون کے بند ہونے سے ہے تو بذریعہ شافہ ایک دو دست دے دین - اور خون دماغ سے کم کرنے کے لئے دو تین جونکین کنپٹی پر لگائین اور پاؤن پر شافہ کھنچوائین اور امالی مناسب عمل مین لائین بعض کو پاشویا کرنے سے اور بعض کو گرم پانی مین پاؤن رکھنے سے اور بعض کو پنڈلیون پر رائی کی پٹی سے فائدہ ہوتا ہے - مریض کو شور وغل سے بالکل الگ رکھا جائے اور خبر گیری متعدد ٭

ہومیوپیتھک علاج

اس حالت میں جب بدن میں حرارت آجائے اور نبض بھی درست ہو جائے پیشاب نہ جاری ہو یا باوجود استعمال وریٹ رم اور ارسنک کے۔ اس وقت کنتھر۔ ایڈ نیز دینا چاہئے۔ جب پیشاب جاری ہو جائے۔ تو خوف ہیضہ سے نکلجاتا ہے۔ دو چار خوراک دے دیکھیں پیشاب ہو جائے تو اچھا ورنہ کیلی بائی کرومیکم دینا چاہئے ؂

اور جب حرارت کیسے شکایت ہو۔ پیشاب تھوڑا تھوڑا جاری ہو یا نہ آتا ہو آنکھوں میں سُرخی اور تلی کسیقدر پھیلی ہو زبان پر رطوبت سفید جم جائے یا کانٹے ہوں وغیرہ

انتباہ ۔ ہومیوپیتھک علاج کا اصول علاج بالمثل ہے ایک بڑا نامی گرامی ڈاکٹر جو پہلے الیوپیتھک ڈاکٹری کرتا تھا اُس نے اس علمی تجربہ کی بنیاد ۱۸۰۰ء میں قایم کی نام اس کا ہنیمن تھا انکا اصول میں صاحب کا اصل مذہب ہے جرمن تھا تھوڑے دنوں میں اسکی علاج امریکا اور انگلستان میں رواج پایا چونکہ اس میں مقدار خوراک بہت کم ہوتی ہے ایک شیشی بہ کم قیمت ہوتی ہے سیکڑوں مریضوں کو کافی ہوتی ہے۔ لارڈ بیکنس فیلڈ مرحوم وزیر اعظم ملکہ معظمہ اسی طب کا علاج کرتے تھے ؂

اطلاع۔ چونکہ اس کے عرقیات کی خوراک ایک قطرہ کا ۱/۲ حصہ ۱/۴ حصہ وغیرہ ہوتی ہے اسکی تقسیم طریقہ پر دوا کے جُدا کرنے کا درج کرتے ہیں جسقدر حصہ مطلوب ہو اسیقدر چمچہ پانی میں فقط ایک قطرہ میز ملادیں ۔ مثلاً ایک قطرہ دوا کا ۱/۴ حصہ درکار ہے۔ پس ۴ چمچہ پانی ایک قطرہ میں ملا دو ہر ایک چمچہ ۱/۴ حصہ دوا کا جُدا ہو جائیگا ؂ ۱۲

پاس ہو تو بلاڈونا دینا چاہیے ٭

ترکیب خوراک۔ وریٹ رم وار سنک۔ کن۔ تھر۔ ایڈنیر وبلاڈونا ایک سالہ بچہ ڈھائی سال کو ½ قطرہ سے ½ تک۔ ڈھائی سے دس برس تک ¼ قطرہ ½ قطرہ تک۔ دس سے بیس تک ½ قطرہ سے ½ قطرہ تک۔ بیس برس سے زیادہ ½ قطرہ سے ایک قطرہ تک۔ کار بو وجھلبس نمبر ٢ کی خوراک بھی اسیطرح ہے ٭

تنبیہ۔ یہہ مرض سخت موذی ہے۔ بعض اوقات دیکھتے دیکھتے کُل درجے طے کر جاتا ہے پس حکیم کو چاہیے کہ مریض کے پاس برابر حاضر رہے جیسا طبیعت کو بدلتا دیکھے ویسا ہی اپنی تدبیر وعلاج کو بدلے یہ وہ مرض نہین کہ حکیم جی دیکھکر نسخہ لکھدین اور پھر صبحکے گئے شام کو خبر لین ٭

علاج اُس وقت کا جب بُخار پیچش وغیرہ کوئی دوسرا مرض شروع ہو جاے

ہیضہ مین بُخار آجانے تو اس خبر کا اثر زایل ہو جاتا ہے۔ جب علامات ہیضہ جاتے رہین تو بُخار کا علاج کرین خفیف ہو تو چندان علاج کیے ضرورت نہین ہاں ان شدت سے ہو۔ تو ہلکے سُرق اور بدرچیزین۔ الوہ۔ تمر ہندسے۔ شورہ قلمی پوٹاسی ناٹریٹ۔ اور وانیسم۔ آپی۔ کاک۔ تھوڑے تھوڑے مقدار مین پانی ملا کر پلائین ٭

سرسام۔ علامات بخار۔ آنکھوں کا اوپر چڑھنا اور سُرخ ہونا

علاج۔ اگر بیہوشی ہو جائے تو فوراً سر پر پانی سرکہ ملا کر لگائیں۔ کپڑے کو جلد جلد تر رکھنا چاہیے ورنہ سر اور کنپٹی گردن پر پلاسٹر (آبلہ انگیز) لگاویں اور سر کو اور بخار میں قبض ہو تو ہلکا ملین دے کر قبض کھولدیں ٭

پیچش

جب اس کے آثار معلوم ہونے لگیں پیٹ میں مروڑ پڑے۔ تھوڑا تھوڑا پاخانہ ورد سے آنے لگے وغیرہ تو فوراً علاج شروع کریں ٭

علاج۔ نزلات اور اعابدار چیزیں دیویں تخم ریحان و اسپغول شربت مُفید پڑتے ہیں ٭

ہومیوپیتھک علاج۔ بعد زصت خاص مرض کے پیچش یا اسہال جاری ہیں یا جسم پر پھوڑے پھنسی یا ہیر وغیرہ ہو تو سلفر دینا چاہیے ٭

علاج ہیضہ مجوزہ ڈاکٹر ڈزنری صاحب سابق سینٹری کمشنر پنجاب

فوراً جب شکم میں درد یا قے اسہال یا نرمی شکم معلوم ہو تو دوائی کھائی جائے کیونکہ جب دست شروع ہو جاتے ہیں تو دوا بہت کم فایدہ کرتی ہے ہیضہ کے صحت یافتہ مریض

کے بیرونی جسم اور کپڑون سے زہریت دُور کرنے کے لئے ڈاکٹر ہاپکسن صاحب
نے یہہ تدبیر بتلائی ہے +
ہیر کسیس یعنے کاہی سرد پانی کے گھڑے مین گھول کر آدہے سے بیمار کو غسل کرا دینا
چاہئے. باقی نصف سے اوس کے کپڑے دُہلوادین اور کپڑون کو دن بہر دُہوپ مین
سکھلا کر مریض کو پہنائین تاکہ یہہ دوائی اوس کے جسم اور کپڑون سے خوب اثر کر کے
زہر کو دُور کر دیوے +

بعض پُرانے شبہون کا جواب اور ہیضہ ہونے کے
باعث قابل توجہ عوام خصوصاً
زمینداران دیہات

سوال کیا سبب ہے کہ جب سے انگریزی حکومت ملک ہند مین قایم ہوئی ہر سال ہیضہ کی
شکایت سُنی جاتی ہے. باوجود سے کہ صفائی کے انتظام کے لئے ہر جگہ
میونسپلٹیان موجود ہین. ہمکو معتبر طور پر معلوم ہوا کہ سکھون کے عہد حکومت مین
مثلاً لاہور جو پایہ تخت خالصہ تہا ہر گلی کوچہ کیا بازارون سے گزرنا پیدل
کا بسبب کیچڑ کے محال تھا اور شہر کے چارون طرف کہائی جس مین دُنیا بہر کے
مُردار چیزین سڑتی تہین اور صفائی کا نام تک نہین تھا. باوجود ان قبوحات
بالا کے جو آجکل سبب پیدایش ہیضہ ٹہیرائے جاتے ہین کبھی نام ہیضہ
برسون کے بعد بھی نہین سُنا تہا. برخلاف ان ایام کے کہ ہر سال نئی

۲ ذ [illegible]

طاقت سی ہیضہ صاحب قدم رنجہ فرماتے ہین؟

جواب۔ اس بات کو ہم ہرگز تسلیم نہین کرتے۔ کہ انگریزی عملداری ہونے سے اس مرض نے ہندوستان مین ترقی پائی ہے۔ کیونکہ ہماری کتب قدیم مسلم طب مین یہہ مرض جن اسباب سے واقعہ ہوتا ہے قدیم سے چلاآتا ہے اگر یہ مرض انگریزی عملداری کے سبب پھیلتا۔ تو کتب قدیم مین اسقدر جنسیات سے اسکا علاج تحریر نہ ہوتا اور روز بروز جو یہ مرض کثیر الوقوع ہوتا جاتا ہے اسکے کئی ایک باعث ہین ۔

اوّل۔ ہم دیکھتے ہین کہ روز بروز فصلون کا اختلاف زیادہ ہوتا جاتا ہے بارش کے دنون پورے طور پر حسب سابق پوری برسات نہین ہوتی اور گرمی کے دنون سردی اور سردی کے کمال مین گرمی اور بہتیرے امورات خلاف موسم واقعہ ہوتے ہین۔ پس ضرور جوہر ہوا مین اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہی باعث وبا ہے۔ اور یہ بظاہر اسلئے اختلاف ہوتا ہے۔ کہ جہان کوسون جنگلات تھے۔ وہان پاؤن رکھنے کو صاف زمین نہین ملتی۔ جابجا کھیتی زراعت نہرین اور نوآباد بستیان ۔

دوم۔ چونکہ یہہ زیادہ گرمی کے دنون بہڑکتا ہے جن دنون زیادہ بقولات و ثمرات خام بہ کثرت استعمال ہوتے ہین اور گرمی کے باعث حرارت غریزی خارج کی طرف زیادہ رجوع کرتی ہے۔ اسلئے جھٹ ہاضمہ مین فرق ہونے سے امعاء مین غذا ترش و خراب ہو کر خراش پیدا کرتی ہے وہی خرابی ہوا بہ سبب خراب موسم و خرابی ہوا مودی بہ ہیضہ ہوتے ہین ۔

سوم - جن زمینون مین پہلے کچھ بویا نہ جاتا تھا۔ اب اُن مین کاشت ہوتی ہے
اور جہان جنگل درختون کے کہڑے تھے وہان اون کو کاٹ کر جابجا نہرین جاری ہین
اور آبادی ہوگئی ہے - مویشیون اور بکریون بھیڑون کے لئے جگہ چرنے کے
کم ہونے سے وہ لاغر اور مریل سی ہوگئی ہین اور اُنہین کا گوشت کہانے
مین آتا ہے - جو باعث مرض ہے - اور بعضے وقت ڈہونڈہ مریض بے زبان قابل
رحم گاے کا گوشت جو فی الحقیقت مخزن امراض ہے کثرت سے
ہوتا ہے۔ اب کوئی قصبہ یا شہر خالی نہین جہان کثرت سے پیٹ کے لئے
اسکو چھری نہ چلاتے ہون اسلئے ہمیشہ اکثر امراض وبائی کا دور ہوتا ہے ٭
تجربہ نے ہمکو بتلایا ہے کہ جو لوگ گوشت خور ہین وہ اکثر بیماریون مین مبتلا ہوا
کرتے ہین خصوصاً ہیضہ مین - نہ صرف گوشت کا اثر صحت پر بُرا ہوتا ہے بلکہ
اخلاق و عادات پر اسکا پورا تسلط ہوتا ہے - اسبات سے کوئی سمجھدار
انکار نہین کرسکتا کہ جو دوا یا غذا کھائی جاے اُسکے اندر جانے سے جسم پر
وہی اثر و خواص ظاہر ہون گے - جو اوس مین ودیعت ہین - گوشت کہانے سے
بیشک قوے حیوانی کا غلبہ ہوتا ہے - شہوت پرست - مغلوب الغضب
حیوان کی طرح یا تو بے غیرت[1] یا مارے غیرت کے خون خرابا[2] کرنیوالا کینہ ور صلح
اور اتفاق سے قدرتی نفرت - جنگ و جدل کی صفت مین حاصل المعنی والا مطلب پرست
وغیرہ رحم اور محبت گوشت خور مین کم ہوتی ہے اور آزمایا گیا ہے کہ جو جانور گوشت خور
ہین اونکو نباتی غذا پر عادی کرنے سے اونکی خونخواری اور غضب وغیرہ مین فرق آگیا

---

[1] یورپ کے حالات سن لو [2] کابل وغیرہ جاکر دیکھ لو - ۱۲

میرے خیال میں مسلمانوں کی حالت تب تک نہ شدہ ہو گی جب تک کہ وہ گوشت کو اپنی غذا ہی کی قدر کم نہ کریں گے۔ گوشت ہی کے خواص سے مسلمان حالت ادبار میں ہیں چھوڑنے سے باہم ویسے ہی اتفاق اور اتحاد ہوگا جس سے وہ جلد اپنے کو اسی عروج پر پہونچا سکیں گے ۔

پروفیسر فاریس نے اسبارہ میں تجربہ کیا ہے۔ اونکا خیال ہے کہ بہ نسبت انگریزوں کے سکاٹ لینڈ کے باشندے جو گوشت کم اور نباتات کا زیادہ استعمال کرتے ہیں اونچائی قد اور وزن اور طاقت کے لحاظ سے زیادہ اچھے ہیں اسکاچ لوگوں سے آئرش لوگ جو آئرلینڈ کے رہنے والے ہیں اور روٹی آلو کھا کر گذران کرتے ہیں کئی درجہ فضیلت رکھتے ہیں ۔

یہ بھی ثابت ہے اور جو علم تواریخ سے واقف ہیں خوب جانتے ہیں کہ جس قوم نے ترقی کی اسی حالت میں جب وہ لوگ گوشت خور نہ تھے یا کم خور تھے۔ اور جب وے لوگ خورد و کلاں اسی پر گزارہ کرنے لگے وہ ترقی سے رہ کر تنزل میں گرے۔ دیکھو اسپارٹن لوگ جو دنیا کی کل قوموں سے طاقت۔ جرات۔ ہمت۔ سرگرمی۔ اور بہادری۔ ڈیل ڈول میں لاثانی پائے جاتے ہیں۔ وہ گوشت خور نہ تھے اور جس زمانہ میں گریس اور روم کے فتوحات کا جھنڈا پھر پھیرتا اوس زمانہ کی اون فاتحہ قوموں کے آدمی گوشت خور نہ تھے۔ جب اونھوں نے گوشت خوری اختیار کی تب زوال کا سلسلہ شروع ہوا۔ اسکے کھانے سے باہم جنگ کیسے خوب سوجھتی ہے خالصہ جی کا زمانہ ابھی پنجاب کے لوگ بھول نہیں گئے۔ مسلمانان کابل۔ بخارا۔ روم۔ مصر وغیرہ کو دیکھئے۔ یہ حسن انتظام جس کو روزمرہ خیالات سے گننا

سنا جاتا ہے اسی گوشت کی مہربانی ہے مقدرتی اثر گوشت کا ہی کہ شہوت کی طرف میلان
جو مفید اور فساد اور آرام طلبی اور تساہل کا گھر ہے پیدا کرتا ہے لائی ہگ کی کتاب
موسوم بہ فی ۔می۔ لی ۔ آر ۔ لیٹرز ۔ آن کمسٹری مین لکھا ہے ۔ انسان جن جانورونکا
گوشت کھاتا ہے ۔ وہ درحقیقت وہی نباتات ہوتی ہین جو ہیئت بدلکر سکنڈ ہینڈ
ہمارے کھانے مین آتے ہین اور جسکی وسیلہ وہ جانور خود پلتی اور پرورش پاتے رہتے
ہین سوائے اسکے نباتات مین ایک جزو مثل انڈے کے سفیدی کے ہوتا ہے
وہ حیوانات کی سفیدی کے مطابق ہوتی ہے جسکو البیومن کہتے ہین اسیطرح نباتی اور
حیوانی ریشے بھی ایک ہی ہوتے ہین ٭

گوشت مین صرف ۲۶ فی سیکڑہ وہ مادہ ہے جس سے انسان نشو و نما پاتا ہے
فی ۷۴ حصہ پانی اور نباتات مین مذکورہ بالا مادہ موجود ہوتا ہے سوائے
اسکے انسان کو حرارت غریزی کے لئے جس گرم مادہ کی ضرورت ہوتی ہو
جس کو کار ۔ بو ۔ ہی ۔ ڈی ۔ ٹس کہتے ہین ۔ وہ ذبح کئے ہوئے حیوانی
گوشت مین بہ نسبت نباتات کے بہت کم ہوتا ہے اور وہ اجزاء جن سے ہڈیان
نشو و نما پاتے ہین اور مضبوط ہوتے ہین وہ بھی نباتات مین زیادہ موجود پائے
جاتے ہین ۔ دیکھو وہ جانور جو انسان کو مدد دیتے ہین ۔ گھوڑا ۔ گدھا ۔ خچر ۔ اونٹ
گائے ۔ بیل ۔ بھیڑ ۔ یہ سب نباتات کھاتے ہین ٭

علامات ذیل سے ثابت ہوتا ہی کہ انسان گوشت خور نہین ۔

(الف) انسان کے جسم سے مثل ان جانورون کے جو نباتات پر گزارہ کرتے ہین
پسینہ نکلتا ہے ۔ مگر گوشت خور جانورون کے جسم سے پسینہ برآمد نہین ہوتا ٭

(ب) گوشت خور جانور اپنی غذا چبا کر نہین کھاتے۔ مگر انسان اور نباتات کہانے والے جانورون کی طرح چبا کر اپنی خوراک کہاتا ہے *

(ج) آدمی مثل نباتات کھانے والے جانورون کے پانیکو گھونٹ باندھ کر پیتا ہے مگر گوشت خور جانور زبان سے چاٹ چاٹ کر پیتا ہے *

(د) آدمی کے مثل نباتات کھانے والے جانورون کا لُعاب (سلیوا) جسقدر زیادہ ہوتا ہے اوسقدر گوشت خوار جانورون کے نہین ہوتا۔ پس معلوم ہوا کہ قدرت نے ہماری غذا نباتات بنائی ہے نہ گوشت۔ وائے اون لوگون پر جو بسبب ناواقفیت اس گرم ملک ہندوستان مین گوشت کو نباتات پر فضیلت دیتے ہین۔ ہمارے فخر ہندوستان ڈاکٹر رحیم خان صاحب آنریری سرجن کا قول ہے "ہمارے ہندوستانیون کو صحت قایم رکھنے کے لئے غذا نباتی زیادہ مفید ہوتی ہے بہ نسبت گوشت کے" *

الغرض یہہ ہماری ساری تحریر اس غرض کے لئے ہے کہ دیا کا ظہور گوشت گاے کے ہونے سے زیادہ ہوتا ہے *

چہارم۔ چارون طرف شہر کے اس کثرت سے اوڑی گندگی تازہ ڈالکر کھیتی کی جاتی اور ترکاریان ہونے لگی ہین کہ سابق اس کے جو تہا حصہ بھی نہ ہوا کرتی تہین اور سال میں کئی بار ہوتی ہین اور وہی کھانے مین آتے ہین اور یہہ حفظ صحت کے بگاڑنے کے لئے نہایت مُضر ہین *

پنجم۔ شہر کے قرب وجوار مین تڑاوون مین بجائے اوپلون کے گندگی ڈالی جاتی ہے واسطے ذاتی فایدے کے لئے شہر کی بدبو ہی کرتے مین۔ جس کا نتیجہ یہہ ہوتا

ہے کہ وہی خراب ہوا ہوا مین ملکر ہوا کو کثیف کرتی ہے اور وہی ہوا پھیلکر باعث
ترقی مرض ہو جاتی ہے - اس مین کسی کو کلام نہین کہ جو چیز بدبودار جلائی جاتی ہے
اسکا تعفن بذریعہ دُخان ہوا مین ملتا ہے اور وہی ہوا ردی ہو کر تمام جگہ پھیلتی
ہے - بھلا پھر کیونکر بیماری نہ ہو - کیا عمدہ بات ہو کہ ہماری صحت کے کفیل
صاحب سنٹری کمشنر اروڑی ڈالنا پر اودن مین منع کرین ✣
ششم گندگی کو چورن سا اندر مکانات کی صفائی نہ ہونا ہی مرض کو بہت مدد دیتا ہے مجھکو ان زمیندارون
کیحالت پر افسوس ہے کہ وہ اپنی کم علمی اور نہ واقفیت سے اپنی قیمتی چیز کو کھوتے
ہین اور اپنی زندگی کو برباد اور صحت کو خستہ حالت مین اپنی لاپروائی سے
لاتے ہین - وہ یہ کہ اروڑی وغیرہ کو گھرون کے قرب وجوار مین کھلا
میدانون مین پھینکدیتے ہین جس سے کیمیا اثر فایدہ جو پیدایش و روئیدگی
نباتات کے بارہ مین ہے - زائل ہو جاتا ہے - اور ان کے صحت کو بگاڑتا
ہے اگر وہ اسکو گڑھون مین دبا کر رکھین - کھاد (یہ ایک زراعت کے
عمدہ بنانے کے جزو اعظم ہے) ایسے خراب طور پر زمیندار پھینک دیتے ہین جہان
پڑے پڑے وہین ڈھیر لگ گیا نہ صرف صحت مین بگاڑ ہو جاتا ہے بلکہ وہ قیمتی چیز ضایع
ہوتی ہے جو نباتات کے لیے بمنزلہ آب حیات ہے) ملیریا ہر ایک تو صحت
عمدہ ہے اس کے بو سے جو امراض - تپ لرزہ ہیضہ (ایشیا) وغیرہ پیدا ہوتے
ہین جن سے وہ محنت و مشقت و ہل جوتنے وغیرہ کے قابل نہین رہتے اور
بحالت بیماری ایک تو باہر زراعت نہ کرسکے اسپر طرفہ خرچ دوائی و فیس حکیم ویکر
آخرکار مفلس و قلاش ہو جاتے ہین - ہم انکو آسان ترکیب تبلا دیتے ہین جس سے

یہہ ایسے صدمہ سے بچ سکتے ہین - وہ یہہ ہے کہ اروڑی وغیرہ گوبر کے لیے گڑہی نکال کر اون کے چارون طرف دیوار خام کھینچ لیا کرین اور اوپر گھاس پہوس ڈال کر تھوڑی سی مٹی ڈال دین - پھر دیکھیں انکو کیسے فایدے ہوتے ہین - دونون مین مالامال ہوجاوین - سیر کی جگہہ دو سیر پیدا ہو - صحت بحال رہے - دین اور دُنیا دونون مین سرخروئی حاصل ہو - ہان جہان تک ممکن ہو آبادی سے ذرا فاصلہ پر احاطہ ہونا چاہیے - اچھا یہ تو مشکل بات نہین گانو والے صرف ایک احاطہ شمال کیطرف دا ون گانو سے مقرر کرلین - اور وہین اکہہ کوڑہ وغیرہ ڈالا کرین - اس مین ایک تو گانو کے چارون طرف سے غلاظت جاتی رہے گی - اور نہ ہوا خراب ہوگی - برسات مین اکثر اوس کے ہوا کم چلتی ہے اسلیے اس کے بڑے اثر گانو مین کم پہیلین گے - دوسرا زمیندارون اور ملبرداروں کے قابل توجہ یہہ امر ہے کہ اپنی رہایش بود و باش کی جگہہ وہ اپنے مویشیون کو نہ باندہا کرین - رہنے کے جگہہ سے علیحدہ چارپایون کے لیے جگہہ مقرر کرنی چاہیے ایک جگہہ رہنے سے گوبر و پیشاب اور اُن کے سانس سے ایک خراب فاسد مُوذی ہوا دُخانی ذکار بانک پیدا ہوتی ہے اور اُسکو یہہ صاحب ہوش گھیر مین جس سے طبیعت مین میلان سیکڑون امراض کے قبول کرنے کے لیے ہوجاتا ہے اور صدہا امراض مہلک پیدا ہوتے ہین - ان مین سے بعض کا اثر فے الفور اور بہتیرون کا اثر آہستہ آہستہ ہوکر آخر نکمہ کردیتے ہین - ہماری سرکار نے ہمارے فائدہ کے لیے ہزارون کیا لاکھون روپیہ صرف کرنا منظور فرمایا ہے اور ہوتا ہے - جناب

صاحب سنیٹری کمشنر ہمیشہ مفید عام ہدایات ہماری بہبودی کے لئے جابجا مشتہر و تقسیم کرتے ہین اور ہم اُن کی اپنی کم عقلی سے کچھ پرواہ نہین کرتے اِن کی صدہا گوشت نشین امراض متعدی کے وغیرہ کے لئے تب ہی مفید ہونگی کہ ہم اونکو سمجھ بوجھ کر اُن پر عملدر آمد کرین اور اپنے آپ بھی اسباب وقوع علت سے واقف ہو کر امراض سے نجات حاصل کرین ٭

ہم آخر کا ملتجی ہادر بھر یان قیصر ہند سے معزز عہدہ دارون سے التجا کرتے ہین کہ زمیندارون کو ان کے سمجھنے اور دیکھنے کے لئے عرصہ چاہئے آپ ہی عام حکم دین کہ زمیندار گانو سے باہر اروڑی اچاطون مین جمع کیا کرین اس سے دو فائدے مترتب ہون گے۔ ایک تو بیماری کم ہو گی۔ دوسرا رعایا کی صحت بحال رہے گی۔ اور کھاد عمدہ تیار ہو گا جس کے فوائد سے اب زمیندار واقف نہین۔ پھر تو او نا واقف نہ ہو گا کھاد کے ڈالنے سے جب فصل زیادہ ہوئی اور بعد از چندے رسم ہی دبانے کی ہو جائے گی اور نہین تو عادتاً ہی دبانا شروع کرین گے پھر تو حکام کو ایسے امور کی تعمیل کے لئے وقت نہ اٹھانی پڑیگی ٭

ہفتم۔ بھلا اب جیسے آرام کے سامان کہان جابجا پختہ سڑکین موجود ڈاک بنگلے یکہ وغیرہ مہیا ہین۔ جہان پیدل وہ بھی بجماعت کثیر بصد مشکل ہو دن مین پہونچتے تھے اب اکیلا بوڑہے سے لیکر بچہ تک بلا تردد ریل پر سوار ہوا۔ اور پہونچا۔ صدہا کوسون کو آدمی مہینون کا راستہ گھنٹون مین طے کر کے اودہر اودہر آتے جاتے ہین وسایل سفر اچھے طور پر پھیلا ہوئے رجسٹر تولید و اموات و کیفیت صحت ملک بذریعہ تار ہر روز معلوم ہونے لگے جس سے عام مین چرچہ زیادہ ہوتا

ہے۔ تھوڑا سا پڑھا بھی اخباروں میں حالت صحت دریافت کرلیتا ہے۔ تو کیا
تعجب ہے کہ مرض بسبب متعدی ہونے کے ایک جگہ سے دوسری جگہ بذریعہ
ریل و جہاز پہونچتا ہو اور وہم اور دہشت کا بھی عجیب اثر ہوتا ہے کہ اسکے مقابل میں دوا و
دعا اثر کرسکتی ہے ؀

ہشتم پچھلے سے عہد حکومت میں جو کوچہ و بازار بالکل صاف نہ ہوا کرتے تھے
اور حفظ صحت کا کوئی نام تک نہیں جانتا تھا۔ لوگ اس کے خوگر تھے جیسے اُن
لوگوں کے دماغ بسبب عادت کے تھوڑا کچھ تغیر یا کثیف ہوا میں پیدا ہونے سے
جلدی متأثر نہ ہوتے تھے اور جب کبھی زیادہ کثیف ہوا میں ہو جاتی تھی تو یہ
مرض اس شدت و کثرت سے پھیلتا تھا۔ کہ العیاذ باللہ۔ چنانچہ عہد مہاراجہ
رنجیت سنگھ و دلیپ سنگھ اکثر کو یاد ہوگا اور بسبب نہ ہونے ریل وغیرہ اور ان
آسائش و زودی سفر کے جہاں پیدا ہوا وہیں بڑھ کر دور ہو جاتا تھا اور اکثر لوگ
اس کی ماہیت سے پورے واقف نہ تھے۔ اور ان کو اسقدر وہم و خوف نہ
تھا کہ جس سے اسکا چرچا ہوتا اور نہ کوئی ذریعہ خبر جلد پہونچانے کا تھا اور نہ
رجسٹر اموات و تولید تھی جن سے انکو کیفیت ہر روزہ ہر شہر کی معلوم
ہوتی اور صحت یا بیماری کا حال جانچ کرسکتے کہ تمام ملک میں کہاں بیماری
زیادہ ہے اور صحت کا کیا حال ہے برخلاف اسکے جب سے سرکار انگریزی کی عملداری
ہوئی ہے اور تعلقہ ہے گلی کوچہ بازار وغیرہ کی صفائی روز بروز ترقی پر ہے
جس سے عام لوگ بھی نفاست و لطافت کے عادی ہو گئے ہیں اور ان
کے دماغ بھی ایسے نازک کہ ادنیٰ تغیر و تبدیل ہر قسم ذرا ہوا ردی ہو جائے

تو فوراً اونکے جسم کے منافذ بند ہو جاتے ہین اور دماغ سہار نہین سکتا یہی باعث
ہے جہان قدیم سے صفائی کا اچھا انتظام ہے اور عام لوگ مہذب شائستہ خوشحال
سمجھ و قعت ہین اور انتظام صفائی مین سرگرم ہین وہان اس مرض کا بہت کم دخل
ہوتا ہے جیسا یورپ ٭

مخفی ہو بڑے جید انگریزی ڈاکٹر کا قول ہے اور اس مین حکمائے متقدمین
بھی متفق ہو گئے کہ کثرت زراعت علی الخصوص دھان برنج وغیرہ جو بسبب
جا بجا نہرین ہونے کے جہان کو سوا بجز شور زمین کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اب
لاکھون من غلہ پیدا ہونا شروع ہوا اور جس کثرت سے زراعت ہو گی اُسیقدر
عفونت اور گرمی بڑہے گی گھاس پھوس اور صدہا نباتی چیزین پانی مین گلتی
سڑتی ہین جس سے [illegible] ۔ ریا زہر پیدا ہوتا ہے اور چونکہ کل علامات
وخواص [illegible] ۔ ریا ہیضہ مین پائے جاتے ہین اس سے گمان ہو سکتا ہے
کہ شاید جب بہت کثرت سے [illegible] ۔ ریا پیدا ہو کر کسی پر اثر کرے تو قے
ودست شدت سے شروع ہو کر سخت بے چینی و بیقراری اور مختلف اعضا
بدن مین خون جما جیسی بعض جلد تیار ہوتی بعض ہین اور شاید اسی سے سال بسال ہیضہ
پیدا ہوتا ہو اور تجربہ سے بھی ثابت ہوا ہے کہ کثرت زراعت سے زیادہ گرمی
پیدا ہوتی ہے - چنانچہ سائبیریا واقعہ روس مین پہلے کثرت سے برفباری
رہا کرتی تھی اور سخت سردی پڑتی تھی جب سے وہان آبادی شروع ہوئی -
اور زراعت کثرت سے ہونے لگی وہ ملک گرم ہوتا جاتا ہے - دور کیون
جاتے ہو اپنے ملک مین دیکھ لو - پوچھ لو - ابتدا مین جب ضلع منٹگمری

وغیرہ پہاڑ معلوم ہوئے تھے تو وہاں اسوقت اسقدر سردی اور برف پڑتی تھی کہ اسوقت اسکا عشر عشیر بھی نہیں کیا باعث کثرت آبادی و زراعت اور کٹ جانے جنگلوں سے موسم اپنی اصلی حالت پر نہیں ہے اسلئے گرمی بھی زیادہ پڑتی ہے اور بیماری بھی ہمیشہ ستاتی ہے ۔

مفصل علاج عوارضات ہیضہ

اب میں چند تدابیر ضروری جو حکمائے معتبر اور ڈاکٹران مستندین ہر دو یعنے انگریزی و یونانی کے تجربہ کردہ ہیں اسلئے بغرض سہولت علاج کے لکھتا ہوں ۔

اول قے کے روکنے کا اصول

(۱) اگر قے آنے سے دل کا غبار کم ہوتا ہو اور کمزوری بھی نہ ہو تو ہرگز نہ روکیں ۔

(۲) اگر قے آنے سے غبار کسیقدر کم ہوتا ہے مگر کمزوری ہوئی جاتی ہے تو ادویہ تریاقیہ کو معہ تعدادات دافع قے کے دیں مثلاً آبجیل ربائی ۔ یا پیاز کا سیدوا جبیل یا عرق لیموں کاغذی ایک چھٹانک یکبارگی یا قہر مہرہ کو گلاب میں گھسکر سکنجبین کیساتھ یا سوڈا اسکے دیں ۔ اس سے یا تو قے آکر یا بے قے دل کا غبار کم ہوجائیگا ۔

تدابیر ذیل قے کے بند کرنے کیلئے مفید ہوتی ہیں ان سے کسی کو مناسب حال اور حالت مریض و مرض پر غور کرکے تجویز کریں (۱) اگر بیمار اندرونی گرمی کی زیادہ شکایت کرے اور کلیجہ پھٹا جاتا بتلائے تو مقام معدہ پر سرد قابض

مثل صندل گشنیز وغیرہ کے لیپ کریں اس سے قے کو افاقہ ہو جاتا ہے اور
ماء الرائب (ترش لسی) یا زرشک۔ انار دانہ ترش اور نمک فلفل سیاہ کی
چٹنی چٹاویں (۳) بازو و پنڈلیوں کو باندھنا (۴) پشت پر آرام سے لیٹے
رہنا (۵) جدوار یا زہر مہرہ یا ناریل دریائی گلاب میں گھسکر یا گولی باندھ کر
دینا (۶) اگر منہ سے پھیکا پانی آتا ہو۔ تو الایچی یا سونف۔ یا گاؤزبان یا
پودینہ کا عرق دینا (۷) معدہ پر رائی کی پٹی (۸) سوڈا واٹر یا لمنیڈ (۹)
آب انار دانہ ترش دینا (۱۰) چٹنی انار دانہ۔ (۱۱) مغز کول ڈوڈہ و طباشیر
سفوف کر کے چٹانا (۱۲) سکنجبین لیموں یا لیموں چوسنا (۱۳) مخدرات
مثل افیون کے نم معدہ پر ضماد کرنا (۱۴) برف معدہ پر رکھنا (۱۵)
ٹکڑے برف کے منہ میں رکھنے۔ ان میں سے مفرد یا مرکب
کر کے مناسب وقت دیکھ کر دیں ۔

فائدہ جب قے کے روکنے سے یا خود رک جانے سے ہچکی شروع ہو جاوے یا نفخ شکم
ہو یا گھبراہٹ بدحال ہو تو ہلکی سی قے کی دوائی مثل سکنجبین میں آب گرم نمک ملا کر قے کرا دیں
بقول حکیم علوی خان شیرہ زنجبیل نیم برشت ۳ ماشہ۔ نور تپ زرنباد ہر ایک
ڈیڑھ ماشہ۔ عرق کیوڑہ۔ عرق بھار ترنج۔ ہر ایک سات تولہ۔ نمک لاہوری ۲ ماشہ
ملا کر پلانا بہت مفید ہوتا ہے اگر کسی طرح بند نہ ہو تو معدہ پر شیشہ بلا تیغ لگانا بہتر ہوتا ہے ۔

دوم۔ دستوں کے بند کرنے کے اصول

جارج جانسن صاحب معلم الامراض کنگس کالج لنڈن اور طبیب کالج ہسپتال

وغیرہ کے اُصول علاج جو اوپر مجمل بیان ہوئے ہیں وہ یہی ہیں ہیضہ اور کالرک ڈاریا کی علاج میں مقدم اُصول یہ ہے ہم ذہن
نشین کرنا چاہتے ہیں - "واجب ہے اخراج مواد جو حقیقت میں ہی شفا بخش
ہے - جیسا چیچک میں دانہ نکلنا یک بیک بوسیلہ افیون وغیرہ اسہال
وغیرہ بند نہ کرنا چاہئے - کیونکہ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ وہی مواد بند
کرنے سے ایلی منٹری کنال یعنے اوس نالی میں جو مُنہ سے لے کر
مبرز تک ہے مجتمع رہنے سے سخت مُضر پڑتی ہے - ایک علاج ہے جو
ہر حالت اور ہر درجہ میں کیا جا سکتا ہے - وہ یہ کہ سرد پانی کثرت سے استعمال
کیا جائے - تاکہ امعاء کی نالیوں کو صاف اور سمیت وار مواد کو دھو ڈالے
بہت سے مریضوں میں بھی تجربہ ہوا اور مفید نکلا - اگر افیون وغیرہ سے
کسی نے بند کئے بھی ہوں اور شکم ٹٹولنے سے اور ٹھوکنے سے درد معلوم
ہو - یا امعاء پھول جائیں تو ملائم مسہل دینا چاہئے جس سے خراش امعاء میں
نہ ہو مثلاً روغن بید انجیر ہمراہ عرق لیموں - اِس کے کھانے کے بعد آدھ
گھنٹہ کوئی اور ستعمال چیز نہ دیں تاکہ معدہ سے تیل نیچے نہ اوتر جائے - اگر
تیل کوئی نہ پی سکے تو ریوند ۱۵ گرین - یا شکر دودھ سب آدھ ڈرام دیں - اگر متلی
ہوتی ہو اور قے نہ ہو تو ہلکے مقئی دوا مثل ۲۰ گرین اپیکاک دیں - یا
کھانے کا نمک ایک چمچہ دیں افیون وغیرہ دینے کا وقت ہے - تو بعد
اخراج سمیت قلیل المقدار میں جس سے امعاء کو تسکین ہو جبکہ امعاء میں سمیت
یا بدبودار مواد ہو تو افیون لاحاصل ہے - بلکہ خطرناک - افیون ابتدائی درجہ
میں یقیناً مُضر ہوگی - اگر دی بھی جائے تو دستوں کے رستہ علاج

ہوجاتی ہے اس باعث نقصان نہ کرتی۔ اور نہ دست بند کرتی ہو۔ فوراً دستون
کا بند کرنا بعض حالتون مین مہلک ہوجاتا ہے۔ نیز اُصول خواص زہر سے
یہہ علاج ہونا چاہیے۔ کہ پہلے ایک آدھ دست آنے دین۔ کیونکہ ہم اوپر
بتلا چکے ہین کہ سم ہیضہ کا اثر امعاء پر ہوکر خون پر ہوتا ہے تو دست آنے
سے کمی زہر خواہ کتنی ہو متصور ہے۔ بلکہ پہلے پہل تو کیلومل دین تاکہ جگر
کو تحریک دے کر خوب صفرا پیدا کرکے دستون کو متغیر کردے۔ پوست بالا
ابیل جسکو جیاکھٹے ہین جلاکر اور پوست لیمون جلاکر اور نبات سُرخ جلاکر
ہرایک ۴ ماشہ پانی کے ساتھ حل کرکے دو تین دفعہ کرکے دین۔ پہلے دن
دوسرے دن بھی اسیطرح کر کر دوسرا النسخہ بناکر پلا دین۔ دست قے پیاس کو دُور
کرتا ہے۔ چونہ آن بجھہ ۹ تولہ۔ نوشادر کانی ۱ تولہ۔ پانی ۲ سیر ان سب کو
بھگو دین اور برتن کو آگ پر رکھ دین جب پانی ٹھر جائے زلال لیکر لیمون کا رس
ملاکر شیشہ مین بند رکھین خوراک ۲ تولہ سے ۷ تک۔ (۱) مرفیز اکسو فاراکان یہ
تہوڑے عرصہ سے دوائی ہیضہ کے لئے مفید خیال کی گئی ہے۔ چنانچہ راقم نے
اور مسٹر بلک صاحب اسسٹنٹ سکرٹری میونسپل کمیٹی لاہور نے کئی دفعہ چند
مریضون پر کامیابی سے فایدہ اُٹھایا حالانکہ بعض سخت حالت مین تھے۔

ترکیب۔ پہلے ۲۰ بوند سوا تولہ سرد پانی مین ملاکر دین اگر قے و دست بند نہون
تو ایسی اور خوراک گھنٹہ گھنٹہ یا آدھ آدھ گھنٹہ بعد دیتے جائین۔ بچون کو فی سال
دو بوند کے حساب سے دینا چاہئے (۲) کلوروڈین عرصہ سے اسکو مفید خیال کیا گیا ہے
کیونکہ یہ اور علامتون کے دفعیہ کے لئے بھی مددگار ہے۔

برای دفع قے و اسہال و [illegible] ہیضہ و دفع تشنگی۔ پوست نارجیل [illegible] پوست لیمون [illegible] نبات صحیح

ترکیب ۔ جوان آدمی کو فی خوراک ۴ سے ۲۰ بوند تک پانی یا عرق گلاب مین دیوین اگر ایک خوراک دینے سے افاقہ نہ ہو تو دوسری خوراک ورنہ تیسری چوتھی تک دین ۔ جب دستون کے رنگت بدلجائے یا سبز یا زرد تھوڑے تھوڑے آنے لگین تو کلوروڈین بند کر دین اور قابضات کی طرف متوجہ ہون ۔ مثلاً شو ۔ گر ۔ آمنٹ ۔ لڈ ۔ سٹ ماز و ۔ چاک ۔ کیچر ٹنکچر کیٹچی کیو (کرکس) کتھہ ۔ رُب بہی ۔ وُرُب سیب ۔ همراه ورق نقرہ یا سفوف کتھہ ۔ الائچی دانہ یا آملہ و چینی انار دانہ و زرشک و سماق وغیرہ قابضات کو معہ ادویہ تریاقیہ کے مثل زہر مہرہ ۔ پیپتیا ۔ اجیل دریائی ۔ پیارانگا وغیرہ کے دین ۔ رس لیمون ترب ایک چھٹانک ایک خوراک کر کے دینا بھی مفید ہوتا ہے ۔ حکیم مجوسی کا قول ہے کہ سرد پانی مین بٹھلانے سے اس مرض مین بہت فائدہ ہوتا ہے اور دفع قے و دست کے لئے رُب ترنج ترشی ترنج ۳ درم مجرب ہے ۔

سوم ۔ پیاس اور گرمی کے سبب سے جو دل ڈوبتا ہے

تشنگی کے شدت تب ہی ہوتی ہے کہ جب قے و دست بالکل نہ تھمین اور متواتر چلے جاتے مین ۔ جب اس مین کسیقدر کمی ہوگی ۔ اوتنی پیاس گھٹ جائے گی دل کے ڈوبنے کی شدت و خفت قوتون کے تحلیل ہونے پر موقوف ہے اور اندرونی گرمی سرد مکان مین رکھنے سے اور پنکھہ پر عرق گلاب و صندل و سرکہ و کافور وغیرہ چھڑک کر پنکھا کرنے سے اور سرد پانی سے متواتر غسل کرنے سے

فایدہ ہوتا ہے۔ اِس درجہ مین دوائی تہوڑی تہوڑی دینی چاہئے جتنی کہ معدہ
برداشت کرسے۔ ادویہ مندرجہ ذیل اگر دستیاب ہون تو فوراً دینی چاہئین
(۱) لمینڈ یعنے میٹھا پانی (۲) سوڈا یعنے کھارا پانی (۳) ترش لسی (۴) انار دانہ
کا پانی (۵) الایچی سفید پانی مین جوش دی ہوئی (۶) زلال زرشک (۷)
گندہک کا تیزاب پانی ملا ہوا (۸) عرق بید مشک (۹) عرق کیوڑہ (۱۰)
عرق گلاب (۱۱) عرق گاوزبان (۱۲) شربت لیمون یا لیمون کو نمک لگا کر چوسنا
(۱۳) آب برف حکم آب حیات کا رکھتا ہے البتہ حالت تشنج مین کم کردین (۱۴)
نرنگترہ (۱۵) انیشکر (۱۶) دوغ کو ہانڈی کے تہوڑا تہوڑا بار بار دین قیا سہال و قے کو روکتا ہے +

چہارم غشی و کمزوری و سردی بدن کے دفعیہ کی تدبیرین

اگر زیادہ دست آنے سے مریض کو کمزوری ہوکر غشی آئے تو اُٹھنے بیٹھنے سے
روکین۔ اگر پیاس کا غلبہ ہو تو سرد پانی برف کا خالص یا دوائی کو ٹھنڈا کرکے دین
بعض جاہل اِس حالت مین پانی کو بند کردیتے ہین جس سے مریض حالت غشی مین بسبب
نہ ملنے پانی کے مرجاتا ہے اور نہ زیادہ گرم دوائی کا استعمال کرین کیونکہ اس درجہ کے
افاقہ کے بعد خود ایک درجہ آتا ہے جس مین جسم گرم ہوجاتا ہے اگر نبض ساقط ہوتی
جاوے تو ایرو۔ مشک۔ اسپرٹ آف۔ امونیا کر۔ یا۔ ٹنکچر یا برانڈی یا سوڈا اور
کافور کا پانی دین۔ چنانچہ قریشی کا قول ہے کہ کافور دافع سمیت ہیضہ و عفونت ہوا ہے
قے کو روکتا ہے اور دوران خون کو اور نظام عصبی کے جوش کو تسکین بخشتا ہے ڈاکٹر ملی

اِس میں متفق ہیں حکیم ابن ہبل غشی میں کسی ترش یا آب لیموں یا فوغ پر گرانا بتلاتے
ہیں اور حکیم علی گیلانی کا قول ہے کہ پارچہ کو ریشم کے پانی میں بھگو کر معدہ پر
رکھیں اور آب انار دانہ اللحم ... شراب انگور یا سیب تھوڑا تھوڑا واسطے قیام کے
قوت کے مفید ہے مرچ سرخ ۲ رتی ہینگ ۱ رتی سونٹھ ۱ رتی گولیاں بنا کر ہر
ایک ایک گولی دیں خلاصہ تجارب میں لکھا ہے کہ گرم کر کے فوغ پر ...

پنجم تدابیر دافع تشنج

عام طور پر تو جو ادویہ قے و دست کو جو باعث تشنج ہیں زیادہ دیتے ہیں وہ تشنج
کو مفید ہوا کرتے ہیں مگر تاہم ادویہ ذیل ... وقت پر جلد دینے سے آرام و
افاقہ ہوتا ہے (۱) ہیڈریٹ آف کلورل ۱۰ گرین فی خوراک دینا دافع تشنج و نیند آور
ہے (۲) کافور کی گولیاں ہینگ کے ساتھ دینا (۳) پنڈلیوں پر رائی کی پٹی لگانا (۴) گرم
تیل مغز جس میں جائفل لونگ سونٹھ ڈال کر جلایا ہو (۵) تمباکو روغن یا پانی میں ایک حصہ
کڑوا تیل سو حصہ ملا کر ... (۶) ہاتھ پاؤں کو دبانا بھی مفید ہے ستانیر ...
۹ ماشہ روغن زرد ملا کر گرم پانی پر مالش کریں تشنج دور ہوتا ہے غسل آب گرم کا اس
درجہ میں تشنج کے لئے مفید ہوتا ہے۔

ششم پیشاب پیدا کرنے کی تدبیریں

(۱) پیشاب کا بند ہو جانا بسبب ضعف (۲) یا بسبب باطل ہو جانے قوت مدرہ بدن
کے (۳) یا بسبب زیادہ نکلنے مائیت خون کے جو بذریعہ اسہال وغیرہ نکلتی ہے

(۴) یا بسبب آفت عظیم بمیت کے ہر عضو اپنے فعل سے معطل ہوجاتا ہے اوس وقت گردے پیشاب پیدا ہی نہین کرتے (۵) یا کبھی گردے پیشاب تو پیدا کرتے ہین۔ لیکن شانہ کے گردن کے فالج ہوجانے سے پیشاب باہر خارج نہین ہوسکتا علی العموم مُفرّح اور مُدِرّ ادویہ اکثر مفید پڑتے ہین چنانچہ نسخہ جات ذیل فایدہ کرتے ہین (۶) رائی کی پٹی گردون پر لگانی محرک فعل ہے (۷) پانی مین کباب چینی جوش دے کر پلانا (۸) نائٹرک ایتھر (۹) اسے ٹیٹ آف پوٹاش (۱۰) شورہ قلمی (۱۱) گوکھرو (۱۲) تارپین کے ٹکور گردون پر (۱۳) شانہ پر گل کیسو پکا کر نیم گرم باندھنے (۱۴) شورہ و نیل شانہ پر رکھ کر پانی اسقدر چھڑکنا کہ تر رہے (۱۵) فوت وفا کرے تو آب گرم مین بٹھلانا (۱۶) برف شانہ پر رکھنا (۱۷) بعض حکیم ۵ یا ۶ بوند شنگر کنتھریدیز کو پانی مین ملا کر گھنٹہ گھنٹہ بعد پلواتے ہین (۱۹) جب شانہ کے گردن کے فالج کے باعث پیشاب نہ ہوا تو کتھیٹر (قثاطیر) سے پیشاب کھولدین۔ برگ کپاس ۸ ماشہ۔ کافور ایک ماشہ پیسکر ٹکیہ بنا کر ناف پر رکھ دین تاکہ پیشاب پیدا ہو (۲۰) کمر کے جوڑون پر ایک اور خالی سنگیان لگانا (۲۱) برگ قنب۔ برگ انار۔ برگ شبت جوش دیکر گرم گرم شانہ پر باندھنا بمفید ہوتا ہے۔

ہفتم تنفخ و غفلت دور کرنے کی تدبیرین

تنفخ کا باعث اکثر تو بے وقت قابض دوائی کا دینا ہوا کرتا ہے اگر اس کے ساتھ پیٹ مین درد بھی ہو تو تکمید روغن عمدہ عمل ہے اور ادویہ دافع ریح مثل الائچی۔ پودینہ وغیرہ مفید ہوتے ہین اور عرق گلاب گرم کرکے دینے سے

اس حالت کو بہت فایدہ ہوتا ہے۔ جو بسبب بند ہونے دستون کے ہوئی ہو کیونکہ اس سے ایک آدھ اجابت ہوجاتی ہے اور آب زلال آلو یا شیاف نرم کا استعمال کرنا مفید ہے اور شربت ورد تھوڑا سا دینا بھی مجرب ہے دفع غفلت کے لئے رومال کو سرکہ مین اور صندل وگلاب مین بھگو کر پیشانی پر رکھین۔ شیرۂ زرشک ۴ ماشہ تسوہاگہ بریان ۲ ماشہ واسطے دور کرنے نفخ شکم اور پیاس کے مجرب ہے ✤

ہشتم ہچکے

یا تو دست بند ہونے سے یا چھد جانے امعا یا سوزش یا تحلیل ہونے رطوبات اصلی سے ہوا کرتی ہے خفیف ایک دو گھونٹ پانی سے اور فم معدہ پر افیون وغیرہ مخدرات کے لیپ کرنے سے اور ادویات دافع نفخ وریح وتشنج مثل اجھیر و پودینہ سے اور اگر حبس شکم سے ہے تو پیٹ جاری کرنے سے جاتی رہتی ہے۔ ادویہ ذیل مفید ہوتے ہین (۱) مکھن یا بادام روغن تھوڑا دینا گردن و فم معدہ پر مالش کرنا (۲) نارجیل دریائی اور تبا کو ہیلم مین پینا (۳) برف کھلانی (۴) برف معدہ اور پیڑو اور ناف پر رکھنی۔ (۵) سفید الائچی کے چھلکے حقہ مین پینے (۶) بقول ثابت ہینگ کو سونگھنا دافع ہچکے ہے (۷) نمک سیوسہ گندھک کے تحمید فم معدہ پر روغن گل نیم گرم کے مالش پیٹ پر (۸) پیپرمنٹ شکر مین ملا کر دینا (۹) گلاب وعرق بادیان نیم گرم پلانا (۱۰) عرق گلاب مین لونگ جوش دیکر دو تین تولہ کر پلانا (۱۱) سرکہ گلاب مین ملا کر پلانا دافع ہچکی ہے ✤

نہم تدبیر برد اطراف

روغن تارپین مین روغن گنجد یا سرسون ملا کر مین آزہر کو بہاڑ مین منہوا کر باریک پیسکر زنجبیل سحوق ملا کر مالش کرین۔ سینہ کو گرم رکھین اور تبرید شدید موقوف کردین۔ اینٹ گرم کر کے کپڑے مین لپیٹ کر نا بوتل مین گرم پانی بھر کر تلوہ پر رکھنا مفید ہوتا ہے۔ مریض کو کپڑے گرم سے لپیٹ رکھین۔ اور ہوادار مکان میں ہونا چاہئے*

بقول حکیم شاہ ارزانی۔ جوز بوا۔ روغن گنجد مین ملا کر تمام بدن پر مالش کرنا برد اطراف کے لئے مفید ہے*

میر بہاؤ الدین خلاصۃ التجارت مین فرماتے ہین کہ جوز بوا منھ مین رکھکر اور جوز بوا تیل مین ملا کر بہ مالش کرنا مفید ہے*

ہیضہ کے بیمار دستون کا امتحان

تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ اس مین یہہ باتین پائی جاتی ہین (۱) پانی کا جزو کثرت سے (۲) کم مقدار البیومین (۳) ایک چیز دانہ دار اور ایک چیز ریشہ دار قدرے البیومین تھوڑا سا صفرا۔ مگر نمکین جاصکر کھانیکا نمک بہت کثرت سے ہوتا ہے*

صورت تشریحی بعد وفات

لاش سکڑی ہوئی۔ رنگت نیلگون۔ ہاتھ پاؤن سخت اینٹھے ہوئے ہوتے ہین

بعض دفعہ موت کے بعد لاش گرم ہوجاتی ہے - یہانتک کہ حرارت ۱۰۳ درجہ کئی گھنٹہ رہ کر اصلی حالت پر آجاتی ہے - رودون مین چاولون کے دہون جیسی رطوبت - رودون کا میوکس پردہ موٹا ہوکر قایم ہوجاتا ہے - بعض دفعہ سُرخ دیکھا جاتا ہے - دل پھیپھڑے دیگر اعضاے مین خون کے چھیتے پڑے جاتے ہین جسکے خون کا قطرہ سیاہ ہوتا ہے دل کا دہنا خانہ اور پلمونری اٹری سیاہ خون سے پر ہوتی ہین دل کے بائین خانے خالی ہوتے ہین پھیپھڑے مین تہوڑا خون ہوتا ہے اور سُکڑے ہوئے ہ

تشخیص وفات علامات خاصہ ہیضہ

دست قے و تشنج کا ہونا معتبر علامات ہیضہ نہین ہے کئی ایسا امراض کے علامات ہین ہان اگر ساتھہ ہی یہہ علامتین پائی جاوین تو ہیضہ وبائی مین شک نہین (۱) جب قے و دست کے آنے سے مریض نڈہال ہوتا جائے (۲) رنگت دست قے کی شل دھوون پیچھ یا دہون گوشت کے ہو (۳) جسم کو ہاتھہ سے چہوئین تو سرد محسوس ہو (۴) جب پیشاب بند ہوجاے اور مریض کمال بے چین ہو تو پھر ہیضہ کے ہونے مین کچھہ شک ہی نہ کرنا چاہئے ؂

علامات محمودہ ہیضہ

(۱) جب شدت کے وقت دستون کی رنگت سفیدی سے زردی یا سیاہی کی طرف دفعتًا بدل جائے (۲) پیشاب بند ہو تو جائے خواہ قطرات کے مینے آتے

اور اگر خود آئے تو جید علامت ہے (۳) دل ڈوبنا کم ہوجائے اور جو طاقت گھٹتی تھی اور اضطرار جاتا رہے (۴) مریض ٹک جائے یعنی جب تین دن گزرجانے ہین تو اکثر کم مہلک ہوتا ہے *

وہ علاج جو بلحاظ درجہ بطور رفاد دے سکتے ہین

یہہ وہ ادویہ مفرد اور مرکب ہین جو تجربہ کار دن سنے صدہا آدمیون پر آزما کر مفید پائے ہین اور حکمائے متندین کے معمول و مروجہ مطب ہین چونکہ خاص ادویات گاؤن مین نہین مل سکتی اسلئے ہم آسان دوائیان کرتے ہین *

ہیضہ کی گولیان ڈاکٹر مرے صاحب انسپکٹر جنرل ان گولیون کی بڑی بھاری سفارش کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ ایسا نظر آتا ہے کہ دستون کو بند اور اخراج رطوبات کو تحریک کرتی ہین *

یہ ملک ہندوستان و پنجاب وغیرہ سرکاری عملداری مین سرکاری طور پر بٹتی جاتی ہین اور یہ تب تک مفید پڑتی ہین کہ مریض بیہوش نہ ہوا ہو اور تشنج وقے و دست ہو بستے ہین *

نسخہ - بھنگ ۴ رتی - کافور ۴ رتی - بسفوف مرچ سرخ ۴ رتی - آرد ملٹھی ۸ رتی - افیون ۲ رتی *

ترکیب - گوند کے پانی کے ساتھ چنے برابر گولیون مین تقسیم کرکے ایک

ایک گھنٹہ بعد دین ۔

حب بیخ عشر دافع سمیت ہیضہ ۔ پوست بیخ اک (مدار) ۲ دام فلفل گرد ۳ دام ۔ ادہرک کے پانی مین گولی بقدر دانہ ماش بنا رکھین ایک ایک گولی دین ۔

علاج ہیضہ بطور مانع ہیضہ ۔ تیزاب گندہک ۔ ڈاکٹر لاری صاحب اور کئی ایک متجربین کا تجربہ ہے کہ ایام وبائے ہیضہ مین تیزاب گندہک سے ترش کیا ہوا پانی استعمال کرنے سے ہیضہ سے نجات ملتی ہے کیونکہ پانی مین اس کے ملانے سے اجزا نباتی معدنی حیوانی زائیل و حل جاتے ہین اور سلفیورک ایسڈ

ڈاکٹر جان ایم ووڈ صاحب اپنے سررشتہ کا تجربہ تحریر فرماتے ہین کہ شروع ۱۸۴۸ء سے آج تک کلنیکل فزیولوجیکل مٹرد لوجیکل صورت سے یہہ مفید ہوا ہے اس مین کسی طرح سے ہیضہ کے روکنے کا اثر ہے ۱۸۷۳ء کی وباء کے حالات سے یہہ بہت نافع ہوا بلکہ زائل کنندہ مرض ثابت ہوا ۔

ڈاکٹر میک لیلن صاحب کے تجربہ سے اس تیزاب سے شرح موت فیصدی ۸ پائی جاتی ہے اور اور ادویہ سے زائد فیصدی ۹۵ پائی گئی ۔ ڈاکٹر جی ایچ **فانیفوسن سلفٹ آف آئرن** کے استعمال کو مانع ہیضہ بتلاتے ہین **عرق ہیضہ** یہ عرق ان ایام مین زیادہ تر مفید ہوتا ہے کہ جب وبا موسم گرما مین ہوتی ہے اسکے استعمال سے کل عوارض مثل تشنگی و تشنج و قے و دست کے جن جن مین افاقہ ہوتا جاتا ہے ۔

نسخہ ۔ زرشک تین پاؤ ۔ الائچی سفید ۱۰ تولہ طباشیر تولہ برادہ صندل تین پاؤ آلو بخارا نیم آثار ۔ پودینہ آثار ۔ انار دانہ ترش یکپاؤ ۔ دارچینی ۱۰ تولہ ۔ کافور ۴ تولہ ۔

ترکیب - ۱۰ اسیر پانی مین بہگو کر چار سیر پختہ عرق کھینچ لین *
انتباہ - کافور کو پوٹلی مین باندھ کر بھبکے کے منھ مین رکھنا چاہئے - خوراک ۲ تولہ آدھ آدھ گھنٹہ بعد زہر مہرہ تخم منز لیمو شربت انار ترش - شربت لیموں وغیرہ مفرد دئے سکتے ہین جو وقت پر مل سکے *

ہیضہ مین سہاگہ

ڈاکٹر ڈبلیو ٹکر صاحب نے اسکو جنوبی ہندوستان مین اور برہما اور انگلستان مین اور حکمائے یونان اور متعددین نے بھی اس کے مفید ہونے کی بابت تعریف لکھی ہے ڈاکٹر موصوف تو یقین دلاتے ہین کہ ایسی سخت وبا رہین مین اسکو برابر بعد وبا اپنی یادداشت درجسٹر سے فیصدی ۷۵ آدمی اچھے ہوتے ثابت ہوئے ترکیب استعمال ابتداء سے مریض کو سہاگہ ۵ رتی ہمراہ سوڈا کے شروع کردین موافق شدت و خفت مرض کے گھنٹہ گھنٹہ یا آدھ آدھ گھنٹہ بعد ایسی ایک ایک خوراک دیتے جائین *

عرق نیم - حکماء ہند وغیرہ آزمودہ کار حکماؤن نے ہیضہ و عوارض ہیضہ کے لئے مفید سمجھا ہے ترکیب چھال سفیدہ ۲ تولہ جریاہ پر وہ کے دور کرنے سے نیچے ہوتی ہے مرچ سیاہ ۵ عدد سیر پانی مین جوش دین جب دو تولہ باقی رہجائے تب سرد کر کے بوتل مین بھر رکھین ہر گھنٹہ مین دس بوند دیتے جائین *

برگ نیم - باریک پیس کر لگدی بنائین ایک سیر گل حکمت کر کے کوڑی مین بابر خوب گرم کر کے ایک چھوٹے گھڑے مین پانی بھر کر اس مین یہ گولہ گرم ڈالکر تھوڑا تھوڑا اس مین سے پانی مریض کو دیوین *

حب پیارلگا

جو مجرب ہین ہر وبا مین دیسکتے ہین ۔ پیارلگا ۔ نانخواہ ۔ زنجبیل ۔ بادیان ۔ بیخ شیطرج ہندی ۔ فلفل سیاہ ۔ نمک ترب ۔ نمک سیاہ ۔ پانکاوچ ترکی ۔ زراج بریان ۔ سبکو باریک پیس چھان کر ۱۲ گھنٹہ عرق لیمون مین کھرل کر کے حب بقدر نخود بنا لین اور ایک حب کھلائین ؛

پرہیزات و احتیاطات جو ہیضہ کے دنون مین ضروری ہین

بار بار اور ہیضہ ہضم و ثقیل و تیل کی بنی ہوئی بازاری کچی خیرین اور کل میوہ جات خام و نیز ادویہ زیادہ گھی بھی مضر ہے غم و الم اور کثرت جماع کا بھی طبیعت پر برا اثر ہوتا ہی اور یہ سخت مضر ہے کہ ڈر سے کھانا چھوڑ دینا جو باعث کمزوری ہوتا ہے اور گرسنگی و تشنگی پر صبر نہ کرین اور نہ زیادہ بہتر ہین خربوزہ اور شفتالو نہ کھائین اور نہ زیادہ کدو اضت کرین ڈاکٹر برگ صاحب کا بیان ہے کہ خربوزہ مین وہ اجزا ہین جو نہایت باریک قوت ون ہین پائے جاتے ہین جو ہیضہ کے محرک اور پیدا کنندہ ہین ۔ دوسرے صاحب کی تحقیقات کا یہ نتیجہ ہے کہ جو خوفناک ذرات خربوزہ مین بیان کئے گئے ہین وہ بیجون مین ہین اسلئے کھاتے وقت تخم خربوزہ کو انسے صاف کر لینا چاہئے غذا ۔ جب باہر چلنا چاہین تو خالی پیٹ نہ جائین بلکہ چار بسکر جانا چاہئے ۔ انار دانہ ترش کی چٹنی ۔ زرشک و اچار و آملہ کا مربہ و لیموں کھانے کے ساتھ استعمال کرین ؛

ایام وبا مین غذا کا انتظام اشد ضروریات سے ہے اکثر بدہضمی اور تخمہ غذا ردی الکیفیت

اور ردی الکحییت سے ہوتا ہے اور غذا غیر معتاد کہانا اور خراب گندی ہوا سونگھنا میلا پانی پینا اور ادویہ مسہلہ یا مقئی کہانا کثرت جماع بھی نہایت مُضر و مضعف معدہ ہین *

ہومیوپیتھک ڈاکٹر بطور علاج حفظ ما تقدم دبا رکے دنون اون مریضون کو جنکو ضعف امعا ریا مرض اسہال کیے عادت ہو۔ دُبلے پتلے ہون ان مین دو تین مرتبہ کیوپرم اور ویریٹرم دیا کرتے ہین *

رات کو جاگنا۔ زیادہ کہانا۔ میلا رہنا۔ ٹھنڈی ہوا سے بچنا ضروری سمجھتے ہین *

ترکیب استعمال کیوپرم نمبر ۶ ننھے بچہ کو ڈہائی سال تک ۱/۸ قطرہ سے ۱/۲ قطرہ تک دس برس کے عمر والے کو ۱/۴ قطرہ سی ۱/۲ قطرہ تک۔ دس سے ۲۰ تک کے عمر والے کو ۱/۳ قطرہ سے ۱/۲ قطرہ تک۔ ۲۰ سے زیادہ ۱/۲ قطرہ سے ایک قطرہ تک ویریٹرم نمبر ۲ ویسا ہی *

فائدہ جو شخص بھوکھ کر کہاتے وہ قوی ہوتا ہے نسبت اوس شخص کے جو پیٹ بہر کر کہائے *

فائدہ غذا مختلف عضوون مین ہضم ہوتی ہے علے العموم حسب لطافت وکثافت کے ۱۲ ساعت سے ۵ ساعت تک ٹہرتی ہے۔ اس سے زیادہ ٹہرے تو فوراً متوجہ علاج ہون *

فائدہ داہنے کروٹ سونا اور چہل قدمی کرنا اور پیر ملوانا واسطے سرعت انحدار کے معین ہے ہمیشہ خصوصاً ویار کے دنون کہانے کے ساتھ پانی زیادہ نہ پیئن اور نہ دودھ یہہ عموماً باعث بدہضمی ہین *

ہیضہ کے دنون مین کیا کرنا چاہئے کہ

وبا ترقی نہ کرنے پائے

سب سے پہلے ہوا کی اصلاح کرین اگر کہین نجاست وغیرہ پڑی ہو تو اوسے دور
کرین اور جگہ کو خوب صاف ستھرا رکھین اگر فرش پختہ ہو تو ہر روز دہو لادیا کرین
اگر نجاست کا ڈہیر ہو جیسا اروڑی وغیرہ اوسکو مٹی سے جو قریب ڈہائی انچہ چڑھ
جائے دبا دین اگر گہر کے قریب پانی جمع ہو تو اوسکو دور کرین اور اگر بڑا گڑہا ہو تو تبدیل
مکان کرنا چاہئے اور نہ سب بال بچے لیکر مریض کے ارد گرد جمع ہون کہلی مکان مین
جس کی کسی طرف سے ہوا بند نہ ہو رہین اور پاخانہ گہر کی نالیون کو ہر روز دہو دیا کرین
اور گہر کے قریب کوئی بدبودار چیز نہ رہنے دین ٭

طویلہ اسپ وغیرہ مویشیون کی رہایش کی جگہ سے علیحدہ ہونا چاہئے تاکہ ہوا کثیف
نہ ہونے پائے اُن چاہات کا پانی جو شارع عام مین ہون جہان لوگ بیرو کٹ لوٹ
کپڑے دہوتے ہون یا غسل کرتے ہون یا اندہیری جگہ یا بدرو یا گہرے گڑہے
کے قریب ہو یا اُس کے کنارے بے منڈیر ہون یا اوس مین کوئی کثافت حیوانی
ونباتی پائی جاتی ہو یا وزنی ہو استعمال نہ کرین ٭

جو چاہ کہلی زمین مین واقعہ ہو اور اوس مین آفتاب کی روشنی کی کرنین پڑتی ہون
اور قبو جات پاخانہ سے کوئی قریب نہ ہو اور اوس کی من سطح زمین سے ڈہائی
فٹ سلامی طور پر اونچی ہو تاکہ جو پانی گرے فوراً بہ جائے کنوین مین واپس نہ

جاوے پئیں اور احتیاطاً پانیکو جوش دے کر سرد کرکے یا مقطر بذریعہ کوئلہ وغیرہ کے چھان کر نوش کیا کرین ؀

مریض ہیضہ کے لئے چند مفید

اور

ضروری امورات

ہمنے اکثر دیکھا ہے کہ عام لوگ علاج اوسوقت کرتے ہین کہ جب مرض کو طول ہوجاتا ہے اور اسیوجہ سے اکثر جانین ضایع ہوتی ہین ہمیشہ یہہ خیال رکھنا چاہیئے کہ جب خلاف صحت اونکے تغیر و تبدل جسم مین ظاہر ہو فوراً طبیب سے مشورہ لین خصوصاً وبائی امراض مین فوراً متوجہ حکیم ہونا چاہیئے - بعض دفعہ تھوڑی سی سستی سے گیا وقت ہاتھہ نہین آتا - دیکھتے دیکھتے مرض قوی ہوجاتا ہے ؀

ہم نے جو اوپر قواعد بتلائے ہین - عام صفائی مکانات و اشیا خوردنی و پانی وغیرہ ان کا لحاظ تو ہمیشہ ضروری ہونا چاہیئے کیونکہ انپر عمل کرنے سے تندرستی پر بہت کچھ اثر ہوتا ہے - غالباً مرض نہین آنے پاتا ؀

اول ہیضہ کے بیمار کو بال بچون سے جدا رکھین - بیمار کی خدمت کے لئے ضرورت سے زیادہ آدمی جمع ہونے کی ضرورت نہین اور بیمار کو کھلے مکان جس مین ہوا کی آمدورفت ہو رکھیں کیونکہ بند رکھنے سے مرض اکثر مہلک ہوجاتا ہے اور اوسوقت غالب گمان ہو سکتا ہے کہ اوس بیمار کے چھوت سے اور بھی تندرست اس مرض مین مبتلا ہون ؀

دوم - مریض کا فضلہ ایک ٹھلی مین جس مین چونہ یا مٹی یا راکھہ (خاصکر نمک) گرم ہو تو سب سے بہتر ہے) ہاہر کہین ہر دست وقی کے بعد ادسپر چونہ یا کوئیلہ پسا ہوا یا راکھہ ڈالین تا کہ بُو نہ پہیلے - فضلہ جب جمع ہو جائے تب اوسکو باہر جاکر جلا دینا چاہیے نہین تو شہر و چاہ و نہر سے دُور گڑہے مین دبا دین رقمکے خیال مین جلانا مضر ہے کیونکہ جب کوئی چیز جلائی جاتی ہے تو اوسکا دہوان جو زہریلا ہے ہوا مین ملجاتا ہے اور پہر تمام عالم مین وہی ہوا پہرتی ہے جس سے بیماری کے بڑہنے کا احتمال ہو سکتا ہے اور یہ بات چونکہ قرین قیاس ہے اسلئے دفن کرنا بہتر ہے کتب طبیہ مین لکھا ہے کہ وباے کے دنون مین روغن زرد و خوشبودار چیزین جلانے سے وبا دُور ہوجاتی ہے اور ایسا ہی حکیم بقراط کے قول سے ثابت ہوتا ہے کہ اُسکی زمانہ مین ایک دفعہ ایک گاؤن مین سخت وبا ہوئی تھی اونھون نے حکم دیا تہا - کہ گاؤن کے چارون طرف دہوان کرو - اس ترکیب سے بیماری بالکل جاتی رہی اور یہہ بڑی بُری رسم ہے کہ مریض کے کپڑے وغیرہ آلودہ گہر مین رکھے جاوین ✣

سوم - بیمار کے کپڑے اور جو میلے ہون یا اوسے بہرے ہون دفن کرنا بہتر ہے ورنہ جلا دین اور نہین تو شہر و چاہ جو نہر سے دُور ہو خوب گرم پانی سے دہوئین اور بعد صفائی کرنے کے (کاربالک ایسڈ) یا مینگ یا کافوریا گندہک کے دہونی دے کر خشک کر لین - ایسا ہی چارپائی کو خوب گرم پانی سے دہو کر دہونی دے لینی چاہیے ✣

چہارم - خدمتگار جو مریض کے پاس رہتا ہو اوسکو اوسی مکان مین کہانا کہانا چاہیے اور نہ بے دہوئے ہاتہہ کے کہانا کہائے ✣

پنجم ہیضہ والے کی لاش کے ساتھ ضروری آدمی جانے چاہئین ایک بڑے مجمع کا
قبرون مین ٹھہرنا وبا کے دنون مین مضر ہے جو ساتھ جائے شہر مین داخل ہونے سے
پہلے غسل کرے اور کپڑے بھی دھوے تو بہتر ہے +
ششم جس مکان مین مریض ہوا اوس مین ہر روز گندہک کے دہونی دین یہانتک
کہ حضار مجلس کہانسنے لگین اگر مریض اچھا ہو جاوے یا اوس مکان مین مرجاوے تو اوس کے
سب دروازے بند کرکے خوب دہکتی ہوئے کوئلے رکھ کر اون پر بہت سی گندہک
ڈالدین اور اوسیوقت کوئی آدمی اندر نہ جانا چاہئے۔ اس عمل کو قریب ایک گھنٹہ کے
کرین تاکہ زہر جذب ہو جاوے بعدہ اوس مین نیا پلاستر کرکے قلعی کرائین یا سفید مٹی
سے پونچا دیدین +
ہفتم جو شہر یا جگہ اس مرض سے محفوظ ہو اوس کے باشندون کو چاہئے کہ جہانتک ممکن
ہو دوسری جگہ کے باشندون سے جہان وبا ہے پہلے ہی جوڑی ملاقات و میل جول
نہ رکھین۔ ہان اشد ضرورت کیوقت اگر کوئی ایسی جگہ سے آنا چاہے تو پہلے شہر سے باہر
اوسکو غسل کرائین اور کپڑے دہلوائین +

مفید اور مضر غذائین

غذا تین قسم ہے۔ لطیف۔ کثیف۔ معتدل۔ لطیف وہ ہے جس سے خون صفا اور رقیق پیدا
ہو (۲) کثیف وہ ہے کہ جس سے خون غلیظ پیدا ہو اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قوت مغیرہ
بدن سے بسہولت منتقل نہین ہوتے (۳) معتدل وہ ہے جو دونون قسم مذکورہ کے
مابین ہو۔ کثیر الغذا وہ ہے جس سے خون زیادہ اور فضلہ کم پیدا ہو قلیل الغذا وہ ہے

کہ جس سے خون کم اور فضلہ زیادہ ظاہر ہوا۔ اور بین انکے معتدل الغذا ہے ۔ حسن الکیموس وہ ہے کہ جس سے خون صالح پیدا ہو۔ ردی الکیموس وہ ہے کہ جس سے خون ردی اور فاسد ہوتا ہو ۔

نقشہ ذیل سے معہ امثلہ بعض اشیاء کا حال معلوم کیجیے

اقسام	نمبر	اسامی اقسام شدہ	امثلہ اقسام
	۱	لطیف کثیر الغذا حسن الکیموس	بیضہ نیمبرشت کی زردی۔ ماءاللحم گوسفند یکسالہ شراب ریحانی ۔
	۲	لطیف کثیر الغذا ردی الکیموس	شش گوشت کبوتر بچہ کا ۔
اقسام لطیف	۳	لطیف متوسط الغذا حسن الکیموس	انگور گیہوں کی روٹی ۔
	۴	" " ردی الکیموس	انجیر خشک روٹی خراب پکی ہوئی ۔
	۵	لطیف قلیل الغذا حسن الکیموس	کاہو۔ انار شیریں۔ سیب شیریں ۔
	۶	" " ردی الکیموس	رائی۔ اکثر ترکاریاں تیز مزہ ۔
	۷	معتدل کثیر الغذا حسن الکیموس	گوشت بھیڑ بچہ یکسالہ کا ۔ اوزان مانیزہ ۔
	۸	" " ردی الکیموس	گوشت بھیڑ کا جو ایک سال سے زیادہ ہو۔ گرم اور کرنب ۔
اقسام معتدل	۹	معتدل متوسط الغذا حسن الکیموس	گوشت گوسفند مادہ کا ۔
	۱۰	" " ردی الکیموس	ماہی خشک۔ گوشت بز ۔
	۱۱	معتدل قلیل الغذا حسن الکیموس	شلغم۔ چقندر۔ وغیرہ ۔

اقسام	نمبر	اسامی اقسام ہژده	امثلہ اقسام
	۱۲	معتدل قلیل الغذا ردی الکیموس	زردک اور مثل اس کے
	۱۳	کثیف کثیر الغذا احسن الکیموس	بیضہ مرغ جو زیادہ جوش دیا گیا ہو کہ دیر نیم برشت سے تجاوز کیا ہو۔ گوشت بھیڑ یکسالہ۔
	۱۴	" " ردی الکیموس	گائے کا گوشت۔ بطخ کا گوشت گھوڑے کا گوشت۔
	۱۵	کثیف متوسط الغذا احسن الکیموس	بادہی حیوانون کا گوشت بچھڑون کا۔
	۱۶	" " ردی الکیموس	گوشت ہرن نیل گاؤ خرگوش شکاری گوشت۔
	۱۷	کثیف قلیل الغذا احسن الکیموس	پنیر نہ کہنہ نہ تازہ۔
		" " ردی الکیموس	گوشت خشک بینگن سیاہ تخم دار۔

موسم گرما مین غذا کم کہائین۔ پانی کے ساتھ اندون تنہا کو مضر ہے۔ روٹی خمیری گیہون خشکہ برنج ترکاری سیب۔ انار شیرین اور ترش و آب لیمون مفید ہوتا ہے۔ غذا دن کو ۹ بجے کہائین کہ سورج کے گرم ہونے سے پہلے ہضم ہو جائے پیاس زیادہ نہ ہو۔ عمدہ مشروبات سنا اندون آب شیرین برف سے سرد کیا ہوا ہے ❊

موسم سرما مین غذا پہر دن چڑہے کہائین اصل تو یہ ہے کہ غذا کی طرف سے انسانون کی خواہش کہانے کے دن یہی موسم سرما ہے۔ ہاضمہ مضبوط ہوتا ہے جو کھاؤ سو ہضم

ہریسہ زردی بیضہ۔ گوشت تیتر۔ بٹیر۔ مرغ۔ گوشت گوسفند۔ حلویات۔ مغزیات
کھائین۔ غذا گرم خشک کھانی چاہیے۔ کیونکہ موسم سرد تر رہے۔ موسم ربیع مین
یعنے بہار مین زیادہ گرم غذا سے پرہیز کرین۔ موسم خریف یعنے خزان مین غذا ہلکی
کھائین پانی ہر روز زیادہ نہ پینا چاہیے اور میوہ جات کم استعمال کرین ۔

نقشہ تعداد عرصہ ہضم چند اشیائے خوردنی

نام غذا	تعداد عرصہ	نام غذا	تعداد عرصہ
نرم خشک برنج ۔	۱ گھنٹہ	گوشت پیرو	۲ ½ گھنٹہ
نانِ گندم تازہ	۳ یا ۳½ "	گوشت بچہ گوسفند	۲ ½ "
نانِ جو	۳ ½ "	کباب گوشت ہرن	۲ ½ "
نانِ مکی	۳ ½ "	" " بقر	۲ ½ "
نانِ باجرہ	۳ ½ "	" " بُز	۳ ¼ "
نانِ جوار	۳ ½ "	" مرغ خانگی	۲ ½ "
نانِ گندم باسی	۲ "	" مرغابی	۴ ½ "
ساگودانہ	۱ ¾ یا ½ "	" بُز	۲ ½ "
سکاوا گوشت	۱ ¾ "	بھُنی ہوئی یا پکی ہوئی مچھلی	۲ یا ۳ "
گوشت بُریختہ	۳	شوربا گوشت مرغ	۳ "
گوشت جُوزہ مُرغ	۳ "	" لحم بقر	۴ ¼ "
بھیڑ یا بکری کی چربی	۴ ½ "	آلو اُبالے ہوئے	۳ ½ "

نام غذا	تعداد عرصہ	نام غذا	تعداد عرصہ
بھیڑی و بکری کی چربی	۴½ گھنٹہ	آلو اُبالے ہوئے	۳½ گھنٹہ
مکھن	۳½ ″	آلو بریان	۲½ ″
گھی	۳½ ″	گوبھی	۳½ ″
پنیر	۳½	شلغم	۳½ ″
شیر	۲ ″	گاجر	۳½ ″
بیضۂ خام	۲ ″	سیب خام	۱¼ ″
بیضۂ بریان	۲¼ ″	اکثر پختہ و شیرین میوے	۱½ ″
بیضۂ نرم اُبلا ہوا	۳ ″	اکثر سخت و ترش میوے	۴½ ″
بیضۂ سخت جوش دادہ	۳½ ″	اکثر ترکاریان پکی ہوئین	۴½ ″
دال پُختہ	۲½ ″	اکثر پرندون کا گوشت	۳ یا ۳½ ″
باقلا پکایا ہوا	۲½ ″	اکثر قسم کے روغن	۵ ″

تالاب کی اُبالی ہوئی مچھلی ڈیڑھ گھنٹہ مین ہضم ہوتی ہے اور دریا کی ۳ گھنٹہ مین اور بہتے ہوئے پانی کی ۲ گھنٹہ مین ◆

ترکاریون کے ساتھ سرکہ کھایا جاتا ہے تو جلد ہضم ہوتی ہین بہ نسبت سبز ترکاریون کے جانورون کا گوشت جلد ہضم ہوتا ہے ◆

غریب اور کم مایہ کو یہ مشورہ دینا کہ تم کو کیا کھانا چاہیے نہایت مشکل ہے۔ کیونکہ وہ اس کے مُہیا کرنے مین معذور رہینگے۔ مگر ایسی چیزون سے جو مضر صحت ہون ضرور بچنا چاہیے

جو مقدرت رکھتے ہون اون کو سویرے اور سہ پہر کو چا اور تھوڑا سا دودہ پینا ساتھ بسکٹ وغیرہ کھانا مفید ہوتا ہے ؛

کھانے کو گوشت مصالہ دار کم کھی بڑا نقصین - مگر بہتر تو یہ ہے کہ نباتی غذا - دال چاول - آلو وغیرہ ساگ پات پر گزارہ کرین - برسات مین ارہر کی دال مناسب موسم ہوتی ہے - کچھ ہو غذا ایسی ہلکی نہ ہونی چاہیے - کریلہ اور پیاز بھی مفید ہین - پھلوں مین سے انار - انگور - آم ربشرطیکہ کہ سڑا ہوا نہ ہو اور کُل اقسام کے میوے سے جو خوش ذایقہ ہون خصوصاً جو مایل بہ ترشی ہون ترشی دافع عفونت ہے ؛ لہذا قال القرشی فی کتابہ ہاہون سے الوچہ وغیرہ اس مین کچھ ہرج نہین - دہی بالکل چھوڑ دینا چاہیے - پودینہ - انار دانہ - لال مرچ - کالی مرچ - سرکہ عمدہ چیزین ہین ؛

چورن تیار کرکے گہر مین ہو تو برسات کے دنون اکثر مفید ہوتا ہے - گرانی پیاس قرار کو دور کرتا ہے - پودینہ خشک ۲ تولہ - مرچ سیاہ - ۵ ماشہ - نمک ۱ تولہ - پوست ناق ایک تولہ ؛

اغذیہ مرطبہ سریع العفونت کو ترک کرین مثل دودھ گوشت - میوہ جات تر وغیرہ ؛ بہت بڑی احتیاط مدت تک غذا مین ہونی چاہیے - غذا حیوانی جلد کھانے سے کچھ موت نہین ہوتی - ضرورتاً ہلکی یخنی اور زود ہضم غذا دین ثقیل کسی قسم کی غذا ہرگز نہ دین - جب تک کہ پیشاب بخوبی پیدا نہ ہو - بالکل علامات رفع نہ ہون ؛

بہتر تو یہ ہے کہ ایام وبا مین کنوین اور تالاب کا پانی نہ پئین بلکہ دریا یا نہر کا پینا چاہیے اور لسّی دماغ کو سکینی مفید ہے ؛

واضح رہے کہ پہلے درجہ مین یعنے ۲۴ گھنٹہ جب تک مریض آپ کھانے کی خواہش نہ کرے کہانا نہ دین اور اگر مریض کہانا چاہتے اور معدہ برداشت نہ کرے تو بھی تہوڑے عرصہ کے لئے غذا بند رکھین اخیر اغذیہ مندرجہ ذیل سے حسب موقع کسی کا استعمال کرین ٭

اول - ساگودانہ یا ارارروٹ عرق گلاب یا بیدمشک سے یا کیوڑہ سے معطر کیا ہوا پانی یا دودہ مین پکا کر بہتر ہوگا ٭

دوم - شوربا خصوصاً مرغ یا بٹیر وغیرہ اس مین اصلاح کے لئے آلو بخارا یا گشنیز ڈال لین تو کچھ مضایقہ نہین ٭

سوم - لیبک اکسٹراکٹ آف میٹ ٭

چھارم - حریرہ خشخاش وغیرہ مغزیات ٭

پنجم - بکری یا گائے کا کچا دودھ ٭

ششم - مربا سے آملہ یا بہی یا سیب یا گاجر معہ ورق نقرہ و الایچی ٭

ہفتم - جزات معہ پودینہ وقدرے نمک و مرچ سیاہ ٭

ہشتم - لسی ترش ٭

ان مین سے پہلے دن بہت تہوڑا کہانیکو دین اور آہستہ آہستہ زیادہ کرتے جائین ٭ بہتر تو یہ ہے کہ ہر غذا کے ساتھ ترشی سرکہ - انار دانہ - استعمال کیجاوے - عادی شراب کو تہوڑی شراب پانی ملا کر پینی چاہئے ٭

پانی

تندرستی قائم رکھنے کے لئے ہوا سے دوسرا درجہ پانی کا ہے - سب سے بڑا منبع پانی کا

بارش ہے جب مینھہ برستا ہے تو چشمون نالون دریاؤن مین جا پڑتا ہے اور کچھہ
زمین پی جاتی ہے جس سے کنوون چشمون کو جاری رکھتی ہے یہی پانی پہاڑون
مین برف ہوکر برستا ہے۔ گرمی مین وہی برف پھر پانی ہوکر دریا مین آملتی ہے اسلیئے
پہاڑی دریا گرمی مین چڑھہ جاتے ہین۔ سب سے عمدہ پانی مینھہ کا بشرطیکہ اُس
مین شہر اور قریب کے خراب ہوا کے کثافت نہ ملجائے زمین پر گرنے سے
بھی اِس مین بہت سی چیزین چونہ گندھک یا وغیرہ ملکر خراب ہوجاتا ہے بارش
کا پانی جب اکٹھا کرنا ہو تو میدان مین اونچی جگہہ برتن رکھہ کر حاصل کرین ❊

ہندوستان کے شہرون اور دیہاتون مین پانی اکثر کیونکہ گندے ہوجاتے ہین اور وہ خرابی کیونکر رک سکتی ہے ❊

ہندوستان کے لوگ پانی دریا۔ نہر۔ کنوؤن سے لیتے ہین۔ ہم اب بتلانا چاہتے
ہین کہ یہہ کیونکر خراب ہوجاتے ہین اور ہم کو کیا کرنا چاہیے کہ وہ خراب نہ ہون
کپڑے دہونا۔ نہانا۔ پاخانہ پھرنا۔ ہاتھ منھہ دھونا وغیرہ ایسے نالون پر نہ جانا چاہیے
جہان سے پانی پینے کا لیا جائے۔ اور کرین تو اُس جگہہ سے نیچے جہان سے پانی

پانی لیا جاتا ہے۔ ایسے موقعہ پر اگر دریا کے کنارے سے پر چند فیٹ گہری خندق کھودین تو اس مین جو پانی جمع ہوتا ہے گویا چھلنی سے صاف ہوتا ہے ۔

تالاب کا پانی تو نہایت مضر صحت ہے۔ لوگ اس مین مویشی نہلاتے ہین کپڑے صاف کرتے مسواک کرکے تھوکتی ہین۔ برتن مانجھتے ہین۔ اناج وہوتے ہین۔ پس اگر تالابون کے قریب چھوٹے چھوٹے کنوئین ہون تو نیچے کی زمین سے پانی رس کر آئیگا جو کسیقدر صاف ہوگا یہہ نسخہ سمجھ لیجئے کہ ضرور پینے کے لئے پانی صاف ہو غسل کا جیسا ملا کرلیا۔ خراب پانی سے نہانا گویا مرضون کو مول لینا ہے پانی جسمین یہ تعریفین ہون پینا چاہئے۔ ہلکا۔ شیرین۔ منبع خالص زمین مین ہو۔ مشرق سے مغرب کو بہتا ہو بلندی سے نیچے گرتا ہو۔ کوئی چیز پکانے سے جلد گلجائے پینے سے فم معدہ پر بوجھ نہ کرے۔ سردی گرمی کو جلد قبول کرے ۔

چاہ۔ منڈیر کنوئین کا اونچا ہونا چاہئے جس کے کن سلامی ہو۔ پرانے شہر اور قبرون اور جس کے قریب سنڈاس یا اور بدرو ہو۔ چھپڑ وغیرہ اسکا پانی خراب ہوتا ہے۔ درخت سکا ہونا بھی اچھا نہین۔ پتی پڑتے ہین۔ ملا تو بیٹھین کرتے ہین۔ کنوئین کے چارون طرف فرش پختہ ہو یا نالی جس سے پانی میلا جمع نہ ہونے پاوے ۔

ف شیخ کا قول دربارہ پانی کے خفیف ثقیل ہونے کے۔ پانیکو ایک پیمانہ مین پر کرین اور اسکو وزن کرین پھر پھینک دین۔ پھر دوسرے پانی سے پیمانہ کو پر کرکے وزن کرین جو وزن مین کمتر ہوگا وہی زیادہ افضل ہوگا خفیف وزن کی دلیل قلت ارضیت کی ہے۔ اور وہ مستلزم لطافت ہے ۔ ۱۲

ضروری توجہ کے لایق یہہ امر ہے۔ لوگ اپنا تو کسیقدر میلے پانی کا خیال کرتے ہین
حیوانون کا بالکل نہین کرتے۔ اونکو سمجھ لینا چاہیئے جیسی تندرستی کے لئے انسان کو
ضرورت ہے ویسی ہی اونکو دیکھو۔ جانور اگر میلا پانی پیکر بیمار ہوگا تو اوسکا اثر انسان پر
خراب ہوتا ہے۔ بیمار جانور کا دودھ۔ گوشت وغیرہ بیمار کرتا ہے ؀

علاوہ لطیف ہوا اور صاف پانی کے کہانا۔ کپڑے پہننا۔ نیند پر سونا وغیرہ بھی صحت
کے لئے ضرور ہے۔ پس کہانے کی نسبت یہ یاد رکھو۔ اتنا نہ کہاؤ جس سے دو دکھ پاؤ۔
دو دفعہ تہوڑا تہوڑا کہانا ایک دفعہ بہت کہانے سے بہتر ہے۔ دیکھ لیا کرو کہ کہانا کچا
نہ ہو۔ سبز ترکاری بھی ساتھہ ہو ؀

تم سُن چکے ہو کہ خدا تعالے نے جو لطیف ہوا اور صاف پانی ہمکو عطا فرمایا ہے ہم اوسکو
کثیف اور گندہ کر دیتے ہین۔ ہمکو زیادہ نہین توڑنا قواعد قدرت کے موافق چلنا
چاہیئے ورنہ ہم خدا کے نافرمان ٹہیرینگے ؀

علاج دافع ہیضہ

مداوست زہر مہرہ خطائی بقدر ایک قیراط دافع ضرر ہوائے وبا ہے ؀

ایسا ہی کہانا نارجیل دریائی بقدر برنج ساتھہ گلاب کے مفید ہے ؀

گل مختوم ساتھہ گلاب کے کہانے دافع ضرر وبا ہے ؀

ترنج کو سونگھنا اور پتّے کا فرش کرنا دافع وبا ہے ؀

اپنے پاس پپیتیا ہمیشہ رکھنا ہوا سے بد کے اثر کو روکتا ہے ✦

نارنج اور ترنج کہانا مانع اثر وباسے ہے ✦

بقول گیلانی صبر کو جلانا بالخاصیت مانع وباسے ہے ✦

حکیم ارزانی فرماتے ہیں کہ روغن گاؤ بدن پر ملنا اور بہت کہانا ایام وبا میں مفید ہے ✦

شربت

اس شربت کا استعمال وبا کے دنوں میں مفید ہے مقوی معدہ اور جگر و قلب ہے اور خون کے جوش کو تسکین دیتا ہے قاطع صفرا مانع خفقان ✦

نسخہ۔ آب گل سرخ۔ آب انار ترش۔ آب غورا۔ آب ترشی ترنج۔ آب سیب میخوش۔ ہر واحد ہر ایک جزو۔ آب سماق سرکہ خمر ہر واحد ربع جزو بمقابل ہر طل مجموع ۵ درم گل ارمنی ملا کر ایک دن رات رکھیں صاف کرکے برابر وزن مصری ملا کر قوام کرکے شربت بنالیں چولھے سے اوتار کر کافور ملالیں ✦ **خوراک** ۲ تولہ دن کہایا سادقیہ چوتھ کو اواہ ✦

تریاق وباسے

صبر دو جزو زعفران ایک جزو۔ مُر ایک جزو ہر بد ایک ماشہ کہانا مانع وبا ہے ✦

روفس کا قول ہے کہ یہ تریاق جو شیخ بوعلی کی بنائی ہوئی ہے اگر ایام وبا میں ہر روز تہوڑی

شراب کے ساتھ استعمال کیجائے تو کوئی بشر میرے خیال میں وبا سے بیمار نہ ہوگا ۔

جالینوس کا قول ہے کہ بینا گل ارمنی کا ساتھ سرکہ اور سرد پانی کے وبا کو دفع کرتا ہے خصوصاً جب وبا باعث اسباب ارضی کے ہو ۔

صاحب کامل کا قول ہے کہ سرد پانی سے غسل نافع ہے ۔

بقراط کے زمانہ میں سودان میں وبا پڑی تب اُنھوں نے حکم دیا کہ چاروں طرف شہر کے خوشبودار درخت جمع کروا اور ان پر روغنیات ڈالکر گرداگرد شہر کے جلاؤ فساد ہوا جاتا رہیگا ۔

شیخ نے فرمایا ہے الخل (سرکہ) فی ایام الوباء امان من آفاتہ ۔

رائے مؤلف مضمون

حق تو یہ ہے کہ اب تک اس خاص مرض موذی کا کوئی مجرب علاج جو دستور العلاج ٹھیرایا جائے نہیں نکلا ۔ ہر ایک حکیم کو اپنے تجربہ کے موافق علامات موجودہ کے دفعیہ کے لیئے کوشش کرنی چاہیئے ۔

راقم

(حکیم غلام نبی (زبدۃ الحکما)

میونسپل کمشنر موچی دروازہ لاہور

فرہنگ رسالہ ہیضہ طبع چہارم

صفحہ	نام انگریزی	ترجمہ	صفحہ	نام انگریزی	ترجمہ
	باب الالف		۶۱	آبزرویشن وارڈ	
۴	اک - سی - جن	جان بخش ہوا	۶۲	اسکروپل	وزن برابر بیس گرین
۲۳	آؤنس	۰۲ تولہ	۶۳	ایسیٹیٹ آف لیڈ	مرکب کشتہ سکہ
۲۴	ایپی رویا - ایپی رویا	ایک قسم کا کرم	"	اوپیم پل	گولی افیون
"	ان سو فائیٹ	"	"	ان سولیوبل کلورائڈ	نام دوائی
"	اپی فائیٹ	نام کرم	۶۴	ایلیمنٹری کنال	نالی ہاضمہ
۲۵	آئیوڈوفارم بوراسک ایسڈ	نام دوائی	۶۵	آورینج مکسچر	مرکب عرق
۳۷	ایسیگلس نائی گریسس		۶۶	اپیکاکوآنا	نام دوائی
۴۹	انفکٹیڈ	دافع عفونت	۶۷	اسپرٹ کیمفر	کافور شراب میں حل شدہ
۵۱	امپورٹیشن		"	الکحال	ایک قسم کی شراب
۵۴	اٹروپین	نام دوائی	۶۹	اولیوریزن آف کیپسیکم	جوہر سرخ مرچ
"	اپی گاسٹرک ریجن	فم معدہ کی جگہ	"	آئیل آف پیپرمنٹ	تیل پودینہ
۵۵	اٹروپین شبکل سلیوشن	پانی میں حل کیا ہوا اٹروپیا	۷۱	اسپرٹ آف وائن	نام شراب
"	البیومن	لعاب دار رطوبت	۷۲	اپی کاکوانا	نام دوائی
"	الکلائیڈ	جوہر اشیاء	۷۳	ایسی ٹیٹ آف لیڈ	"
۵۶	ڈس انفکٹنٹ	دافع عفونت	"	ایسیٹٹ آف مارفیا سلوشن	مارفیا ایک جوہر افیم کا پانی میں حل شدہ
"	انفینٹائیل ڈائریا	بچوں کے اسہال			
۵۹	اسٹیٹ آف مارفیا	نام دوائی	"	ایسی ٹک ایسڈ	سرکہ
"	انجیکٹ کیا	پچکاری کرنا جلد میں	۷۴	اسپرٹ آف لیونڈر	دوائی خوشبودار
"	الٹریٹو	فعل	۷۶	ایپی ڈمک کالرا	بیماری محدود ہیضہ
"	اوپیم	افیم	"	اسٹرانگ اسپرٹ آف کمفر	تیز عرق کافور
"	اکسٹرکٹ انڈین ہمپ	رُبّ چرس	"	ارسنک	سنکھیا

نمبر صفحہ	نام انگریزی	ترجمہ
۷۷	الکحلک سولیوشن آف کمفر	شراب بین، ملا ہوا کافور
۷۸	اسپرٹ ایمونیا	مرکب نوشادر و شراب بین حل شدہ
"	اروماٹک	خوشبودار
۸۹	انیمیا	کمزوری نبض
۹۶	ایلی منٹری کنال	نالی معدہ
"	اپیکاک	نام دوائی
۹۹	ایرومٹک اسپرٹ آف ایمونیا کو	خوشبودار
۱۰۱	اسے ٹیٹ آف پوٹاشش	دوائی کا نام ہے
۱۰۳	اپی تھیلم	پردہ جلد

باب الباء

نمبر صفحہ	نام انگریزی	ترجمہ
۲۵	بکٹریا یا بائی سلا	نام کرم
۵۲	بکٹ	پہرہ
۵۶	بیٹول	نام دوائی
"	بیٹول سلی سلک ایسڈ	
"	بیسی لس	نام کرم
۵۸	برانڈ کلوروڈائین	نام دوائی
"	بائی کاربونٹ آف سوڈا	"
۶۳	بیفٹی	گوشت
۷۴	بائی کاربونیٹ آف سوڈا	نام
۱۰۵	بیطور فاڈ	تریاق سم

باب بائے فارسی

نمبر صفحہ	نام انگریزی	ترجمہ
۱۱	پی ٹنٹ	خاص ایجاد
۴۳	پیرالسس	فالج
۴۷	پوٹاسیم	دوائی کا نام
۵۶	پینکریاٹک	لبلبہ
۵۷	ٹیبلاین وکیبی نیٹیردن	ٹکیہ کرتیوالی
۵۸	پیپرمنٹ واٹر	پودینہ کا پانی
۵۹	پیارانگا	نام دوائی
"	پیپسیا	"
۶۱	پیتھولوجیکل	بیماریکی تشریح
۶۲	پلاسٹر	دوائی آبلہ انگیز
۷۱	پٹاش	نام دوائی
۷۴	پرسپیٹیڈ سلفر	گندھک ہمانی شدہ
۸۱	پوٹاسی نائٹریٹ	شورہ
۱۰۲	پیپرمنٹ	پودنہ
۱۰۴	پلمونری آرٹری	شریان کلان

باب التاء

نمبر صفحہ	نام انگریزی	ترجمہ
۶۵	تپلی ارارروٹ	
۷۶	تھریڈ ورم	قسم کرم

باب التاء ہندی

نمبر صفحہ	نام انگریزی	ترجمہ
۳۴	ٹائیفائیڈ فیور	بخار محرقہ

نمبر صفحہ	نام انگریزی	ترجمہ
۵۵	ٹومین	نام دوائی
۵۶	ٹینک ایسڈ	جوہر مازو
۵۸	ٹاٹرک ایسڈ	جوہر لیمون
۵۹	ٹرپن ٹائن آئیل	تارپین
۶۲	ٹی اسپون فل السپم سالٹ	نمک شور
"	ٹیبل اسپون فل	چمچہ کلان
۶۴	ٹی اسپون فل	چمچہ خورد
۶۵	ٹیبل اسپون فل برانڈی	کلان شورہ
"	ٹنکچر آف رویرب	ریوند چینی
۶۸	ٹنکچر آف کیپسیکم	لال مرچ
"	ٹنکچر آف کارڈیم	الائچی
"	ٹنکچر آف اوپیم	افیم
"	ٹنکچر آف کیمفر	کافور
"	ٹنکچر آف جنجر	زنجبیل
۷۷	ٹنکچر کنیابس انڈیکا	چرس
۱۰۱	ٹنکچر کینتھر	ایک قسم کا کرم ہے جس سے پلیسٹر بنایا جاتا ہے

باب الجیم

نمبر صفحہ	نام انگریزی	ترجمہ
۹۶	جوفیوسی ٹنڈ ہائی ڈروجن	ایک قسم کا عرق سونٹھ

باب الجیم فارسی

نمبر صفحہ	نام انگریزی	ترجمہ
۷۱	چارکول	کوئلہ

نمبر صفحہ	نام انگریزی	ترجمہ
۹۸	چاک میکسچر ٹنکچر کٹیچیو	کھریا مٹی

باب دال مہملہ

نمبر صفحہ	نام انگریزی	ترجمہ
۶۶	دربٹ	ایک قسم کا کرم

باب دال ہندی

نمبر صفحہ	نام انگریزی	ترجمہ
۵۶	ڈیوڈینم	امعاء
۵۹	ڈرام	۳۔ ماشہ
۶۰	ڈیلیوٹ سلفیورک ایسڈ	گندھک کا تیزاب
۶۳	ڈسٹلڈ واٹر	آب مقطر
۶۴	ڈیلوٹ فاسفورک ایسڈ	حل شدہ فاسفورس

باب الکاف

نمبر صفحہ	نام انگریزی	ترجمہ
۶۹	کرامیل	
۷۰	کنیبس انڈیکا	چرس
۷۱	کلوروفارم	دارو بیہوشی
"	کلوروفارم لینیمنٹ	مالش کی کلوفار
"	کاربونیٹڈ الکلی	کھاری دوائی
۷۲	کیسٹرائیل	روغن بیدانجیر
"	کمپاؤنڈ اسپرٹ آف لیونڈر	
"	کلوراڈائین	نام دوائی
۷۸	کیوپرم	نام دوائی

نمبر صفحہ	نام انگریزی	دوائی
۸۰	کن-تھر-ایڈیز	کرم
″	کیلی بائی کروسیکم	نام دوائی
۸۸	کار-بو-لی-شی-اس	
۹۰	کاربانک	ہوا
۹۷	کلوروڈین	
۱۰۱	کتھیٹر	آلہ پیشاب
۱۰۳	کامیوکس	پردہ
۱۱۳	کار-بالک ایسڈ	نام دوائی

باب کاف فارسی

نمبر صفحہ	نام انگریزی	دوائی
۴۲	گنی پگ	کرم کتا
۵۶	گیلک ایسڈ	جوہر مازو
۵۷	گرین	۳ حصہ رتی
۶۳	گیسٹرک جوس	رطوبت معدہ
۵۹	گلیسرین	دوائی

باب اللام

نمبر صفحہ	نام انگریزی	دوائی
۶۳	لیتھیم	سکہ
۶۵	لاڈنم	افیم
۷۱	لنٹ	پارچہ زخم
۹۵	اینسیڈ	سونف
۱۱۹	لیبک اکسٹریکٹ آف بیٹ	شورہ

باب المیم

نمبر صفحہ	نام انگریزی	دوائی
۱۱	مگدو-گس-پوڈر	دافع عفونت سفوف
۲۱	میوکس ممبرین	پردہ جلد
۲۵	مائنکہ وکوکائی	
۳۷	منفرد بون	نام کرم
۴۵	مارفاین	نام دوائی
۵۵	مائکروب	باریک بین

نمبر صفحہ	نام انگریزی	دوائی
۵۷	منم	وزن بوند
۶۰	میوسلج	میدہ
۶۱	میٹیریا میڈیکا کی	قرابادین
″	مٹرولوجیکل	تشریح
۶۲	مسٹرڈ پلاسٹر	رائی کا پلاسٹر
۶۳	میکونیٹ	
۶۸	مکسچر	مرکب
۷۲	مارفیا	جوہر افیم
۷۳	ٹیبل سپون فل	میز کا چمچہ
۹۷	مرفینز اکسوفا رماکان	نام دوائی

باب النون

نمبر صفحہ	نام انگریزی	دوائی
۶۳	نگس	
۶۹	نائیٹریٹ آف سلور کی	کشتہ چاندی
۱۰۱	نائیٹرک ایتھر	نام دوائی

باب الواؤ

نمبر صفحہ	نام انگریزی	دوائی
۸۰	وریٹ رم	نام دوائی
۸۱	بلاڈونا	نام دوائی
″	وائنم اپی کاک	شراب اپیکا

باب الہاء

نمبر صفحہ	نام انگریزی	دوائی
۱		
۲	ہائی جین	حفظ صحت
۲۲	ہائی پو-فاسلفٹ آف سوڈا	نام دوائی
۳۹	ہائیڈروکالوبیا	
۵۴	ہائپوڈرمک انجکشن وین	پچکاری
۵۵	ہائپوڈرمک سرنج	پچکاری زیر جلد
۸۰	ہومیوپیتھک	علاج بالمثل
۱۰۰	ہیڈریٹ آف کلورل	نام دوائی

باب الیاء

نمبر صفحہ	نام انگریزی	دوائی
۵۹	اسٹرکنائن	جوہر کچیلہ
۸۸	یوریا	جزو پیشاب

دواؤن کے مقدار اور انکا تناسب

اس نقشہ مین ہم ایک تناسب لکھتے ہین کہ جس سے ہر ایک شخص ہر عمر کے واسطے دوا کی مقدار تشخیص کر سکتا ہے

جو دوا کہ ——	۲۱ برس کی عمر والے کو ——	مثلاً ۶۰ رتی دیجاوے گی
وہی دوا ——	۲۰ ایضاً ایضاً ——	ایضاً ۴۰ ایضاً
ایضاً ——	۱۴ ایضاً ایضاً ——	ایضاً ۳۰ ایضاً
ایضاً ——	۷ ایضاً ایضاً ——	ایضاً ۲۰ ایضاً
ایضاً ——	۴ ایضاً ایضاً ——	ایضاً ۱۵ ایضاً
ایضاً ——	۳ ایضاً ایضاً ——	ایضاً ۷½ ایضاً
ایضاً ——	۱ ایضاً ایضاً ——	ایضاً ۵ ایضاً

اطلاع - دوائن کے مقدار کی تشخیص کے وقت مریض کی طاقت اور مریض کی حالت کا لحاظ ضروری ہوتا ہے - اگر مریض تنومند و زبردست ہے اور مرض تیز تو زیادہ اور اگر مریض نقیہ اور کم طاقت ہے تو دوا کے مقدار کم کردینی چاہئے +

اوزان انگریزی کا مقابل

۲۰ گرین کا اسکروپل ۳ - اسکروپل کا ڈرام - ۸ ڈرام کا ایک اونس ۱۲ - اونس کا پونڈ تخمیناً ۳ گرین کی ایک رتی یا آٹھ چاولون کے ایک رتی +

ادویہ سیالہ کا وزن

۶۰ بوند کا ایک ڈرام اور ۸ ڈرام کا ایک اونس اور بیس اونس کا ایک پائنٹ اور ۸ پائنٹ کا ایک گیلن

تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ درم اور ڈرام کا وزن ایک ہوتا ہے شاید چند رتی درم ڈرام سے زیادہ ہو +

"A TREATISE ON CHOLERA,"

Its nature, origin, causes and the remedies for its cure, according to the English, Yunani and Hindi Methods ;

(One thousand Copies of which were purchased, by Dr. G. W. Lietner, Barrister-at-Law, L. L. D., D. O. L., Registrar of the Punjab University and President of the Anjuman-i-Punjab, at its First Edition; and which was printed second time by the order of Colonel Beaden, Deputy Commissioner of Lahore, at the prevalence of the Epedimic in 1881).

COMPILED AND EDITED

BY

"HAKEEM GHULAM NABI,"

(ZUBDA-TUL-HUKAMA,)

AND PROPRIETOR

OF THE

"GUARDIAN OF HEALTH."

FOURTH EDITION.

GREATLY ENLARGED AND IMPROVED.

Lahore:

1891.

Price per copy, 0-12-0.

VICTORIA PRESS, LAHORE.